ہندوستان گذشتہ

یعنے

ہندوستان کی سوشل مذہبی ملکی و مالی حالت کا شروع زمانہ سے
آج تک کا ایک تاریخی نظارہ مع ہر ایک زمانہ کے
مشہور آدمیوں کی سوانح عمری کے

مصنفہ

رائے بہادر لالہ بیجناتھ صاحب بی اے۔ ایف اے یو جج خفیفہ الہ آباد
مصنف کتاب انگلینڈ اینڈ انڈیا (انگریزی۔ اردو) ہندو سوشل ریفارم
ہندوازم اینشینٹ اینڈ موڈرن (انگریزی)
مسائل قانون دھرم سار دھرم وچار وغیرہ

سنہ ۱۹۰۴ء

[illegible] آگرہ محمد فرید الدین [illegible] باہتمام [illegible] طبع ہوا

جملہ

بہی خواہان ملک

کو

یہ کتاب

معنون

کی گئی

فہرست مضامین

۷۸۶

تمہید

ہندوستان کی حالت اسوقت وہ ہے کہ جو دو مختلف تہذیبون کے ملنے سے ہوتی ہے اور مشرقی و مغربی خیالات کے میل کا اثر یہ ہوا ہے کہ مختلف مذہب و ملت کے لوگ وقتاً فوقتاً جلسون و کانگرسیون و کانفرنسیون مین جمع ہوکر اپنی حالت کو درست کرنے پر آمادہ ہو گئے ہین اور یہ آمادگی رفتہ رفتہ انگریزی دانون سے عوام مین بھی پھیلنے لگی ہے لیکن بمقابلہ انگریزی کے دیسی زبانون مین اس قسم کا مصالحہ کمتر ہے کہ جس سے لوگ یہ معلوم کرسکین کہ اصلاح کا صحیح طریقہ آیا پرانے رسم و رواجون کو قطعاً چھوڑنے سے یا اونکو پورے پورے قایم رکھنے سے یا اونمین سے صرف وہ ہی قایم رکھنے سے جو مناسب وقت ہون ہو سکتا ہے ایسی صورت مین اگر یہان کی ملکی و سوشل و اخلاقی حالت پر شروع سے اخیر تک نظر ثانی کیجاوے اور تاریخی واقعات سے یہ دکھلایا جاوے کہ اسمین وقتاً فوقتاً کیا تغیر و تبدل ہوے اور کیون ہوے تو اوس سے غالباً اصلاح کے طریقے کو مدد ملیگی ہندوستان کا جہان کا تہان رہنا اسوقت ناممکن ہے یا تو وہ آگے بڑھیگا یا پیچھے ہٹیگا آگے بڑھنے مین ہی اوسکی بہتری نظر آتی ہے پیچھے ہٹنے مین نہین۔ اسلئے یہان کی حالت موجودہ و سابقہ کے ساتھہ دیگر مہذب ملکون کی حالت کا بھی مقابلہ کرکے یہہ دکھلانا ضرور ہے کہ اون ملکون مین وقتاً فوقتاً اصلاح کے کیا کیا طریقے اختیار کئے گئے اور یہان پر کون طریقہ

اختیار ہونے چاہئیں اسی غرض سے یہ کتاب ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

اسمیں مثل دیگر کتب تاریخ کے محض لڑائیوں اور راجاؤں اور بادشاہوں کے ایک دوسری پر غالب آنے اور تخت پر بیٹھنے اور اُس سے اوترنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ ہر ایک زمانہ کے لوگوں کی حالت اُنکے روزمرہ کے برتاؤ۔ اونکے خیالات و طریقہ بود و باش و اونکی گورنمنٹ کا ان سب پر اثر نیک و بد دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے اور برابر یہہ ہی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ سست اور دھرم پر کہانتک چلنے سے زمانہ سابقہ میں کسقدر ترقی و بہبودی ہوئی اور اب کسقدر ہو سکتی ہے۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ اول حصہ ویدوں کے وقت سے مسلمانوں کے آنے تک۔ حصہ دوم مسلمانوں کے زمانہ کا۔ اور حصہ سوم میں گورنمنٹ انگلشیہ کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ میں تین باب ہیں باب اول میں ہندوستان کی حالت قدیم شروع سے پانچسو برس قبل از مسیح تک دکھلائی گئی ہے۔ یہ زمانہ ویدوں اور آمر تیوں اور اتہاسوں کا تہا کہ جسمیں یہاں کے لوگ اپنی سادہ مزاجی اور راست بازی کی وجہ سے مثل دیوتاؤں کے گنے جاتے تھے اوسوقت کے بہت سے رسم و رواج اب تک ہمارے یہاں باقی ہیں اور وہ نہیں پلٹ سکتے۔ اوسوقت کے آریہ لوگ دنیا کی تمام قوموں سے زیادہ مہذب تھے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ محض کاشتکار ہی تھے مگر شاستروں سے یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ ذات کی تفریق اونمیں نہتی لوگ اپنے ہنر یا پیشے سے ہی برہمن کشتری یا ویش ہوتے تھے نکہ پیدایش سے۔ کہانے پینے میں بڑی آزادی تہی اوسوقت بجای

۳۳ کروڑ دیوتاؤن کے ۳۳ دیوتا تہے مگر یہہ سب ایک پرمیشور کے تابع تہے یہ وہ زمانہ تہا کہ جب رشی منب کی آتما کو اپنی ہی آتما جانتے تہے اور اوس سے آجکل کے ہندوستانیون کو سبق لینے سے ضرور فائدہ ہوگا۔ پہر اتہر تیون کا زمانہ آیا اور اوس مین جو حالت سوسائٹی کی منوجی اور اور رشیون نے بیان کی ہے وہ رامائن اور مہابہارت سے صحیح ثابت ہوتی ہے یہ دونون کتابین ہمارے رشیون کی عالی دماغی کے نمونہ ہین اور رامائن مین۔ رام۔ سیتا۔ لکشمن۔ ہنومان وغیرہ کے اور مہابہارت مین۔ بہیشم۔ کرشن بہیشم۔ ارجن وغیرہ کی سوانحعمریون سے پایا جاتا ہے کہ کتنے سچے اور دہرم پر چلنے والے لوگ تہے اور اگر اس زمانہ مین بہی اونکی تقلید کیجاوے تو ملک کی حالت کیسے اچہی ہو جاوے اس لحاظ سے ہمنے اون مہاتماؤن کے جیون چرتر اور خیالات خود اونکے الفاظ مین دکہلانے کی کوشش کی ہے۔ وہ سادگی جو ویدون کے زمانہ مین تہی اوسوقت نہ رہی تہی مگر پہر بہی ان لوگون کو تمام مخلوقات کے ساتھ اپنے فرائض کا پورا خیال تہا۔ رشیون کے اُپدیشون پر کم وبیش عمل ہوتا تہا۔ اور وہ انکو دہرم کے راستہ پر جب وہ گرنے لگتے تہے چلاتے رہتے تہے۔ باب دوم مین بدہون کے زمانہ کا ۵۰۰ برس قبل از مسیح سے سنہ ۵ ع تک کا ذکر ہے۔

اس مین بدہ بہگوان کے جیون چرتر و اپدیشون سے یہ دکہلایا گیا ہے کہ اون کا اُپدیش دراصل وہی تہا جو سری کرشن جی وغیرہ کا تہا۔ اور لوگون کا انکو ناستک خیال کرنا غلط ہے۔ اس زمانہ مین راجہ اشوک کی سلطنت کی کیفیت اور یونانی مسافرون مثل میگیس تہنیس وغیرہ کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ رعایا مین کسقدر امن وامان اور ترقی انتظام کس اعلی درجہ پر پہونچ گئے تہے۔ اشوک کے زمانہ کا انتظام ملکی و جنگی اور اوسکے احکام

ایک بڑی مہذب قوم کی گورنمنٹ کے نمونہ ہین اور ہم نے اونکو بقدر صراحت کے ساتھ دکھلایا
ہے تاکہ حال کے لوگ اس سے فائدہ اوٹھا سکین۔ اسی باب مین جینیون کے عروج اور
بدھون کے زوال اور ملک سے نکالے جانیکا بھی تذکرہ ہے۔ باب سوم مین سنہ ۶۰۰ع سے ۱۰۰۰ع
تک کا بیان ہے اور اوس مین ہندوستان کی حالت کو جو بدھون کے زوال پر تھی دکھلا کر
یہہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سری سنکراچاریہ جی مہاراج کی کوششون سے ہندو مذہب
نے کیسے زور پکڑا۔ اوسوقت مین برہمنون اور اور لوگون مین علم گھٹنے اور ملک نیچے گرنے لگا
تھا مگر بکرماجیت جیسے راجاؤن نے اوسکو زیادہ گرنے نہ دیا چنانچہ اونکے دربار کا کچھ تذکرہ کرکے
اونکے نورتنون یعنی سنسکرت کے نو بڑے شاعرون و سائنس کے جاننے والون کا کہ جنکا
نام ہمیشہ یادگار رہے گا کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس زمانہ مین جو مسافر کہ چین سے ہندوستان
مین آئے اونکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنا گرنے پر بھی یہ ملک کیسا سرسبز و مہذب
و شاداب تھا۔ اسوقت کی سنسکرت ناٹکون سے یہان کے لوگون کی حالت بخوبی ظاہر
ہوتی ہے اور پایا جاتا ہے کہ برہمنون کا ظلم۔ عوام مین جہالت کی ترقی۔ عام اعلیٰ خیالات
کا نہ اوٹھنا۔ پہلے سے رشیون کا ملک مین پیدا ہو کر لوگون کو ٹھیک راستہ پر نہ لانا۔ یہ سب
رفتہ رفتہ ہندوؤن کے زوال کے باعث ہوئے تاہم یہ قوم اُسوقت مین بھی بالکل گری ہوئی
نہ تھی۔ اور اگر اوس مین اتفاق باہمی رہتا تو اوپر مسلمان یا دیگر قومین کبھی قابو یافتہ نہ ہوتین۔
باب چہارم سے باب ہفتم تک مسلمانون کے زمانہ کی کیفیت دکھلائی گئی ہے۔
باب چہارم مین سنہ ۱۰۰۰ع سے سنہ ۱۵۲۶ع تک یعنی مسلمانون کی عملداری کے ابتدا مین
یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ۵۰۰ برس تک ملک پر اپنا زیادہ تسلط نہین جما سکے۔ اونکی عملداری
صرف دہلی کے قرب و جوار مین تھی اور ریاستون مین جو دکن و دیگر ممالک مین قائم ہوئین

محدود رہی - ملک کا بہت سا حصہ ہندوؤن کے ہاتھ مین ہی رہا - وہ صرف اون سے خراج
لیکر یا برائے نام حاکم تسلیم کئے جانے پر اکتفا کرتے تھے - مسلمانون کی گورنمنٹ مین بھی ہندوؤن
کو بہت دخل تھا لیکن انتظام گورنمنٹ عمومًا باقاعدہ نہین تھا - کل گورنمنٹ جنگی تھی - سول
گورنمنٹ بہت کم تھی - تاہم ملک مین کسیقدر تجارت اور بہبودی تھی - اور ابن بطوطہ و مارکوپولو
وغیرہ جو مسافر غیر ملکون کے یہان پر آئے وہ یہانکی شادابی اور رونق کی تعریف کرتے ہین
ہندوؤن مین ذاتی تفرقے و جہالت و خیالات فاسد بہت بڑھ گئے تھے - اور لوگ اپنے
اصلی مذہب کو بالکل بھول گئے تھے - مگر ملک دکن مین سری رامانوج اچاریہ
نے بنگال مین سری چیتن دیو نے بمبئی مین توکارام ورام داس نے شمالی ہندوستان
مین گرونانک و کبیر وغیرہ نے لوگون کو اصلی مذہب کی طرف راغب کرنے کی اور ذات کی
قید اور دیگر فروعات سے پاک کرکے اصلی دہرم کو دکھلانے کی کوشش کی - اسی زمانہ مین
پوری ملک اوڑیسہ مین جگن ناتھ جی کا مندر بنایا گیا اور اسمین کھانے پینے کی وہ قید کہ جو
ہندوؤن مین اور مقامات پر عمومًا تھی دور کرکے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ قید اصلی ہندو دہرم
کا کوئی جزو نہین ہے -

باب پنجم مین بابر، ہمایون و اکبر - کا زمانہ ۱۵۲۴ء سے ۱۶۰۵ء تک کا بیان کیا گیا ہی بابر - ہمایون کے وقت
مین کوئی خاص بات ایسی نہین ہوئی ہے کہ جس سے ملک کی حالت پر اثر ہو - مگر شیر شاہ کے
زمانے مین وہ انتظام ملک کہ جسکا بقیہ ابتک موجود ہے کیا گیا - اکبر کا زمانہ مثل اشوک
و بکرم کے ہندوستان کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہیگا - اوسکے وقت مین بھی لڑائیان
برابر ہوتی تھین - مگر تاہم اکبر جیسا کہ میدان جنگ مین کامیاب ہوا - ویسا ہی اپنی سول
گورنمنٹ مین بھی تھا اس کا بڑا سبب یہ تھا کہ اسنے ہندوؤن کی دلجوئی کرکے اوران سے

تعلق بڑہاکر اونکو اپنی ریاست کا بجائے مخالف کے معاون بنا لیا - اور اوسکے ہان جیسی قدر ابوالفضل و فیضی و خانخانان وغیرہ کی ہوتی تہی ویسی ہی ٹوڈرمل مان سنگہہ بیربل وغیرہ کی بہی تہی - شاید اگر وہ زیادہ عرصہ تک زندہ رہتا - تو وہ تمام ملک کو ایک خیال کا کردکہاتا لیکن اب بہی اسکے انتظام کا خاص کر طریقہ وصول مال گزاری کا اثر باقی ہے اور گو بعض لوگ اوسکے خلاف تہے مگر اوسکو تاریخ نے ہندوستان کے اُن بادشاہون مین جگہہ دی ہے کہ جنہون نے اس ملک کی بہتری کی بڑی کوشش کی -

پس اکبر کی سلطنت مین جو حالت ملک کی تہی اور اُسکے دربار کے چند مشہور لوگون کی سوانح عمری کسیقدر صراحت کے ساتھ دینی مناسب خیال کی گئی -

باب ششم مین ۱۶۰۵ع سے ۱۶۰۷ع تک جو حالت ملک کی جہانگیر و شاہجہان اور اورنگ زیب کے وقت مین ہوئی دیسی مورخون اور یوروپ کے مسافرون کی تحریرات سے اخذ کر کے دکہلائی گئی ہے - جہانگیر اور شاہجہان کے وقت مین ملک کی حالت اکبر کے عہد سے کسیقدر گر گئی تہی مگر جیسے کہ بعد کو ہوئی ویسی نہین تہی - شاہجہان بہت باخبر بادشاہ تہا - اوسکو اپنی رعایا کے ساتھ محبت بہی تہی اور وہ خود بہت سا کام اپنے آپ کرتا تہا - پس وہ خرابیان کہ جو اُسکے جانشینون کے وقت مین ہوئین اوسکے وقت مین کمتر تہین اُسکی عمارات مثل تاج و قلعے دہلی وغیرہ ہمیشہ کے لئے یاد رہینگے اور اوسکی اُن عمارتون اور دربار کی شان و شوکت اور اوسکے خزانہ کی دولت کا اس باب مین صراحت کے ساتھ ذکر ہے اوسکے جانشین اورنگ زیب کے وقت مین سلطنت مغلیہ اپنے عروج کی حد کو پہنچی اور اُسکا زوال بہی شروع ہوگیا - اسکی وجہ اورنگ زیب کا تعصب مذہبی اور ہندؤونکے ساتھ زیادتی اور کسی پر اعتبار نہ کرنا تہا - اسی زیادتی کی وجہ سے ہندو مغلون سے ایسے

علیحدہ ہو گئے کہ پہر وہ اُن کے مددگار نہ ہوے۔ ملک کی حالت تباہ تھی نہ تجارت
تھی نہ کسی کو اپنی کمائی سے بہرہ ور ہونیکا اطمینان تہا صوبون کی حاکم رعایا پر جیسا چاہتے
ویسا ظلم کرتے تھے اور بادشاہ اونکو روک نہین سکتا تہا۔ کاریگر بہ جبر کام کرتے تھے
اور جب اونکو اپنے کام کی اُجرت نہین ملتی تھی تو اونکو اپنے پیشہ مین ترقی کرنیکی کوئی رغبت
نہین ہوتی تھی۔ ایک بڑا شاندار دربار ایک بڑی فوج کے زور پہ جو ملک کو لوٹ کے کہاتی
تھی قایم تہا۔ اور اوسکا اثر یہ ہوا کہ خود اورنگ زیب کے وقت مین ہی نشانات تباہی
نظر آنے لگے اور مرہٹہ کہ جو پہلے چھوٹی سی قوم تھی سر اوٹھانے لگی۔ باب ہفتم مین سلطنت
مغلیہ کے زوال کی کیفیت سنہ ۱۷۰۷ء سے سنہ ۱۸۵۷ء تک دکھلا کر یہ ثابت کیا گیا ہے
کہ جو کانٹون کا درخت اورنگ زیب نے لگایا تہا اوسکا پہل عنقریب اُسکے جانشینون
کو کہانا پڑا۔ اور اودہر شمال سے نادر شاہ و احمد شاہ ابدالی وغیرہ اودہر جنوب سے
مرہٹے اودہر پنجاب سے سکہ ادہر خود مغلون کے وزیر و صوبون نے اونکو ایسا دبایا
کہ انکی بادشاہت رفتہ رفتہ برائے نام رہ گئی۔ اور پہلے سیدون کی پہر مرہٹون کی پہر
انگریزون کی دست نگر ہوئی۔ اور آخر بادشاہ خاندان مغلیہ کا انگریزون کا قیدی ہو کر
رنگون مین مرا۔ اسوقت مین انتظام گورنمنٹ برائے نام رہ گیا تہا۔ زبردست کا قابو چلتا
تہا تجارت و صنعت بہت کم رہ گئی تھی۔ صرف جہان پر کہ مقامی حاکم اچھے ہوتے تھے
وہان پر کچھہ رونق تھی۔ بادشاہان دہلی سے لیکر باقی سب نواب و صوبے عیش و عشرت
مین غرق تھے۔ رعایا کی حالت کی مطلق پرواہ نہین تھی اور اپنے حظ نفس مین ہی
اپنا تمام وقت و روپیہ برباد کرتے تھے یہی باعث مسلمانون کی تباہی کا ہوا۔
باب ہشتم مین مرہٹون و سکھون کی کیفیت درج کی گئی ہے۔ اس مین سنہ ۱۷۶۴ء

سے سنہ ۱۸۴۹ء تک کا ذکر ہے۔ سیواجی کا حال کسیقدر تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے
کیونکہ وہ نہ صرف بڑا بہادر بلکہ بڑا مدبر اور منصف مزاج حاکم تھا۔ اور ہندوستان کے لوگ
فخر کے ساتھ اوسکو پچھلے زمانہ کے بڑے آدمیون مین جائز طور پر شمار کر سکتے ہین۔ سیواجی
کے بعد اوسکے جانشینون نے ایک جماعت کہ جو مرہٹہ کانفیڈریسی کے نام سے
مشہور ہوئی قایم کی اور وہ نہ صرف ملک کے حاکم ہو گئے بلکہ لوگ اوس سے بیحد خائف
تھے۔ مرہٹون مین بعض پیشوا بھی بڑے مدبر و اچھے حاکم ہوے اور اونھون نے
ہندؤن کے پرانے طریقہ گورنمنٹ کو پھر زندہ کردیا۔ مگر نفاق باہمی او حسد نے اونکو
تھوڑے عرصہ مین ہی گرادیا اور انگریز قابض ہو گئے۔ سکھون کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ان لوگون پر مسلمانون نے شروع مین کیسے کیسے ظلم کئے اور اونھون نے
کس جوانمردی اور استقلال کے ساتھ اونکو برداشت کیا۔ موت قبول کی اور مذہب
نہ چھوڑا۔ ان مین سب سے بڑے مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوے۔ اونھون نے
اپنی جوانمردی اور لیاقت سے پنجاب کے بہت حصہ کو اپنے تابع کرلیا۔ پنجاب مین
اب بھی اونکا نام بہت وقعت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اونکی سوانح عمری صراحت
کے ساتھ دکھلانی مناسب خیال کی گئی ہے۔

باب سوم مین سنہ ۱۵۶۹ء سے سنہ ۱۹۰۳ء تک گورنمنٹ انگلشیہ کی ابتدا اور اوس کا
عروج دکھلا کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسطرح سے پورچوگیل ہولینڈ اور فرانس کے لوگون پر
غالب آکر انگلستان کہ جہان سے اول چند لوگ محض تجارت کی غرض سے ہندوستان
مین آئے تھے رفتہ رفتہ کسطرح پر کل ملک کا حاکم ہو گیا اور وہ گورنمنٹ قایم کی کہ جو ہندو
اور مسلمان دونون قایم کرنے مین قاصر رہے تھے۔ اس کا بڑا سبب انگلستان کے

لوگون کی مستقل مزاجی شکست کہاکر بہی پیچہے نہ ہٹنا اور اوسکے ہموطنون کا اونکی برابر امداد
کرنا تہا۔ مگر ناظرین حال کو بمقابلہ اسکے کہ انگریزون سنے یورپ کی دیگر قومون پر یہان کے
ہندو مسلمان بادشاہون و راجاؤن پر کس کس لڑائی مین کس کس طرح پر فتح پائی و کہلاف
سی اونکی گورنمنٹ کے ہر صیغہ کے قایم ہونیکی تاریخ سے زیادہ تر فایدہ ہوگا۔ اسلئے اس کی
ہی کوشش کی گئی ہے۔ انگریزی حکومت کا آغاز سنہ ۱۷۵۷ء مین پلاسے کی لڑائی
سے خیال کیا جاتا ہے۔ اسوقت لارڈ کلائیو نے سول سروس کی تنخواہ بڑہاکر اوسکو ایماندار
بنایا۔ وارن ہسٹینگز نے پولس و عدالتین و بورڈ مال قایم کئے۔ لارڈ کارنوالس نے
بنگال مین بندوبست دوامی کیا۔ لارڈ ولیم بینٹنگ کے وقت مین ہندوستانیون کو
انتظام ملک و عدالتون مین عہدے دئے گئے۔ ٹامسن صاحب نے اضلاع مغربی
و شمالی کا منرو صاحب نے مدراس کا اور الفنسٹن صاحب نے بمبئی کا بندوبست
کیا لارڈ ڈالہاوسی صاحب کے وقت مین ریل و تار و صیغہ تعمیرات سرکاری قایم ہوے
لارڈ کننگ کے وقت مین سنہ ۱۸۵۷ء کا غدر ہوا اور اونہون نے اپنی رحم دلی سے
ہندوستانیون کو تباہی سے بچایا۔ سنہ ۱۸۵۸ء مین ہندوستان کی سند اعظم یعنی
ملکہ معظمہ کا اشتہار کہ جس مین یہانکی رعایا کو سلطنت انگریزی کی دیگر رعایا کے موافق
سمجہا گیا اور اونکے حقوق ویسے ہی قایم کئے گئے جاری ہوا۔ پہر ضابطہ دیوانی و فوجداری و مال کل ملک کے لئے بنائے گئے۔ لارڈ میو صاحب کے وقت مین ریاست
ہاے ہندوستان کے متعلق یہ اصول قرار دیا گیا کہ وہ انگریزی گورنمنٹ مین عموماً شامل
نہ کی جاوین۔ لارڈ لٹن کے زمانہ مین ملکہ معظمہ نے قیصرہ ہند کا لقب اختیار کیا۔
لارڈ رپن صاحب کے وقت مین ہندوستانیون کو بہت سے نئے حقوق

عطا ہوئے اور اوسکا زمانہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگا۔ لارڈ ڈفرن کیوقت مین پبلک سروس کمیشن ہندوستانیون کو ملازمت سرکار مین زیادہ عہدے ملنے کی غرض سے جاری ہوا نیشنل کانگرس قایم ہوئی تاکہ گورنمنٹ پر رعایا کے خیالات پورے پورے ظاہر ہوسکین۔ کونسل واضعان قانون مین ہندوستانی ممبر بذریعہ انتخاب کے مقرر ہوئے اور اونکو معاملات ملکی پر سوالات کرنیکی اجازت دی گئی۔ اسوقت لارڈ کرزن صاحب نے ہر صیغہ گورنمنٹ کی اصلاح کی کوشش کی اور بہت سی کمیشنین مثل یونیورسٹی۔ پولیس اریگیشن کمیشن وغیرہ کے جاری کی ہین۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک دربار تاجپوشی بادشاہ ایڈورڈ ہفتم ہوا۔ اس دربار کی نظیر کبھی دیکھنے یا سننے مین نہ آئی تھی اس ملک کی تمام رعایا اور رؤسا نے بادشاہ کی جان و مال کو ایک زبان ہوکر دعا دی اور اوسکی گورنمنٹ کی خیر منائی۔ اب انگریزی گورنمنٹ یہان پر مستحکم اور قایم ہے اور تمام ہندوستانی اوسکے قیام کے خواستگار ہین۔ اوس مین ملک نے بہت ترقی کی اور کر رہا ہے۔ پس ملک کی حالت اس گورنمنٹ مین کیا ہے اور کیا ہونی چاہیئے۔ کسی قدر صراحت کے ساتھ باب دویم مین دکھلائی گئی ہے۔ حصہ (۱) انتظام گورنمنٹ مین ہوم گورنمنٹ و گورنمنٹ آف انڈیا و لوکل گورنمنٹ و گورنمنٹ ضلع کی صراحت کی گئی ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ عہدہ ملنے کی اسوقت کہانتک گنجایش ہے۔ اور چند مشہور مدبران مثل سر سالار جنگ و سر ٹی۔ مادھو راؤ وغیرہ کی سوانح عمری سے ہندوستانیون کی انتظامی لیاقت ثابت کی گئی ہے۔ اسی متعلق ہندوستانی ریاستون اور اونکے انتظام کی کیفیت بیان کرکے مہاراجہ گنگوار بڑودہ کی سوانح عمری سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اگر رئیس لایق ہون تو وہ اپنی ریاست کا کیسا عمدہ

انتظام کر سکتے ہین حصہ (۲) مین کاشتکارون و زمینداروں کی حالت موجودہ اور بندوبست دوامی
کا اثر اور اوسکی نسبت مختلف خیالات و کاشتکارونکی بہتری کے ذریعہ بیان کئے گئے ہین اور یہ
دکھلایا گیا ہے کہ انکا افلاس اور تباہی تب تک دور نہوگی جب تک کہ وہ خود اپنی آراضی کی پیداوار
بڑھانے کی کوشش نہ کرینگے حصہ (۳) مین کارخانجات و تجارت و صنعت و حرفت کی حالت
موجودہ کو انگلینڈ و جرمنی و امریکہ و جاپان سے مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جب تک
اس ملک مین بھی یورپ کے سائنس کا پورا فائدہ اوٹھا کر بیشقرار روپیہ سے بذریعہ کلون کے
معمولی اشیاء ضرورت کی ویسی ہی کثرت کے ساتھ اور ارزان قیمت پر نہ پیدا کیجاویگی ملک سے
افلاس و تباہی دور نہیں ہو سکتی۔ آگے اس باب مین ہندوستان اور یورپ اور امریکہ کے چند
مشہور تجارون کا کہ جو افلاس سے ثروت کو پہونچے اور اپنی دولت کو رفاہ عام مین لگایا ہی
ذکر کیا گیا ہے۔ حصہ (۴) مین تعلیم حال اور اوسکے نتائج کی بابت غور کیا گیا ہے۔ اور اوسکو
یہانکے ہندو و مسلمانونکی پرانے طریقہ اور یورپ اور امریکہ و جاپان کے طریقہ تعلیم کے طریقہ سے
مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جب تک اس سے ضعف جسم و دماغ و عقاید مذہبی کی
نقص دور نہ ہونگے ہمارے تعلیم یافتہ ترقی نہیں کر سکینگے یورپ کے چند مشہور عقلا و فلاسفرون
کے خیالات بھی یہانپر درج کئے گئے ہین اور اون نقصون کے دور کرنیکا طریقہ بتلایا گیا ہے
حصہ (۵) مین ملک کی سوشل و مذہبی حالت دکھلائی گئی ہے لفظ ہندو کی وجہ تسمیہ اور ہندؤن
کی عام حالت اور اونکی تباہی کے باعث ذات کی پیچیدگی خیالات فاسد کی ترقی و اصول
مذہب سے ناواقفیت و مسلمانون کی تباہی کا باعث انکا بیجا فخر قوم و تعلیم سے نفرت و تعصب
ظاہر کئے گئے ہین اور جس طریقہ سے کہ یہہ سب خرابیان رفع ہو سکتی ہین وہ مختصر طور پر بیان
کیا گیا ہے اسوقت تمام اصلاح کی بنا عموماً سوشل رفارم ہے اور جن امور پر ایسے الیو ملک

دوست جیسے کہ راجہ رام موہن رائے۔ بابو کیشب چندر سین۔ سوامی دیانند سرسوتی سوامی
وویکانند۔ مہادیو گووند راناڈے۔ وبہرامجی مالاباری وغیرہ متفق الراے ہین وہ اس غرض سے دکھلائے
گئے ہین کہ ہر خاص و عام اونپر غور کرکے اپنی سوسائیٹی کی حالت کو قبائحات سے پاک کرین تاکہ
اور دہرم کو بڑہاوین اور وہ رتبہ جو اونکے بزرگون کو مہذب قومون مین حاصل تہا حاصل کرین
اور جیسا کہ وہ اپنے بزرگون پر فخر کرتے ہین اونکی اولاد بہی اونپر ویسا ہی فخر کرے۔

اس کتاب مین شروع سے آخر تک مستند کتابون اور مصنف کا ذاتی تجربہ ہی کام مین لایا گیا ہے
اور ۲۵ سال کے عرصہ مین مختلف جلسون و سوسائٹیون مین ملک کے جلسہ مین شریک
اور یورپ اور ہندوستان کے بہت سے شہرون مین پہرنا اور بہت سے گورنمنٹون مختلف
ملک کے رسم و رواجون پر غور کرنے اور اپنے یہان کے علم و ادب و فلاسفہ کو یورپ کے
علم ادب و فلاسفہ قدیم و حال کے ساتھ مقابلہ کرنے سے جو خیالات معلوم ہوئے وہ درج
کیے گئے ہین۔ اور اسکا یہ اطمینان ہوگیا ہے کہ اگر ہندوستان ترقی کرسکتا ہے تو وہ صرف
اس طریقہ سے کرسکتا ہے کہ وہ اپنا منشا آخر تک یہی رکھے جو اُنکے قدما نے کہا تہا مگر اُسکو
حاصل کرنے مین طریقہ حال کو طریقہ سابق کے ساتھ حسب ضرورت دخل دے۔ ممکن ہے
کہ مصنف کے بعض خیالات سے کہ جو ملک کی حالت موجودہ اور اسکی بہتری کی نسبت اس
کتاب مین بیان کیے گئے ہین سب کو اتفاق نہ ہو لیکن اگر یہان کے لوگون کو بہتری
کے ذریعہ سوچنے اور اونپر عمل کرنے کی اس کتاب سے کچھ بہی مدد ملے گی تو مصنف اپنی
محنت کو سودمند خیال کریگا۔

اوم

باب اول

اللہ

ہندوستان کی حالت قدیم

شروع سے (۵۰۰) برس قبل از مسیح

ویدون کا زمانہ - ہندوستان مین جو ترقی زمانہ سابق مین ہوئی تھی اوسکے معلوم کرنے کے لئے یہ دیکھنا لازم ہے کہ یہان کی سوسائٹی و تہذیب و کہیتی و تجارت و صنعت و حرفت کی شروع مین کیا حالت تھی یہ ناممکن ہے کہ اوسکا پورا پورا ذکر اِس کتاب مین کیا جاوے مگر مختصر طور پر لکھنا نامناسب نہ ہوگا - ہندوؤن مین وید کو انادی अनादि اور اپورشیہ अपौरुषेय اور پرم آتما کے سانس سے پیدا ہوا مانا گیا ہے نہ کہ انسان کی تصنیف یورپ کے علماء پہلے وید کو بارہ سو یا چودہ سو سال مسیح کے قبل کا بتلاتے تھے لیکن پھر پروفیسر جے کوبی صاحب نے نجوم اور موسمون کے واقع ہونے سے حساب لگاکر یہ تحقیق کیا کہ وید مسیح سے چار ہزار سال قبل نازل ہوئے مگر اِس بات مین تو کسی کو بھی شبہ نہین ہے کہ دنیا کے تمام علمون مین وید سب سے پُرانا ہے ویدون مین رگ وید ऋगवेद سب سے پہلا ہے یجر यजुर اور سام साम کے بہت سے منتر اُس سے ہی لئے گئے ہین اور منو جی وغیرہ نے بھی صرف تین ویدون کو مستند مانا ہے - ہندوؤن کا ہمیشہ سے یہی یقین چلا آیا ہے

کہ جیسے دنیا کا آغاز نہین ہے اوسی طرح ویدون کی بھی ابتدا نہین ہے اور جو جو کرم جس جس
متنفس کے پہلی سرشٹی सृष्टि مین تھے وہ ہی کرم اوس متنفس کے اس سرشٹی مین بھی ہین
رشیون کے نام اور جو جو سرشٹی ویدون مین کہی گئی ہین اور ہر مخلوق کی صورت اور کرم
ایشور نے وید کے شبدون سے ہی بنائے ہین پرلی प्रलय مین یہ سب بیج روپ
سے رہتے ہین اور سرشٹی کے ظہور مین پھر ظاہر ہو جاتے ہین جیسے کہ ہر موسم کے علامات اوس
موسم مین ظاہر ہو کر آخر مین فنا ہو جاتے ہین اور پھر وقت پر ظاہر ہوتے ہین ویسی ہی حالت
سرشٹی کے ظہور اور فنا کی ہے برہما ब्रह्मा بشن विष्णु مہیش महेश وغیرہ دیوتا اور
ہر متنفس کے کرم اور دھرم برابر ظاہر اور فنا ہوتے رہتے ہین یہی وجہ ہے کہ شبد یعنی
وید جو دنیا یعنی سرشٹی کے ظہور اور فنا کو بتلاتا ہے انادی ہے۔

اس بارہ مین کہ منترون کا سلسلہ کب مقرر ہوا اور کس نے مقرر کیا اور کونسا منتر کس رشی کو
ملا اختلاف رائے ہو سکتا ہے مگر ست सत्य اور دھرم धर्म اور گیان ज्ञान
کی اصلی غرض (دلکش) [illegible] مین کوئی فرق نہین ہو سکتا وید ایشور کا علم باطنی ہے اور
ہرنیہ گربھ हिरण्यगर्भ (برہما) وغیرہ کو جو ایشور کی طرف سے ویدون کا ظہور ہوا اور
جس کا ذکر شاسترون مین ہے وہ یہ بتلاتا ہے کہ جن جن رشیون اور مہاتماؤن نے اپنے
گیان اور تپ سے منتر درشن کی شکتی حاصل کی وہ منتر اونکو سمادھی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی۔
اس لئے اگر یہ کہا جاوے کہ فلان رشی کو فلان منتر کا درشن فلان وقت مین ہوا تو ہو سکتا
ہے لیکن یہ کہنا کہ وہ گیان یعنی علم خود اوس منتر مین سے اوس رشی ہی سے شروع ہوا یا پیدا ہوگا۔
معمولی طور پر ارتھ अर्थ سے شبد शब्द پہلے ہوتا ہے یعنی اشیا موجود کو ہی لفظ
ظاہر کرتے ہین لیکن وید کے شبد اور ارتھ دونون نیتہ नित्य یعنی دوامی ہین اور انکا

آپس کا تعلق بھی دوامی ہی دیوتاؤن وغیرہ کی جتنی سرشٹیاں ہین وہ سب شبد کے ساتھ ساتھ ہوئے ہین اور ویدون سے پایا جاتا ہے کہ رشیون نے پہلی سوکرت सुकृत یعنی تپ اور بچار کے ذریعہ سے بانی वाणी یعنی کلام کو ڈھونڈا اور اوسکو نت جانا اور نام اور روپ کے سمان समान یعنی برابر ہونے سے گو سرشٹی برابر ہوتے رہے تاہم شبد یعنی وید کے نتیتا नित्यता یعنی دوام کو سے معلوم کیا - ویدون مین رگ وید سب سے پورانا اور بڑا ہے اوسمین ایک ہزار اٹھائیس (۱۰۲۸) سوکت सूक्त اور دس منڈل ہین یہہ سوکت اون رشیون کے کہے ہوئے ہین کہ جنکو اون منترون کا درشن ہوا شاستر مین یہ بات برابر کہی گئی ہے کہ رشی منترون کے دیکھنے والے تھے اُن کے کرنیوالے نہین تھے اور ویاس جی کا نام وید ویاس वेदव्यास اس وجہہ سے ہوا کہ اونھون نے ویدون کی ترتیب دی - رگ وید کے ایک ایک سوکت مین تین سے لیکر سولھہ (۱۶) اٹھاون (۵۸) منتر ہوتے ہین اور بہت سا حصہ اس وید کا گایتری गायत्री چہند مین ہے کچھہ حصہ انشٹبہ جاگتی जगति اور ترشٹبہ त्रिष्टुभ چہندون مین بھی ہے - وید کو بلا بہاشیہ भाष्य یعنی شرح کے سمجھنا ناممکن ہے چنانچہ رگ وید پر سب سے مستند سائن سायन بہاشیہ ہے جو ویجیانگر مین چودہوین صدی عیسوی مین سائن آچارج جی نے کیا تھا - رگ وید کے متعلق سام وید بھی خیال کیا جاتا ہے اوس مین سوائے پچھتر (۷۵) رچاؤن کے باقی سب رگ وید سے لی گئی ہین یہ سام وید اُدگاتریون उद्गातृ کی طرف سے یگون مین گایا جاتا ہے اسمین پندرہ سو انچاس (۱۵۴۹) منتر ہین اور اُن کے دو (۲) حصے کئے گئے ہین رگ وید کے پانچ شاکھائین یعنی شاکلا शाकला واسکلا बाष्कल - آشولاینی आश्वलायनी ساتکھاینی शांखायनी اور مانڈوکیہ माण्डूक्य ہین اور سام وید کی دو (۲) شاکھائین

کوتھمی कौथुमी اور رانایَنی राणायनी ۔ یجرُوید کے ۲ دو حصے ہین شُوکل یجروید
शुक्ल यजुर्वेद اور کرشن یجروید कृष्ण यजुर्वेद شوکل یجروید مین صرف سنگھتا بھاگ
ہے اور کرشن یجروید مین سنگھتا संहिता اور براہمن ब्राह्मण دونون بھاگ ہین
اس وید کی بہت سی شاکھا ہین اون مین سے کٹھ कठ ۔ میترائنی मैत्रायनी
واجسنیئی वाजसनेई اب تک ملتی ہین شوکل یجروید کے چالیس ۴۰ ادھیای ہین۔
سام وید سوم یگ سے متعلق ہے یجروید مین کل یگون کی بدہی ہے۔ یجروید کے منتر
رگ وید سے بہت کچھ ملتے ہوئے ہین مگر فرق بھی کہین کہین ہے۔ چوتھا وید اتھروید
अथर्व ہے کہ جسمین بہت سی چیزین جو اور ویدون مین نہین ہین مثلاً مارن۔ موہن۔
اوچاٹن و بیماریون کا علاج وغیرہ شامل ہین اسکی دو شاکھا ہین پیپلاد पिप्पलाद اور
شونک शौनक اسمین سات سو تیس ۷۳۰ سوکت ہین اور اون مین چھ ہزار منتر ہین اور
انمین سے بارہ سو ۱۲۰۰ رگ وید مین سے لئے گئے ہین اس وید کو کسی رشی نے پرمان مانا ہی
کسی نے نہین۔ ہر وید کے ساتھ اپ وید उपवेद ہے رگ وید کا اپ وید آیور وید
आयुर्वेद یعنی علم حکمت یجروید کا دہنور وید धनुर्वेद یعنی علم سپہ گری سام وید کا
گندہرو اپ وید गन्धर्ववेद اور اتھروید کا تنتر तन्त्र شاستر اپ وید ہے ہر وید
کا براہمن بھاگ الگ ہے اور آخر مین اونپشد بھاگ ہے۔

وید کے لکھنے کا رواج پہلے زمانہ مین نہین تھا بلکہ گورو و ششش शिष्य یعنی گورو
چیلہ کے سلسلہ سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا۔ یورپ کے مورخون کا خیال ہے کہ ہندوستان
مین لکھنے کا رواج مسیح سے (۴۰۰) برس پہلے نہین تھا۔ پہلے براہمی ब्राह्मी حروف
لکھے جاتے تھے اوسی سے دیوناگری حروف کہ جسمین اب سنسکرت اور ہندی لکھی جاتی

سے نکلے ہین - بھوج پتر اور تاڑ کے پتون پر لکہنے کا رواج برابر جاری تہا تانبے کے اوپر
بہی حروف کہود دیے جاتے تہے کاغذ کا رواج مسلمانون کے زمانہ سے ہوا بہت سُی کتابین
سیاہی سے نوکدار قلم سے تاڑ مین چہید کر لکہی جاتی تہین اور مین نے شنکر مٹہ مقام اوڑیسہ
مین بارہ سو برس تک کی ایسی کتابین دیکہی ہین - اور پنڈ وکیشر مین تانبے کی بڑی بڑی
تختیون پر پُرانی سنسکرت لکہی ہوئی ابہی بدری ناتہ جی کی جاترا مین دیکہی ہے -
ویدون سے اچہی طرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگون نے اوس وقت مین کتنی بڑی
ترقی کی تہی میکس مولر صاحب اور عقلاء یورپ آریون کو صرف کہیتی کرنے والا کہتے ہین
اور اُن کی راے مین لفظ آریہ اس بات کو بتلاتا ہے مگر یہ درست نہین ہے آریہ کے معنی
شریشٹ ہین اور اسمین کوئی شبہ نہین ہو سکتا کہ جسوقت آریہ لوگ پنجاب مین آکر آباد ہوئے اُنہین
نہ صرف کاشت زمین کی بلکہ اور فنون کی بہت ترقی ہوئی تہی - علاوہ بیلون کے گہوڑے
بہی کہیتی کے کام مین آتے تہے کنوؤن سے پانی دیا جاتا تہا گہٹی چکر سے کہ جیسے اب رہٹ
کہتے ہین اور جو پنجاب مین اب تک جاری ہے کہیت سینچے جاتے تہے نہرین جاری تہین -
کہیتون کی حفاظت لوگ اوسی طرح کرتے تہے جیسے آجکل کرتے ہین کہیتی کرنیوالون کا دیوتا
پوشن تہا لوگ گؤوین چرانے ویسے ہی لیجاتے تہے جیسے آجکل لیجاتے ہین اور
دن بہر گؤوین چرا کر شام کو اون کو واپس لاتے تہے روپیہ کا قرض لینا اور سود دینا برابر جاری
تہا خرید فروخت اشیاء کا بہی رواج برابر پایا جاتا ہے رگ وید مین ایک جگہہ پر کہا ہے کہ
ایک شخص بہت سی چیز کو پہلے تہوڑی قیمت پر بیچتا ہے اور پہر خریدار کے پاس جاکر بیچنے سے
انکار کرتا ہے اور زیادہ قیمت مانگتا ہے مگر وہ اوس قیمت سے جو پہلے قرار پائی تہی اِس
عذر پر کہ چیز زیادہ نہین ہے زیادہ قیمت دینے سے انکار کرتا ہے خواہ قیمت کم ہو خواہ قیمت

مناسب ہو جو قیمت مقرر ہو گئی وہ ہی قایم رہیگی"۔ اشیاء کی قیمت بذریعہ سکّہ رائج الوقت
کے دیجاتی تھی بہت سے رشی کہتے ہین کہ ہم کو سو نشک निष्क ملی جس سے سکّہ
کا رواج پایا جاتا ہے اِن سکّون کو جیسے کہ لوگ آجکل روپیون۔ اشرفیون کے ہار بنواکر گلے
مین ڈالتے ہین ویسے ہی وہ لوگ بھی ڈالتے تھے پس لفظ نشک کے دونون معنی ہین۔
سکّہ اور مالا اوسوقت مین سونا اور مویشی اور ان धन دولت کے ذریعہ گنے جاتی تھے
جہازون کا بھی رگ وید مین برابر ذکر ہے چنانچہ کہا ہے کہ "ہے اشون! جیسے کہ ایک مردہ
آدمی اپنی دولت کو چھوڑ جاتا ہے ویسے ہی تم نے بھوجیو भुज्यु کو سمندر مین چھوڑ دیا اور
اوسکے دوست نے اوسکو اشوؤن کے ذریعہ سے نکالا" یہان پر اشو کے معنی جہاز یا ناؤ کے سمجھے
جاتے ہین "ہے ناستیہ नासत्य تم بھوجیو भुज्यु کو پر دار چیزون سے جو تین رات دن
بہت تیزی کے ساتھ چلتی تھین سمندر کے دوسرے کنارہ پر تین رتھون مین کہ جنکے سو سو
پہیہ اور چھہ چھہ گھوڑے تھے لیگئے۔ دوسری جگہہ پر کہا ہے کہ جب مین اور ورن ساتھ سوار
ہو کر اپنی ناؤ کو سمندر کے بیچ مین لیجاتے ہین۔ جب ہم سمندر کی چوٹی پر سوار ہوتے ہین اور
جب ہم اوس جھوٹے پر جھولتے ہین تو سوکہی ہوتے ہین"۔ اوس زمانہ مین کشتی بنانیوالے
اور بڑھئی اور رسّی بنانے والے اور چمڑہ صاف کرنیوالے اور دھات پگلانے والے اور
لوہار اور سود لینے والے اور پیشہ ور برابر موجود تھے اور سوداگرون کا برابر تذکرہ ایک جگہہ
پر کہا گیا ہے کہ اندر इन्द्र سب سود لینے والون سے اور سب تجارون سے بڑہکر ہے
بھالون اور بیدون کا بھی برابر ذکر ہے آرے وسوئی وچاقو وگلاسون کا بھی تذکرہ پایا
جاتا ہے۔ بڑے بڑے مکان موجود تھے۔ رتھہ سات سات پہیون کے ہوتے تھے۔
لوگ سونے کے جڑے ہوئے زرہ بکتر پہنتے تھے۔ پاؤن مین کڑے اور سر پر سونے کے

مکٹ پہننے کا رواج تہا - قلعے اور شہر ایسے مضبوط تہے کہ اونکو لوہے کے شہروں اور
قلعون سے تشبیہ دیگئی - مکانون کی دیوارین پتہر کی بنتی تہین - راجاؤن کے یہان ہزار
ہزار کہمبے کے مکانون مین سبہائین ہوتی تہین - اسی وقت مین رشیون نے وہ رچائین
کہین اور وہ برہم ودیا کا پرچار کیا کہ جو اس ملک کی دولت ابدی ہے وید کا ہر منتر خواہ اسکو
ہر ایک دیوتا کی لے مانو جسکا اوسمین ذکر ہے خواہ ایک پرمیشر کے اوپاسنا کی لے مانو اون
رشیون کے گیان اور تپ کو بخوبی ظاہر کرتا ہے کہ جنکو اوس کا درشن ہوا - نہ صرف مرد
بلکہ عورتین بہی اوس زمانہ مین مہذب ہوتی تہین - ہکسلی صاحب انگلستان کے بڑے
فلاسفر کا قول ہے کہ ویدون کے زمانہ کے ہندو ایسے جاندار اور جوانمرد تہے کہ دیوتاؤن
کا بہی آزادی کے ساتہہ مقابلہ کرنے کے قابل تہے برہم چریہ ब्रह्मचर्य کا پورا پورا رواج
تہا شادی کی رسم جو اوسوقت مین رائج تہی دلیل اس بات کی ہے کہ عورت اور مرد دونون
ایسی عمر مین شادی کرتے تہے کہ جب وہ اولاد کو پورے طور پر پرورش کرنیکے قابل ہون -
عورت و مرد مین بجاے غلام و آقا کے تعلق کے برابری و محبت کا ہوتا تہا رگ وید مین
جو ذکر سوریا सूर्या کی شادی کا کیا گیا ہے اوس سے بخوبی ثابت ہے کہ کیسا
آزادی و بہبودی کا زمانہ تہا شوہر عورت سے کہتا ہے کہ مین تیرا ہاتہ پکڑتا ہون کہ تو میرے
ساتہہ بوڑہاپے تک خوشی سے بسر کرے آریما आर्यमा اور ساوتری सावित्री
نے تجہے مجہکو دیا ہے کہ تو میرے گہر کی مالک ہو - اے پوشن पूषण تو اس عورت
کو نیک فال کر یہ میری خوشی کی ساتہی ہوگی اور محبت کے ساتہہ میری بغل مین رہیگی جسوقت
عورت وداع ہوتی تہی تو اوس سے اوسکا باپ کہتا ہے کہ تم دونون جدا نہ ہو انسان کی
پوری عمر پاؤ - بیٹون پوتون کے ساتہہ خوشی خوشی رہو - تو دس بیٹون کی مان ہو اپنے گہر

کی رانی ہو کر رہ - پھر شوہر عورت سے کہتا ہے کہ "تیرا آنا ہمارے یہان کے سب لوگون اور جانورون کو مبارک ہو ہمارے دل ملے رہین ماترشوا मातरिश्वा دہاتری धातृ اور دیشٹری देष्ट्री ہم مین رشتہ محبت کا مضبوط کرین" - تعلیم کی اسقدر ترقی تہی کہ لوگ بلا صرف روپیہ و ضائع کرنے تندرستی بارہ برس سے چہتیس برس تک گوروکل مین رہکر وید پڑہتے تہے راجاؤن کی سبہاؤن مین علم کی بڑی قدر ہوتی تہی جیسے برہمن لایق ہوتے تہے ویسے ہی راجا بہی لایق ہوتے تہے جنک जनक اور اجات شترو अजातशत्रु وغیرہ کے قصہ جو اوپنشدون مین موجود ہین وہ ثابت کرتے ہین کہ وِدیا کی ترقی چہتریون مین برہمنون سے کم نہین تہی بلکہ بعض حالتون مین زیادہ تہی اور جیسا کہ چہاندوگ اوپنشد छान्दोग्योपनिषद् کے ادہیای پانچ کہنڈ تین اور برہدارنیک اوپنشد बृहदारण्यक کی ادہیای دو براہمن ایک سے پایا جاتا ہے چہتری (क्षत्री) برہمنون کو برہم ودیا سکہاتے تہے -

ذات کی تمیز محض پیدایش پر منحصر نہین تہی لوگ اپنے گن اور کرم سے برہمن یا چہتری یا ویش ہوتے تہے - چنانچہ ایک جگہہ مین کہا گیا ہے کہ "ہم سب مختلف خیالون کے ہین انسان کے طبائع اور آزادی مختلف ہین برہمن پوجا کرانے والے کی فکر مین ہین بڑہئی تختہ لکڑی کی تلاش مین ہین اور بید بیمار کی فکر مین ہین - مین رچائین کہتا ہون میرا باپ بید ہے میری ماں آٹا پیستی ہے ہم سب دولت کے لئے مختلف قسم کے کام کرتے ہین" - رگ وید مین پنچ جن اور پنچ اکشتی کا ذکر موجود ہے اور پنچ جن पंचजनाः سے پانچ قومین آریہ لوگون کی مراد ہین یعنی تورواسا (तुरुवासा) انو (अनु) دُرہو (द्रुह्यु) یدو - پورو - صرف پُرش سوکت مین کہا گیا ہے کہ براہمن پُرش کا موکہہ یعنی مُنہہ راجن یعنی چہتری اوسکی دونو بانہین

ہوئین ویش اوسکی رانین تہین اور شودر اوسکے پاؤن سے پیدا ہوا ہی اوسکے یہ معنی تہے کہ
سوسائٹی کے چار حصّے تہے ایک اون لوگون کا جنکا کام پڑہنا پڑہانا یگ کرنا کرانا تہا۔
دوسرا وہ جو حاکم ہوتے تہے تیسرے کاشتکار اور تجار اور چوتہے مزدور یہ سب لوگ
استعارتًا پرم آتما کے انگ یعنی بدن کے حصہ قرار دئے گئے تہے یہ نہین تہا کہ کسی شخص
کے منہہ سے برہمن بازوسے چہتری رانون سے ویش اور پاؤن سے شودر نکلے۔ کہانے
پینے مین سکہری نکہری کی تمیز نہین تہی برہمن چہتریون کے ہاتہہ کی پکّی ہوئی چیزین برابر کہاتے
تہے اور سوسائٹی کی حالت ایسی آزادی کی تہی کہ جسمین بجاے فروعات کے اصلی اصول دہرم
پر زیادہ لحاظ کیا گیا تہا اور اس بات کو کبہی نظر انداز نہین کیا جاتا تہا کہ دہرم کا برتاؤ دل سے
ہونا چاہیئے نہ کہ محض ضابطہ پُری سے۔ رشیون کو ایشور کے سرشٹی کا باقاعدہ چلنا سورج
اور چاند کی حرکت کا معیّن ہونا موسمون کا اپنے وقت پر آنا بخوبی معلوم تہا اور وے اسی نیم
کو رِت ऋत کے نام سے کہتے تہے رِت کے معنی بعد کو ستّ یعنی راستی کے ہوگئے مگر
اصلی معنی رِت کے قاعدہ یا راستہ تہا۔

دنیا کے تین حصّے یعنی پرتہوی (पृथ्वी) انترکش अन्तरिक्ष سورگ स्वर्ग مانے
جاتے تہے وید مین اگرچہ سورج اوشس उषस واگنی و وایو وغیرہ الگ الگ دیوتا
شمار کئے جاتے تہے مگر رشی کہتے ہین کہ ایک ہی ستّ کو وپر विप्र یعنی علمار بہت سے
طریقون سے کہتے ہین بعض اوسکو اگنی بعض یم यम بعض ماترشون मातरिश्वन کہتے ہین
آدتیہ دیو आदित्य کو تمام دیوتاؤن وانسان و ہر چیز کا جو ہے یا ہوگی و ہوا و آسمان کے
ساتہہ ایک مانا گیا تہا اور ایشور کو نہ صرف دیوتاؤن کا دیوتا بلکہ سب کو اپنے اندر شامل کرنیوالا
کہا گیا ہے یورپ کے بعض علمار کا یہ خیال ہے کہ وید مین ایک ہی دیوتا کو ایک وقت مین

ایسا مانا گیا ہے کہ گویا وہ سب سے اعلیٰ ہے اور دوسرے وقت مین اوسکو منجملہ اور دیوتاؤن
کے ایک مانا گیا ہے یہ خیال غلط ہے رشی ہر دیوتا کی حالت سے بخوبی واقف تھے اور
ویدون مین برابر پایا جاتا ہے کہ سب دیوتا ایک ایشور کے تابع تھے اور اونکا قیام چند روزہ
تہا۔ ویدون مین دیوتاؤن کی شبیہ انسان کی سی مانی گئی ہین لیکن اس پر شاسترکارون مین
اختلاف ہے کہ یہ صورتین خیالی ہین یا واقعی۔ کوئی کوئی عقلا جیسے جیمنی जैमिनी وغیرہ اونکو
خیالی کہتے ہین کوئی کوئی جیسے بھگوان شنکر (शंकर) اونکو واقعی مانتے ہین اور اونھون
نے یہ ثابت کیا ہے کہ منترون سے دیوتاؤن کا مجسم ہونا ہی ظاہر ہوتا ہے اور اونکے مجسم
ہونے سے اونکو برہم ودیا کا ادہکار ہے اور رفتہ رفتہ موکش بہی ملسکتی ہے کسی دیوتا کا مندر
یا مورتی نہین تہی ایشور کے مورتی کا تو کیا ذکر ہے سوای رودر کے باقی سب دیوتا انسان
کے مددگار اور جان و مال کے محافظ و ترقی دینے والے ست کے دوست دہرم کے محافظ
شمار کئے جاتے تھے۔ اون کے پوجنے والے اونکی مرضی کے تابع ہوتے تھے یگ سے
نہ صرف دیوتا ہی خوش ہوتے تھے بلکہ شہی کی قاعدے ہی پلٹ سکتی تہی ویدمین تینتیس (۳۳)
دیوتا شمار کئے جاتے تہے یعنی آٹھ وسو वसु گیارہ رودر रुद्र بارہ آدتیہ आदित्य
پرجاپتی प्रजापति اور وشٹ کار (वषट्कार) آٹھ وسو یہ ہین۔ دہر धर
دہرو (ध्रुव) سوم सोम ساوترا सावित्रा انل अनल انل अनिल پرتیوش
(प्रत्यूषा) پربہاس (प्रभास) گیارہ رودر۔ اج अज ایک پات एकपात
اہی وردہن अहिर्वर्द्धन پناکی पिनाकी اپراجت अपराजित تریمبک त्र्यम्बक
مہیشور महेश्वर ورشاکپی वृषाकपि شمبھو (शम्भु) ہرن हरण ایشور ईश्वर
بارہ آدتیہ۔ ویوسوان विवस्वान آریما अर्यमा پوشا पूषा توشٹا (त्वष्टा)

itsurdu.blogspot.com

سوِتا (सविता) بھگا (भगा) دہاتا (धाता) وِدہاتا (विधाता) ورُن (वरुण)

مِتر (मित्र) شُکر (शुक्र) اُوروکرم (उरुक्रम)

ان مین کہین کہین فرق بھی بتلایا جاتا ہے - لیکن مہابھارت وغیرہ مین یہی نام ملتے ہین ادہیاتم درشٹی سے یہ سب ایک برہم مین داخل ہین چنانچہ یاگولک جی برہدارنیاک اپنشد مین کہتے ہین کہ آٹھون وسو (वसु) پرتھوی (पृथ्वी) وایو (वायु) انترکش (अन्तरिक्ष) آدیتہ (आदित्य) دیئو (द्यौ) چندرمان (चन्द्रमस) سورج (सूर्य) اور نکشتر (नक्षत्र) ہی ہین اور یہ وسو اسوجہ سے کہلاتے ہین کہ وہ ہی سرشٹی کی قائم کرنے والی ہین پانچ گیان اندری (ज्ञानेन्द्रिय) اور پانچ کرم اندری (कर्मेन्द्रिय) اور آتما (आत्मा) یہ سب گیارہون رودر (रुद्र) ہین کیونکہ جب جسم سے نکلجاتے ہین تو پاس کے لوگ رودن کرتے ہین (رونے لگتے ہین) بارہون مہینے بارہ آدیتہ ہین کیونکہ وہ ہرایک چیز کو لیتے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین استن تینون (स्तनयत्नु) یعنی گرج اندر ہے اور یگ (यज्ञ) پرجاپتی (प्रजापति) ہے ان ۳۳ تینتیس دیوتاؤن کو بھی رشیون نے چھہ دیوتاؤن مین داخل کیا ہے وہ چھہ دیوتا - اگنی - وایو - پرتھوی - آدیتہ - انترکش ہین ان چھہ کو بھی تین مین داخل کیا ہے وہ تین یہ ہین بھو (भूः) بھوہ (भुवः) سوہ (स्वः) یہ تین دو مین داخل ہین یعنی انّ (अन्न) اور پران (प्राण) اسکو یورپ کے علماء نے مَیٹر (Matter) انّ اور فورس – (Force) کہا ہے لیکن یہ دونون بھی ایک یعنی پران کے اندر داخل ہین اور پران ہی برہمہ (ब्रह्म) ہے -

وہ مسئلہ ایوولیوشن (Evolution) یعنی پرنام کا جو یورپ مین اسوقت دریافت ہوا ہے رشیون کو بخوبی معلوم تھا کیونکہ ایک جگہہ پر یہ کہا گیا ہے کہ جو کچھہ ہے وہ

itsurdu.blogspot.com

اوس سے نکلا ہے یعنی سرشٹی ایک ظہور ہے اوس شئے کا جسکا پہلے ظہور نہین تہا جب نہ ستّ تہا نہ استّ تہا نہ دن تہا نہ رات تہی تب صرف ایک شِوتتّو शिवतत्त्व ہی تہا ستّ سے ہی سب کی پیدایش ہے اور اسی مین قیام اور فنا ہے۔

پروش سوکت पुरुष सूक्त اور ہرنیہ گربہہ हिरण्यगर्भसूक्त سوکت وغیرہ سے پایا جاتا ہے کہ اوس زمانہ مین وراٹ اوپاسنا زیادہ ترتے اور ایشور کو روح اور جگت کو اوسکا جسم مانتے تہے ہرنیہ گربہہ سوکت مین رشی کہتے ہین کہ وہ ہی زمین اور آسمان کا کہنے والا ہے وہ بل (طاقت) اور پران (جان) کا دینے والا ہے اوسی کے حکم مین سب دیوتا چلتے ہین وہ ہی موت کا مالک ہے امرت بہی اوسی کی چہایا ہے وہ ہی سب جگت کا جو چیشٹا (चेष्टा) کرتا ہے اپنی مہما महिमा سے ایک راجا ہے وہ انسان اور حیوان کا مالک ہے اوسی کے پہاڑ سمندر۔ اور ندیان ہین اوسی کی یہ دشا باہو दिशा बाहु ہے اوسی نے زمین و آسمان سورگ اور انترکش کو اپنی اپنی جگہہ پر جمار کہا ہے وہ ہی دیوتاؤن کا دیوتا ہے اور کوئی نہین ہے (رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۱)

پروش سوکت مین کہا گیا ہے کہ پوروش ہی یہ سب ہے جو کچہہ تہا یا ہے یا ہوگا وہ ہی امرتتو (अमृतत्त्व) کا مالک ہے سب جگت اوسکا ایک پاد पाद یعنی پاؤن ہے باقی تین پاد یعنی پاؤن سے وہ اپنی مہما مین قایم ہے اسی طرح پر یجروید کے منترون سے ہی ایک ایشور کی اوپاسنا پائی جاتی ہے۔ جو جاگتے اور سوتے دور سے دور جانے والا ہے جو جوتی جیوتی کی جوتی ہے جس کے حکم سے منی شئے मनीषि کرم کرتے ہین جو سب پرجا کے اندر موجود ہے جو پرگیان چیت प्रज्ञान اور دہرتی روپ धृतिरूप ہے جسکے بغیر کوئی کام نہین ہو سکتا جو گذشتہ اور حال اور آیندہ کو دہارن کرنیوالا ہے۔ جس مین

رگ - سام - یجر - داخل ہین جو سب مین پرویا ہوا ہے وہ ہمارا دل شدہ سنکلپ ہو -
یہ سوای ایشور کے کون ہوسکتا ہے (یجر وید دہیای ۳۴ منتر الفاتیہ ۶) اسی یجر وید کا ۴۰
ادہیای ایشاواس ईशा वास्य اوپنشد ہے - ایشور سے جو دنیا کی پیدایش پرورش
سوکت وغیرہ مین بیان کی گئی ہے وہ سرشٹی کرم क्रम کو بتلاتی ہے اور پروش पुरुष
یعنی پرم آتما کے ہزار سر ہزار آنکھین اور ہزار پاؤن ہین وہ اس تمام کائنات مین ویاپ
رہا ہے اور پہر بہی اوس سے دس انگل پرے ہے اور اوسکا ایک پاد یعنی حصہ व्याप
تمام کائنات ہے اور تین حصہ سوارگ स्वर्ग مین امرت ہے" ایسے کہنے سے یہ مراد ہے
کہ تمام کائنات کے ہر ذرہ ذرہ مین ایشور موجود ہے تاہم وہ اوس سے پرے ہے اور
اپنی مہان مین آپ ہی قایم ہے کیا دنیا کے تمام فلاسفہ اور سائنس کی جو ترقی اس وقت تک
ہوئی ہے وہ رشیون کے اس خیال سے بڑہکر ہوسکتی ہے ؟
رشی عاقلون سے کہتے ہین کہ اپنے من سے پوچھو کہ وہ کہان ہے اور کسطرح سے وہ جگت
کو قایم رکھتا ہے وہ ہی ہمارا ماتا پتا اور پالن کرنے والا پدہاتا ہے وہ ہر جگہہ پر موجود ہی ہر شے
کو جانتا ہے دیوتاؤن کو الگ الگ نام دیتا ہے اوسی کی طرف سب جاتے ہین وہ زمین
سے آکاش سے دیوتاؤن کے رہنے کے استہانون سے پرے ہے اوسمین یہ تمام سرشٹی
داخل ہے اوسکو تم نہین پاسکتے وہ جو تمہارے پاس ہے - اس سے زیادہ نہ کسی شاستر
نے کہا نہ کہے گا رشیون کے ان اوپدیشون کو سنکر اور پڑہکر کون ہے جسکا لوک اور پرلوک
بنشد ہر ہے - ہندوستان کی حالت طبعی پچہلے زمانہ مین کیسی ہی ہو مگر ادہیاتمک अध्यात्म
یعنی عقلی حالت ہمیشہ سب سے اونچی رہی اور رہیگی - तिलक
رشی کہتے ہین کہ اپنے پرلوک کا خیال کرکے جو صاحب مقدرت ہو اوسکو چاہیے کہ غریب کی

مدد کرے یہ دولت مثل رتھ کے پہیّون کے چلتی پہرتی رہتی ہے کبھی ایک شخص کے پاس
رہتی ہے کبھی دوسرے کے - شراب خواری - عورتون کے پاس زیادہ بیٹھنا - قماربازی چوری
ویسی ہی بُری گنی جاتی تہین جیسے کہ آجکل رشی کہتے ہین کہ دیوتا مُنش मनुष्य کے پاپ کو
ہروقت دیکھتے ہین اِس سے ثابت ہوگا کہ ہندوستان مین قانون انسان کو بُرائی سے
روکنے کے لئے بڑا نہین مانا گیا تہا بلکہ گیان اور ایشور کا خوف ہی بڑے مانے گئے تہے -
دان پن تپ کا وہ زور تہا کہ جس سے پاپ کبھی بڑہ نہین سکتا تہا رشی دنیا کو ست پر ہی
قایم مانتے تہے ست ہی زمین کو قایم رکھتا ہے نیم नियम سے ہی سورج اپنی جگہہ پر آسمان
مین قایم ہے اور ست اوس نیم پر قایم ہے کہ جو سوارگ کو بھی قایم رکھتا ہے ایک جگہہ پر
کہا گیا ہے کہ رت ऋत اور ست پرم آتما کے تیج سے پیدا ہوئی - یہ حالت سنگھتا بھاگ
(संहिता) کی دکھائی گئی اب اوپنشد بھاگ سے یہ دیکھا یا جاویگا کہ رشیون نے
انسان کی بہبودی آخر کا کس طرح پر سیدہا راستہ دکھلا دیا -

اوپنشد - اوپنشدون کی تعداد مین بہت فرق ہے لیکن سری شنکراچاریہ جی نے اپنی
شاریرک بہاشیہ शारीरक भाष्य مین ایش ईश کین केन کٹھ कठ
پرشن (प्रश्न) منڈک मुण्डक مانڈوک माण्डूक्य اتریہ (ऐतरेय) تیتریہ
(तैत्तिरेय) چہاندوگیہ (छान्दोग्य) برہ دارنیک बृहदारण्यक کوشتی کی कौशीतकी
اور میتری برہمن मैत्रेयी ब्राह्मण اور جابال जाबाल اوپنشدون کو مستند مانا ہی
اورون کو نہین مانا ہے اس لئے ہم بہی انہین کا انتخاب کرینگے بہت سے اوپنشد جو آجکل
مانے جاتے ہین وہ پورانے نہین ہین نہ اون مین وہ اعلیٰ درجہ کے خیالات جو پورانے
اوپنشدون مین ہین موجود ہین نہ اونکے لفظون مین وہ بلاغت اور فصاحت ہی ہے

اون مین سے مختلف فرقون کے تائید کرنیکے لئے بنائے گئے ہین بہت سو تمین پنچدشی گیتا
پنچدشی گیتا وغیرہ کے اشلوک لفظ بہ لفظ لکہدئے گئے ہین ایک دو مسلمانون کے
آنیکے بعد کے بھی بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین - پورانی اوپنشدون مین جو گیان اور
اوپاسنا ہے اوسکو دویت وادیون द्वैत वादियों نے دویت مین اور ادویت وادیون
اद्वैत वादियों نے ادویت مین کہینچا ہے لیکن سب اوپنشدون کا مطلب آخر ایک
ادویتہ برہمہ अद्वितीय ब्रह्म سے ہے وہ برہمہ سب کا انتر آتما ہے جب یہ جان لیا کہ
مین ہی برہمہ ہون تو پہر کوئی اور چیز جاننے کو نہین رہتی سب پرمان پرمیہ لوکک ویدک
(प्रमाण-प्रमेय-लौकिक-वैदिक) بیوہار کا خاتمہ ہو جاتا ہے - جو شخص اپنی آتما کو سب مین
اور سب کو اپنی آتما مین دیکہتا ہے اوسکو موہ اور شوک کہان آتم وت आत्म वित
یعنی گیانی شوک (शोक) سے ترجاتا ہے یہ ہی تمام اوپنشدون کا مطلب ہے -
"تتوم سی" तत्व मसि یعنی تو وہ ہی ہے جو سوکشم सूक्ष्म سے سوکشم ہے اور جو استہول
(स्थूल) سے استہول ہے جو ست ہے اور جس سے یہ سب آتم وان आत्मवान ہے
یعنی جیتا ہے یہ ہی اوپنشدون کا مہاواکیہ ہے -
اس برہم ودیا کے پراپتی ایسے ادہکاریون کو دکہلائی گئی ہے کہ جنکو سنسار سے پورا ویراگ
ہو جنکو سورگ کے بہوگون کی بہی پرواہ نہ ہو جو ماتا پتا اور گورو کی سیوا مین رہین اور جو
دونون مارگون یعنی بہوگ اور موکشہ کو اچہی طرح سے دیکہکر موکشہ کے مارگ کو ہی اختیار کرین
اور اوس پد کے پانے کی کوشش کرین کہ جسکا کبہی ناش نہین ہوتا جو نہ جنمتا ہے نہ مرتا ہی
جو ساری موجود ہے جو نیتہ नित्य ہے اور جو نہ بڑہی سے ملتا ہے نہ بہت شاستر
پڑہنے سے بلکہ جو برے کام سے بچنے سے شانت اور من کو سادہان رکہنے سے

itsurdu.blogspot.com

اور اوسی کا ہو رہنے سے ملتا ہے۔ آتما کا شریر رتھ ہے اور اندریان اوس رتھ کے
گھوڑے ہین من اُن گھوڑون کی لگام ہے بُدھی اوسکا ہانکنے والا ہے اگر بُدھی ساودہان
ہو اور من مضبوط ہو تو اندریان بُرے راستہ مین نہین پڑینگی اور راجہ کو منزل مقصود پہ
پہونچا دینگی رشی کہتے ہین کہ اُوٹھو جاگو برہم وت ब्रह्मवित گورو کی سیوا مین جاؤ اور
اپنی آتما کو جانو یہ راستہ چھُرے کی دہار پر چلنے سے بھی کٹھن ہے اس پر اگر چلوگے تو اُس
پد کو پاؤگے جو شبد اسپرش۔ روپ رس گندہ سے یعنی حواس خمسہ سے پرے ہے اوسکو
جان کر ہی موت کے مُنہ سے چھوٹ سکوگے۔ تمہارا آتما تمہارے ہی اندر ہے اوس کو
پانی کی لئے اُونکار ओं کو دہنوش اور جیو آتما जीवात्मा کو تیر بناؤ۔ اوپاسنا سے اُس
تیر کو تیز کرو اور برہمہ کو اپنا لکش लक्ष्य یعنے نشانہ بنا کر تن مے तन्मय یعنے برہم روپ
ہو جاؤ جس مین یہ اکاش اور پرتھوی اور من اور سب اندریان یعنی حواس خمسہ پروئی ہوئی
ہین اوسکو ہی ایک آتما جانو اور سب باتون کو چھوڑ دو یہی امرت (حیات ابدی) ہے انکھین
یہ سب ناڑیان ایسی لگی ہوئی ہین جیسے رتھ کے پہیہ مین آرے وہ ہی تمہارے اندر رہے
اوسی کے بہت سے روپ ہو جاتے ہین اپنے دل مین اوسکا دہیان کرو اوسکے جاننے
سے تمام عقدے حل ہو جاوینگے اور جیسے کہ ندیان سمندر مین جا کر ملجاتی ہین اور پھر اونکا نام
روپ الگ نہین رہتا ایسے ہی اوس آتما مین لین یعنی داخل ہونے سے پھر نہ نام روپ رہیگا
نہ جنم مرن کا بندھن رہیگا بلکہ سرو آتما کو پراپت ہو کر سرو آتما ہو جاؤگے۔"

یہ آتما پانچ کوشون पंच कोशों سے ایسا ڈھکا ہوا ہے جیسے تلوار میان سے ان پانچون
کوشون یعنی انّ مئی अन्नमय (جسم ظاہری) پران مئی प्राणमय (وہ طاقت جو
جسم کو حرکت دیتی ہے) منو مئی मनोमय (خواہش) وگیان مئی विज्ञान मय (عقل)

آنندمی आनन्दमय (خوشی) سے آتما کو ایسے الگ دیکھو جیسے سینک کو
چھلکے سے یہ صرف تپ ہی سے ہوسکتا ہے تپ ہی برہم ہے اور تپ کے معنی شریر کا
تپانا نہیں ہے بلکہ گیان ہے جن رشیون کو آتما کا درشن ہوا وہ وآم دیو کی طرح کہتے
ہین کہ ہم اب اس جسم کے پنجرے سے چھوٹ گئے ہم کو اب یہ سنسار بندہن کا کارن نہین
ہوگا ہم نے جو جاننا تھا جان لیا ہم کو نہ دہن سے نہ اولاد سے نہ سنسار کے بھلے برے کامون
سے مطلب ہے نہ ہم کو اس بات کا سوچ ہے کہ ہم نے فلان کام کیا یا نہین کیا ہم تو سب کو
اپنا آتما ہی دیکھتے ہین ایسے ہی لوگ سب پاپون اور دکھون کو دور کر کے برہم روپ
ہوتے تھے۔ اور جو ان کے اپدیشون پر اب بھی چلتے ہین وہ بھی برہم روپ ہوجاتے
ہین وہ برہم جیسا کہ اوپنشدون مین کہا گیا ہے ابھئی अभय (بیخطر) ہے وہان پر
نہ جرا ہے نہ مرتیو ہے نہ شوک ہے آنند ہی آنند ہے جو آنند کہ پرتھوی کے بڑے سے
بڑے راجاؤن کو یا پترون کو یا گندہرون کو یا دیوتاؤن کو یا ونکے راجا اندر کو یا برہسپتی
बृहस्पति یا پرجاپتی کو حاصل نہین ہوتا وہ اوس عارف کو حاصل ہے جو شروتری -
श्रोत्रिय اور اوربجن वृजिन (بے نفس) اکام ہت अकामहत (عالم)
(پاپ سے بچا ہوا ہو) ہو یہ ہی برہم ودیا کا پہل ہے اسی کے لئے بڑے بڑے دیوتا
رشیون کے پاس جاتے تھے بڑے بڑے راجا راج چھوڑ کر بن مین اونکی سیوا کرتے تھے
اسی کے لئے اندر نے برہما جی کی ایکسو ایک برس تک سیوا کی اسی کے لئے نارد نے
چارون وید اور سب شاستر پڑھکر بھی اپنا غرور چھوڑ کر سنت کمار جی کی سیوا کی اسیکو سری کرشن
جی مہاراج نے برہم چریہ رکھکر گھورانگرس رشی سے پایا اسی کے لئے جنک نے یاگ ولک
کو اپنا سب راج सर्वस्व دان کیا او میتریی یاگیہ ولک کی استری نے سب دولت کو

اون کے اوپر وار دیا یہ ہی برہم ودیا ہے جو کرشن مہاراج نے ارجن کو سکھلائی اور اوسکا موہ اور اہنکار دور کرکے اپنے دہرم کی طرف راغب کیا اسی کی بدولت بھیشم پتامہ نے لڑائی مین دیوتاؤن کے سے کرم کرکے پہر یودہشٹر کو دہرم اور گیان اور ویراگ کا اوپدیش کیا اسی برہم ودیا کے اوپر ایسے ایسے راجا جیسے وکرمادیتہ جیتیے تھے اور یہ ہی برہم ودیا ہے کہ جس نے یورپ کے عاقلون سے جیسے شوپن ہار جرمنی مین اور امرسن امریکہ مین یہ کہلوایا ہے کہ انسان کی موت زندگی کو بنانے والی اس سے زیادہ نہین ہے۔ یہ ہی ہندوستان کی دولت لازوال ہے یہ ہی اسکی بہبودی کا باعث ہوگی اور مصیبت مین کام آویگی۔

اسمرتیون کا زمانہ۔ شروتی کے بعد اسمرتی स्मृति ہین لفظ اسمرتی کے لغوی معنے یہ ہین کہ مہرشیون महर्षियों کی طرف سے وید کے مطلب پر غور۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو اسمرتیان وید سے باہر ہین وہ غیر مستند ہین ان مین سے منو اسمرتی جو وید کی بالکل مطابق ہے سب سے اول ہے اسکے بعد اور اسمرتیان جو ساتوک सात्विक ہین ماننے کی لایق ہین اور وہ یہ ہین وسشٹ वसिष्ठ ہاریت हारीत ویاس व्यास پراشر पराशर بہاردواج भारद्वाज کشیپ कश्यप ان کے بعد راجسی (राजसी) اسمرتیان کمتر مستند ہین وہ یہ ہین۔ چیون च्यवन یاگولکیہ याज्ञवल्क्य اتریہ अत्रेय ددکش दक्ष کاتیاین कात्यायन اور وشنو विष्णु جو نامس तामस ہین وہ ان سے بہی کمتر مستند ہین اور وہ یہ ہین گوتم गौतम برہسپت बृहस्पति سموِرت समवर्त یم यम سنکہہ संख اور اوشنس उशानस یہ پدم پران میں کہا ہے لیکن اس مین کوئی شک نہین ہے کہ منو وغیرہ ساتوک اسمرتیان ہین وہ انسان کی زندگی کو شدہ کرکے موکش دی کا سیدہا راستہ دکھلاتے ہین

جو ویدون مین کہا گیا ہے دہرم کی جو حالت اون مین بیان کی گئی ہے اوس سے ہر متنفس
اور قوم دونون کی بہتری ہوتی ہے دہرم کے معنی ہین کہ جو سب کو دہارن کرے اسی وجہ
سے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم دہرم کو چھوڑوگے تو وہ تمہین مار ڈالیگا اگر تم اوسکی حفاظت کروگے
تو وہ تمہاری حفاظت کریگا پس دہرم کو مت چھوڑو- دنیا مین کسی شخص نے دہرم کی تعریف
اِس سے بڑھکر نہین کی اسمرتی کارون کا یہ قول ہے کہ "ستیہ ہی دہرم ہے جو ست پر چلتا ہی
وہ دہرم پر چلتا ہے"- بار بار یہی آواز سُنائی دیتی ہے کہ "دہرم سے ہی اسلوک اور پرلوک
مین بہبودی ہوتی ہے دولت اور اولاد دہرم کے تابع ہین"- جو شخص یہ چاہتا ہی کہ مین
دنیا مین عرصہ تک زندہ رہون اوسے دہرم پر چلنا چاہیئے وید کا پڑہنا تپ گیان- اندریون
کو قابو مین کرنا- کسی کو نہ ستانا اور گوروکی سیوا- سب کی بہبودی کا سبب بتلائے گئے
ہین پرورتی प्रवृत्ति धर्म یعنی نیکی کرنے سے انسان کو دیوتاؤن کا رتبہ ملتا ہی نیورتی
निवृत्ति یعنی سب کامون کو چھوڑ کر دہیان کرنے سے دنیا سے نجات ملتی ہے- جو شخص
اپنے دل کو مضبوط کرکے سچ اور جھوٹ کی طرف غور کرتا ہے اور اپنے مین سب کو اور سب
مین اپنے کو دیکھتا ہے" وہ ادہرم کیسے کرسکتا ہے سب دیوتا آتما ہی ہین اور سب کا آتما
ہی مین قیام ہے وہ ہی سب کو اپنے اپنے کام مین لگاتا ہے جو سب کا مالک ہے وہ چھوٹے
سے بہی چھوٹا ہے اور بڑے سے بہی بڑا ہے وہ پرکاش سروپ ہے اور اپنی تجلی مین آپ
ہی رہتا ہے اور جیسے کہ خواب مین انسان خود اپنے آپ دنیا رچکر اوسکو اپنے سے علیحدہ
دیکھتا ہے ویسے ہی یہ آتما آپ دنیا رچکر اپنے تئین اوس سے علیحدہ دیکھتا ہے جسم سے اُسکو
علیحدہ کرنے سے ہی جانا جاتا ہے کہ وہ ہی پرم پُرش ہے اوسی کو کوئی اگنی- کوئی منو- کوئی
پرجاپتی- کوئی اندر- کوئی پران- کوئی پرب برہم کہتے ہین"- اوسی سے سب کائنات کا

ظہور ہے اوسی پر کائنات کا پیدا ہونا اور فنا ہونا منحصر ہے" - یہ ہی سمرتیون کا سار یعنے خلاصہ ہے -

یہ منوسمرتی وغیرہ سب اسمرتیان پورانے دہرم سوترون پر بنائی گئی ہین صرف اسقدر زیادہ ہے کہ اوس زمانہ کے حالات اور طریقہ برتاؤ اون مین پورے طور سے بیان کئے گئے ہین اسمرتیون سے پایا جاتا ہے کہ برہمن - چھتری - ویش اور شودر کے علاوہ بھی اور ذاتین جو تین ذاتون اور شودرون کے میل سے پیدا ہوئی موجود تہین جیسے کہ سوت (सूत) ماگدہ मागध وی دیہہ विदेह وغیرہ لیکن وہ سیکڑون فرقے جو آجکل ایک ایک ذات مین ہین - اوس زمانہ مین نہین تھے منوجی کہتے ہین کہ برہمن شودر اور شودر برہمن ہوسکتا ہے اونہون نے کہان یان کی وہ قید جو اب ہے نہین رکھی تہی - گرتم جی کہتے ہین کہ برہمن اوس چہتری یا ویش کے ساتہہ جو اپنا کرم کرتا ہو کہا سکتا ہے لڑکیون کی شادی کی عمر مین اسمرتیون مین اختلاف ہے لیکن اکثر اسمرتی کارون کا مطلب بال بیاہ سے ہرگز نہین پایا جاتا عورتون کی عزت کرنے کا بار بار حکم ہے اور اونکا پتی برت رکھنا تو ساری سے کہا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ عورتون کو اپنے خاوند کی خدمت کرنے سے بڑہکر کوئی دہرم نہین ہے مردون کے لئے منوجی نے چوبیس ۲۴ اور تینتیس ۳۳ کے درمیان شادی کرنا لکھا ہے اسمرتیون مین بہت سی جگہہ انتظام ملک کے طریقے ایسے اچھے کہے گئے ہین کہ وہ اب بھی کام مین آسکتے ہین اور سب کے آخر مین گیان کو ہی افضل رکھا ہے - انہین منوسمرتی اُس زمانہ کی سوسائٹی کی اصلی حالت کو بتلاتی ہے نہ کہ خیالی کو -

اتہاسون کا زمانہ - شُرتی स्मृति اور اسمرتی स्मृति کے بعد اتہاس ہین - یہان کے اتہاسون اور اور جگہہ کے اتہاسون مین یہ فرق ہے کہ وہ صرف قصہ ہی نہین ہین بلکہ

دہرم धर्म ارتہہ अर्थ کام काम موکش मोक्ष کو بہی اچہی طرح دکھلاتے ہین اور
صرف اوپدیش ہی نہین کرتے بلکہ مہاتماؤن کے جیون چرترون سے اونکو ثابت کرتے ہین
رامایین- رامایین تمام دنیا کے اتہاسون مین سب سے پورانی ہے یورپ کے علما اوسکو
پانسو برس قبل مسیح کے تبلاتے ہین کوئی یہ بہی کہتے ہین کہ وہ روپک ماتر (خیالی قصہ) ہی ہے
اور اوس سے صرف آریون کا لنکا مین جانا ثابت کرنے کا مطلب ہے- یہ بالکل غلط ہے
رامایین ایک اتہاس ہے جسکو والمیک جی مہاراج نے رام چندر جی کے زمانہ مین بنایا- ہندو
راماوتار کو ترتیا یگ کا کہتے ہین لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ رامایین مہابہارت سے پہلے
کی ہے کیونکہ مہابہارت مین رامچندر جی کا ذکر آیا ہے- رامایین مین یدہشٹر- کرشن وغیرہ
کا کہین ذکر نہین آیا ہے رامایین مین چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ اشلوک ہین اور اوسکی عبارت ایسی سلیس
اور فصیح ہے کہ کسی کاویہ काव्य نے ابتک اوسکی برابری نہین کی- والمیک جی نے
جیسے رامچندر جی تھے ویسے ہی اونکو دکھلایا ہے اوس کا اوتر کانڈ پیچہے کا بنایا ہوا معلوم
ہوتا ہے- اوس زمانہ کے لوگ کہ جنکا ذکر رامایین مین ہے کیسے دہرم آتما تھے رامچندر جی
مجسم نیکی تھے- والمیک جی نارد جی سے پوچھتے ہین کہ دنیا مین ایسا کونسا شخص ہے جو سب
نیک خصلتون والا بڑا طاقتور اور اپنے دہرم کو جاننے والا اپنے فرضون سے واقف سچ
بولنے والا اپنے کہے ہوئے کو کرنیوالا پاکیزہ عادتون والا سب لوگون کی بہبودی مین کوشش
کرنے والا- عالم اور سب کام کرنیکے قابل خوبصورت اپنے دل کو قابو مین رکہنے والا غصہ کو ضبط
کرنیوالا اپنا رعب قایم رکہنے والا بے عیب دیوتاؤن کو بہی لڑائی مین خوف دینے والا ہو-
نارد جی نے کہا کہ ایسے گن ایک شخص مین ہونے مشکل ہین لیکن یہ سب سری رامچندر جی مین
موجود تھے- وہ مستقل الراے- بڑے بہادر- اپنا رعب قایم رکہنے والے- مستقل مزاج-

عقلمند - اپنے فرض سے واقف - فصیح - شرمیان - دشمنون کو مارنیوالے - چوڑے
کندہے والے - بڑی بانہون والے - مضبوط گردن والے - خوبصورت جسم والے -
کشادہ بازو - سچ بولنے والے - اپنی بات پر قایم رہنے والے - دنیا کے دہرم کی محافظ -
تمام ویدون اور شاسترون کے جاننے والے - دہنور وید یعنی فن سپاہ گری مین یکتا -
تمام دنیا کے پیارے - سب کو یکسان دیکھنے والے - سنجیدہ - مثل وشنو کے بہادر -
غصہ مین مثل موت کے خوفناک - مثل زمین کے سب کو برداشت کرنیوالے ہوئے ہین -
اور والمیک جی نے اون کی اِن سب خصلتون کو اپنی کتاب مین ثابت کر دکہایا ہے جب
رامچندر جی نے اپنے باپ کے حکم کے موافق راج چہوڑا تو اون کی طبیعت ذرا نہ بگڑی اور
اونکے چہرہ کی رونق ویسی ہی رہی اور ہنسکر اپنے مان باپ سے یہ کہا کہ مین اِس دنیا مین
اپنے مطلب کا غلام ہو کر رہنا نہین چاہتا مجہکو اون رشیون کیطرح سے جانو کہ جو سچے دہرم
کے اوپر چلتے تہے پہر لچہمن جی نے اونکو بہت کچہہ سمجہایا مگر وہ اپنی برت سے نہ ہٹے اور
جب جابال رشی نے اون سے یہ کہا کہ تم نے جو اپنے باپ سے وعدہ کیا تہا وہ اوسکے ساتہہ
گیا تو اونہون نے جواب دیا کہ مین نے جو اون سے وعدہ کیا تہا اوسکو توہہ یا مودہ یا گیان
یا اور کسی وجہہ سے نہین توڑونگا مین ست کو ہی انتریامی جانتا ہون اور سچے آدمیون نے
ہی ستیہ کا بوجہہ اوٹہایا ہے ست دہرم اور پراکرم اور سب مخلوق پر دیا کرنا اچہی بات کہنا
دیوتاؤن - مہمانون - دوجاتی (برہمنون - چہتریون - ویشون) کی پوجا کرنا ہی سوارگ
کی سیڑہی ہے اونکی زندگی سچ اور دہرم کا نمونہ ہے ایسا مہا پرش ہندوستان مین کوئی
نہین ہوا - ہنومان جی بل پراکرم - ست اور بچار کی مورتی تہے - اونکا جس यश سارے
مین چہا رہا ہے اور تمام ہندوستان مین اونکی پوجا ہونی اِس بات کو ثابت کرتی ہے کہ

اونہون نے اپنے مالک کے کام مین کیسا پراکرم دکھلایا وہ جیسے بلی تھے ویسے ہی گیانی بہی تھے جو بہادری اونہون نے سیتاجی کے ڈہونڈنے اور راون کے ساتھہ لڑائی مین دکھلائی وہ سب کو معلوم ہے لیکن اونکے گیان کا لوگون کو پورا پورا علم نہین ہے جب لنکا مین جاکر پہلے ہی راون کو دیکہا تو اوسکی خوبصورتی - استقلال - طاقت اور دبدبہ کو دیکہکر بہت تعجب کیا اور کہا کہ اگر اسمین اتنا پاپ نہوتا تو یہ دیوتاؤن پر بہی حکومت کرتا اونہون نے بڑی سنجیدگی سے راون سے یہ کہا کہ تم نے اپنے دہرم کا نتیجہ تو پالیا لیکن اب تمکو اپنے ادہرم کا بہی نتیجہ ضرور ملیگا تم نے جو ادہرم کیا ہے وہ تمہارے سب دہرم کو مٹا دیگا تم اپنے ادہرم کو چہوڑدو سوگریوا اور انگد وغیرہ کی بہی یہہ ہی حالت تہی پہر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ دراصل ریچہہ یا بندر تہے -

بہرت جی نے جس طرح اپنے پائے ہوئے راج کو چہوڑدیا اور اپنے بڑے بہائی کی طرف سے اوسکی حفاظت کی اوسکا نمونہ تمام دنیا کے اتہاسون مین کہین نہین ملتا دوسرا کونسا ایسا بہائی ہوا ہے کہ جس نے صرف بہائی کی محبت کیوجہہ سے حکومت اور آرام کو چہوڑکر بلا کسی مطلب کے بنوباس اختیار کیا یہ صرف لچہمن جی کا ہی کام تہا اسلئے والمیک جی کا یہ کہنا کہ رامچندرجی سا سچ بولنے والا لچہمن جی جیسا دور اندیش - اور بہرت جی سا دہرم آتما کوئی نہین ہوا بالکل سچ ہے سیتاجی کا پتی برت ہندوستان کی عورتون کے لئے ہمیشہ سے ضرب المثل ہے اونہون نے ہزارون تکلیفین سہین آفتین اوٹہائین لیکن اپنے خاوند کو ہی اپنا دیوتا مانا اور ہمیشہ یہہ ہی خیال کیا کہ چاہے امیر ہو یا غریب عورت کے لئے اوسکا خاوند ہی اوسکا دیوتا اور پرم گتی ہے راون نے جس وقت اونکو بہت کچہہ لالچ دیکر اپنی امارت اور رامچندرجی کی مصیبت کی حالت کو دکہلایا تو سیتاجی نے یہہ ہی کہا کہ چاہے مصیبت زدہ ہون چاہے راج

परमगति

سے خارج - وہ ہی میرے مالک ہین میرا دل اون مین ایسے لگا ہوا ہے جیسے سوبرچلا सुवर्चला کا سوریہ सूर्य سے اور شچی शचि کا اندر इन्द्र سے ارونذتی अरुन्धति کا وسشٹ वसिष्ठ سے روہنی रोहिणी کا چندرمان चन्द्रमा سے لوپاموورا लोपामुद्रा کا اگست अगस्त्य سے سوکنیان सुकन्या کا چیون च्यवन سے ساوتری सावित्री کا ستیہ وان सत्यवान سے شریمتی श्रीमति کا کپل कपिल سے دمینتی दमयन्ती کا نل (नल) سے تہا ان عورتون نے دُکہ مین بہی اپنے شوہرون کو نہ چہوڑا اپنی برت پر قایم رہین ویسے ہی مین بہی رامچندر جی کے ساتہہ پرتو نگی جب لنکا کے فتح ہونے پر ہنومان جی سیتا جی کو رامچندر جی کے پاس لائے اور رامچندر جی نے انکی پتی برت پر شبہ کیا تو اونہون نے کہا کہ مین ایسی نہین ہون جیسا کہ آپ مجہکو خیال کرتے ہین مین اپنے چرتر کی قسم کہا کر کہتی ہون کہ آپ میرا اعتبار کرین مجہکو معمولی عورتون سا نہ جانین اگر تم نے میرا امتحان کرلیا ہے تو اس شک کو چہوڑ دو اگرچہ مین نے مجبور ہو کر دوسرے آدمی کو چہوا لیکن میرا دل تو آپ کے ہی تابع تہا" بہت سے لوگ اس بات مین شبہ کرتے ہین کہ اگر وہ رامچندر جی کی طرح ست اور دہرم پر چلین تو دنیا کا کام نہ چل سکے گا چنانچہ ایک جلسہ مین کہ جہان پر کچہہ انگریز اور بہت سے ہندوستانی اور ایک راجہ موجود تہے رامچندر جی کے طریقہ برتاؤ کی تقلید پر بحث ہوئی اوس پر ایک عالم انگریز نے یہ کہا کہ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ رامچندر جی کی طرح دہرم پر چلنے سے سورگ ملے لیکن سرکاری نوکری نہ ملیگی اس کا جواب یہ ہی دیا گیا کہ چاہے سرکاری نوکری ملے یا نہ ملے ہندوستانیون کے لئے رامچندر جی کیطرح ست اور دہرم کا پالن کرنا لوک پرلوک دونون کو سدہار دیگا اور سرکاری نوکری مین بہی سچ کی ہمیشہ قدر ہوتی ہے سچ ہی آخر مین کامیاب ہوتا ہے جہوٹے لوگ چاہے تہوڑے دن تک فروغ

پاوین لیکن انگریزی گورنمنٹ مین سچ ہی کی ہمیشہ سے قدر ہے -

راجہ ہریش چندر نے اپنے ست اور عہد کے قایم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو معہ استری و لڑکے کو بیچ ڈالا اور اپنے مالک کی طرف سے اپنے مرے ہوئے لڑکے کے کفن مین سے اپنی استری سے آدہا مانگا کیا اس بات سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ ایسے آدمیون کے سنت نے ہی اس ملک کو قایم رکھا ہے - دوسرے ملک کے لوگ اس ست کی قدر نہین جان سکتے چنانچہ امریکہ کے ایک عالم نے ہریش چندر کی سوانح عمری پڑہکر یہ لکھا کہ راجہ ہریش چندر اگرچہ ست کی پیروی کرنے مین بڑے بہادر تھے لیکن مغرب کے معمولی لوگون کی نظرون مین یا تو وہ بیوقوفی سے فضول اصرار کرتے تھے یا اونکو پاپ کا جھوٹا خوف تھا کیونکہ چاہے کتنا ہی چین اونھون نے ست کے پالن کرنے سے کمایا ہو لیکن وہ سب اوس پاپ سے جو کہ انھون نے اپنی بات رکھنے کے لئے کیا ناش ہوگیا اونھون نے اپنے آپ کو اور اپنی بی بی اور لڑکے کو اون کے واجبی حق سے محروم کرکے ایک ایسا بڑا پاپ کیا کہ جس سے وہ پاگل خانہ یا قید خانہ مین رکھنے کے لایق تھے مغرب کے لوگون کا خون صرف اس بات کے خیال کرنے ہی سے جوش کہاتا ہے کہ اونھون نے اپنی بی بی کو بیچنے کا بڑا بھاری گناہ کیا ہندو لوگ چاہے اس بات پر تعجب کرین مگر ہم کو تو اونکی کارروائی نہ صرف تعجب انگیز ہے بلکہ اندھون کی سی معلوم ہوتی ہے جن لوگون کے ایسے موٹے خیالات ہین اگر وہ ست اور تیاگ کو دنیا کے آرام کے اوپر قربان کردین تو کیا تعجب ہے ہندوستان کے ست اور دھرم کی عظمت وہ کیسے جان سکتے ہین افسوس صرف اتنا ہی ہے کہ ایسے خیالات یہان کے لوگون مین بھی پیدا ہونے لگی ہین اور وہ اپنے یہان کے پورانے عالمون کو بیوقوف اور پورانے فیشن کا کہکر خود غرض ہوتے جاتے ہین ہم یقیناً کہہ سکتے ہین کہ ہندوستان کی دینی اور دنیوی

بہبودی جب ہی ہوسکتی ہے جبکہ یہان کے لوگ راجچندر جی اور اوتارون کے ست اور دہرم کی تقلید کرین یہ خیال کرنا کہ اب کلجگ مین ست جگ کی باتون کی تقلید کیسے ہوسکتی ہے غلط ہے۔ شاستر اور روزمرہ کا تجربہ دونون اس بات کے شاہد ہین کہ بُرے کامون کو نہ چھوڑنا اور اونکی بُرائی سے چشم پوشی کرجانا ہی کلجگ ہے جب ان بُرے کامون کے چھوڑ دینے کی خواہش دل مین ہوتی ہے تو اوسی وقت دواپر ہوجاتا ہے اور جب اس خواہش کے موافق چلنے کی کوشش ہوتی ہے تو تریتا ہوجاتا ہے اور جب بُرے کامون کو چھوڑ دیا تو ست جگ ہوگیا اور اب بہی ست پُرشون کے لئے جو ست اور دہرم پر چلتے ہین ست جگ ہی ہے۔

والمیکی جی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین ملک مین کیسی دہرم اور دولت کی ترقی ہی تہی۔ اس مین کچہہ شاعری مبالغہ بہی ہو تاہم اصلیت مین فرق نہین ہے والمیکی جی کہتے ہین کہ اجودہیا راجہ دشرت کا دارالخلافت بارہ یوجن لمبا اور دس یوجن چوڑا تہا اوس مین بڑی بڑی سڑکین بنی ہوئی تہین اور دوکانون مین ہرطرح کا مال موجود رہتا تہا دُور دُور کے ملکون کے سوداگر وہان آتے تہے۔ عورتون کیواسطے تماشہ گہر باغیچہ وغیرہ شہر مین چارون طرف بنے ہوئے تہے برہمن جیت اِندری (نفس کش) اور اپنے دہرم پر چلنے والے تہے اور کوئی ناستک یا جہوٹا نہین تہا سب عورت مرد دہرم پر چلتے تہے اور کوئی دُکہیا یا اپنے دہرم سے غافل نہین تہا نہ کوئی ایسا تہا کہ جو اپنے راجہ کے ساتہہ محبت نہ رکہتا ہو۔ لنکا کی حالت اور بہی عجیب تہی جب ہنومان جی نے اوسکو دیکہا تو بہت تعجب کیا اور یہہ کہا کہ یہ شہر دیوتاؤن سے بہی نہین جیتا جاسکتا وہان پر علی الصباح وید پڑہے جاتے تہے راون کے محلون مین عیش و عشرت کے وہ سامان کہ جو آجکل پائے جاتے ہین

موجود تھے - راجا اور پرجا مین ایسی محبت تھی کہ جب راجا دشرت نے رامچندر جی کو اپنا ولیعہد کرنا چاہا تو اپنی تمام رعایا کی راے لی - عورتین بہی اوس زمانہ مین لایق ہوتی تھین - سویمبر کا رواج ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی صغر سنی کی رسم نہین تھی لوگ بڑے طاقتور اور اپنے دہرم کے جاننے والے تھے اور جن لوگون کو راکشش کہتے ہین مثلاً کمبہکرن اور اندرجیت وہ اپنے دہرم سے پوری طرح واقف تھے - رامچندر جی کا راج ضرب المثل ہے اوس مین کوئی دکھی نہین تہا - وقت پر بارش ہوتی تھی - زمین مین غلہ پورا پیدا ہوتا تہا روگ نہین تھے اور سب فارغ البال تھے -

مہابھارت - دوسرا اتہاس مہابہارت ہے ہندوستان کی کوئی دینی یا دنیوی چیز ایسی نہین ہے جو اوس مین نہ ہو اسمین کوئی شک نہین کہ اس کتاب مین بہت حصہ وقتاً فوقتاً بعد مین شامل کیا گیا ہے مگر تھوڑے غور سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کونسا حصہ بعد مین ملایا گیا ہے اور کونسا اصلی ہے لیکن پیچھے کے شامل کئے ہوئے حصہ سے بہی ہر طرح کی معلومات ہوتی ہین - مہابہارت کے مضمون کی تین تہہ ہین پہلی تہہ آٹھ ہزار آٹھ سو اشلوکون کی ہے اور اونکے بارے مین بیاس جی کہتے ہین کہ اِن اشلوکون کو مین جانتا ہون اور شُک शुक جانتا ہے سنجے संजय ممکن ہی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو یہ اشلوک مہابہارت کے اصلی اشلوک ہین دوسری تہہ چوبیس ہزار اشلوکون کی ہے کہ جنمین مہابہارت بغیر کہانیون کے کہی گئی ہے تیسری تہہ ایک لاکھہ اشلوکون کی ہے کہ جو آجکل مہابہارت کے نام سے مشہور ہے - ہری ونش پرب جو مہابہارت کا ایک حصہ سمجہا جاتا ہی بلاشک بعد مین لکہا گیا یہ نہین معلوم ہوتا کہ مہابہارت چوبیس ہزار اشلوک سے ایک لاکھہ اشلوک کی کب ہوئی مگر اِن ایک لاکھہ اشلوکون کا ذکر چوتھی و پانچوین صدی عیسوی کی دان پترون

مین اوز اشولاین گرہ سوتر आश्वलायन गृह्यसूत्र مین موجود ہے مہابہارت کے اٹھارہ
پربون مین ایسی انواع واقسام کی کہانیان ہین کہ جن سے اوس زمانہ کی حالت پوری پوری
معلوم ہوسکتی ہے - کل کتاب کا مطلب سنجیدہ اور عبارت سلیس ہے اور یہ ہی بیاس جی
کے طرز کلام کی خوبی ہے - ہرایک قصہ سے دہرم گیان اور ویراگ بہکتی وغیرہ دکہلانے کا
مطلب ہے - شکنتلا शाकुन्तला کے قصہ سے پایا جاتا ہے کہ اوس زمانہ کی عورتین کیسی سچی
اور دہرم آتما ہوتی تہین راجہ ییاتی ययाति کے قصہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ خواہشات
کے پورا کرنے سے کبہی سکہ نہین ہوتا - نل नल دمینتی दमयन्ती اور ساوتری सावित्री
کے قصہ یہ دکہلاتے ہین کہ اوس زمانہ کی عورتین اپنے شوہرون کی کیسی جان نثار تہین -
مارکنڈی رشی मार्कण्डेय کا وشنو جی کے پیٹ مین پہرنا اور اوسکی حد نہ پانا اس بات کو
ظاہر کرتا ہے کہ سرشٹی सृष्टि یعنی دنیا کی کوئی حد نہین ہے - دہرم ویاد धर्मव्याध
کے قصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین شودر بہی برہمنون کو گیان دیتے تہے -
ودرنیتی विदुरनीति کو سب جانتے ہین سنت سوجات گیتا सनत सुजात سے
اودویت अद्वैत کا سدہانت مضبوط ہوتا ہے بہگوت گیتا भगवद्गीता -
جو بہیشم پرب भीष्म مین ہے ہمیشہ سے انسان کی بہبودی کا ذریعہ ہوئی ہے شانتی پرب
مین جو راج دہرم राजधर्म آپد دہرم आपद्धर्म اور موکش دہرم मोक्षधर्म
کہے گئے ہین اونکی برابر کسی اور گرنتہہ مین اوپدیش उपदेश نہین ملتا - موکش دہرم ہی
کو لیکر شنکر اچاریہ جی نے اپنی بہاشیہ لکہی انوگیتا अनुगीता مین بہگوت گیتا کی سدہانت
سادہ طور پر دکہلائی گئی ہے آشرم واسک پرب आश्रमवासिक مین جو بیاس جی
نے لڑائی کے مرے ہوئے بہادرون کو گنگا جی سے نکالکر زندہ آدمیون کے ساتھ ملاکر سلوک

باہم کرا دیا اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رنج اور فساد موت کے بعد جاتے رہتے چاہئین ۔
ہزارون آدمیون کو یہ پانچوان وید موکش کا دینے والا ہوا ہے ۔ بیاس جی کا قول ہے کہ
ویدون اور راماین اور مہابھارت مین ہری مہاہی شروع مین بیچ مین اور آخر مین کہی
گئی ہے ۔ ساری مہابھارت کا خلاصہ بیاس جی نے چار اشلوکون مین کہا ہے اور وہ یہہ
ہے کہ ہزارون ماتا پیتا اور سیکڑون استری اور پوتر ہم نے اس سنسار مین دیکھے اور بہت سی
آتے جاتے رہین گے ہزارون موقعے خوشی کے اور سیکڑون خوف کے جاہلون کے لئے
روز آتے رہتے ہین لیکن عقلمند کے لئے نہین ۔ مین ہاتھہ اوٹھا کر کہتا ہون لیکن کوئی نہین سنتا
کہ دہرم سے ہی ارتھہ یعنی دولت اور کام یعنی آسایش ملتی ہی دہرم پر کیون نہین چلتے خواہش
سے ۔ خوف سے ۔ لالچ سے ۔ یا موت کے خوف سے بہی دہرم کو مت چھوڑو دہرم ہی نت ہے
سُکہہ و دُکہہ ہمیشہ نہین رہتے جیو ہمیشہ رہتا ہے لیکن اوسکی وجہہ یعنے جسم ہمیشہ نہین رہتا "
(مہابھارت سورگ آروہن پرب ادہیای ۵ ۔ اشلوک ۶۰ تا ۶۳) یہ ہی مہابھارت کی
ساوتری ہے اور اسمین دہرم گیان اور ویراگ کا تمام خلاصہ موجود ہے بیاس جی کا قول ہے
کہ جو انسان سب کا دوست ہے اور سب کی بہبودی کے لئے تن من دہن سے موجود ہے
وہ ہی دہرم کو جانتا ہے جو شخص نہ کسی سے ڈرتا ہے نہ کوئی اوس سے ڈرتا ہے جو انسان
کی طرف سے دل سے زبان سے یا فعل سے بُرا خیال نہین کرتا وہ ہی بیخطر رہتا ہے ۔ دہیان
سے شاستر کے مطالعہ سے خیرات سے سچ بولنے سے نیچی نظر رکہنے سے سیدہے سیدہے
برتاؤ سے چہپا سے کہانے کی احتیاط رکہنے سے اور جبیت ہیندری ہونے سے تیج بڑہتا ہے
پاپ گہٹتا ہے سب خواہشین پوری ہوجاتی ہین اور گیان کی ترقی ہوکر برہم پد ملتا ہے ۔ تمام
ویدون کا سار ست ہے ۔ ست کا سار دم (یعنی نفس کشی) دم کا دان ۔ دان کا تپ ۔

تپ کا تیاگ - تیاگ کا سُکھ - سُکھ کا سورگ اور سورگ کا نرگن برہم بہاؤ ہے مطلب
یہ ہے کہ سلسلہ وار ہر ایک پچھلے گُن کے نہ ہونے سے پہلا فضول ہے اگر دان نہین ہے
تو جیت اِیندری ہونا فضول ہے اگر تپ نہین ہے تو دان فضول ہے اسی سدہانت پر چلنے
سے یدہشٹر بہیشم - ارجن وغیرہ نے دیوتاؤن کا مرتبہ پایا - یدہشٹر دہرم راج اور دہرم کے
پوتر کہلاتے تھے اور وہ دہرم کے اتنے پابند تھے کہ بڑی مصیبت مین بہی جبکہ انکی عورت
اور بہائیون نے بہت کچھہ سمجہایا اور کہا کہ اپنے گئے ہوئے راج کو اپنی قوتِ بازو سے کیون
نہین چہین لیتے تو اونہون نے جواب دیا کہ مین دہرم پر خود غرضی سے نہین چلتا ہون بلکہ
وید کی تقلید کرکے سجنون کی طرح سے بسر کرتا ہون میری عادت مین ہی دہرم ہے - جو شخص دہرم
کو کسی مطلب ذاتی کی غرض سے کرتا ہے وہ دہرم کو بیچتا ہے دہرم سے سورگ ملسکتا ہے
اگرچہ دہرم نہ ہو تو دنیا ڈوب جاوے کسی کی موکش نہ ہو سب جانورون کی مانند رہنے
لگین علم کوئی نہین پڑھے - دولتمند کوئی نہ ہو - اگر تپ برہم چریہ - وید کا پڑھنا - یگ -
دان - اور نیک برتاؤ فضول ہون تو اونکا کرنے والا امر کبہی نہ ہو اور دنیا کا ٹہکانا نہ رہے
اسلئے دہرم کی جو بڑا دیوتا ہے کبہی حقارت نہ کرو پہر جب یکش نے یدہشٹر کے
چارون بہائیون کو اس وجہہ سے مار ڈالا کہ وہ اوسکے سوالون کا جواب جو دہرم کے اوپر
تہے نہین دیسکے تو یدہشٹر نے اونکا پورا پورا جواب دیکر اونکو زندہ کرایا اور جب آخر مین یکش
نے پوچہا کہ سُکھہ کون پاتا ہے - تعجب خیز کیا بات ہے - راستہ کونسا ہے اور قصہ کیا ہے
تو یدہشٹر نے جواب دیا کہ جو شخص چوتہے یا چہٹے دن ہی اپنے گہر مین ساگ پات پکاوے
مگر کسی کا قرضدار یا دست نگر نہ ہو تو وہ ہی سُکہی ہے - رات دن لوگ مرتے ہین مگر
باقی سب یہ سمجہتے ہین کہ ہم کبہی نہین مرینگے یہ ہی تعجب ہے عقلمند اور نیک جس راستہ پر چلین

وہ ہی راستہ ہے اِس بڑے موہ کے کڑہاؤ مین جسکے نیچے سورج کی آگ جلتی ہے اور
رات دن جسکے ایندہن ہین اور مہینے اور موسم جس کی کرچھی ہین کال انسان کو پکاتا ہے یہ
ہی قصہ ہے پہر یکش نے پوچہا کہ انسان برہمن پیدایش سے ہوتا ہے یا وید کے پڑہنے
سے یا وید کا مطلب سمجہنے سے یا آچار (نیک چلنی) سے تو راجہ نے جواب دیا کہ انسان
برہمن پیدایش یا وید کے پڑہنے یا وید کے مطلب سمجہنے سے نہین ہوتا صرف اپنے آچار
سے ہی ہوتا ہے اِس لئے اپنے چال چلن کو بگڑنے نہ دو جسکا آچار نہین بگڑا وہ خود بہی
نہین بگڑیگا - اگر پڑہنے پڑہانے والے یا شاستر کو جاننے والے بہی بری عادتین اختیار
کرین تو اونکو مورکہہ ہی کہنا چاہئے جو شخص اپنے دہرم کو پورا کرتا ہے وہ ہی پنڈت ہی - برہمن
چاہے چارون وید ہی جانے اگر اوسکے آچار درست نہون تو وہ شودر سے بہی بدتر ہے
جو شخص ہوم کرتا ہے جو جیت اِیندری ہے وہ ہی برہمن ہے پہر جب یکش نے یدہشٹر
سے بر مانگنے کو کہا تو اوس نے یہ ہی بر مانگا کہ مین ہمیشہ خواہش نفسانی اور لالچ اور غصہ کو
جیتون اور دان اور تپ اور ست کا عادی رہون (ون پرب دہیای ۳۱۳ و ۳۱۴)
جب مہابہارت کے آخر مین اندر یودہشٹر کے لئے سورگ مین لیجانے کو بیمان لیکر آئے تو
وہ صرف اوس وقت جانے پر راضی ہوئے کہ جب وہ کتا جو اونکے ساتہہ تہا وہ بہی جاوے
اور کہا کہ مین خوف زدہ یا تکلیف زدہ یا جو جان بچانے کے لئے میرے پاس پناہ کو آیا ہو
اوسکو کبہی نہین چہوڑتا یہ ہی میرا ہمیشہ سے عہد چلا آتا ہے پہر جب یدہشٹر کو سورگ مین لیجانے
لگے تو اپنے بہائیون اور عورت کو نرک یعنی دوزخ مین دُکہی دیکہکر اونکے بغیر وہان جانے
سے انکار کیا - ہندوستان کے لوگون کو دہرم کی مثال اِس سے زیادہ اور کیا ملسکتی ہے
پہر اب ذرا دیوتاؤن کے برت والی اوس بڑہے کورو بہیشم پتامہا पितामहा کی طرف

خیال کرو کہ کیسے عالی ہمت اور عالی دماغ لوگ تھے کہ جنہون نے راج چھوڑ دیا لیکن اپنے عہد
کو نہ چھوڑا - باپ کے آرام کیواسطے تمام عمر برہم چاری رہنے کا عہد کیا اور جب کورو بنش مین
کوئی مرد نہ رہا اور اون کی مان ست وتی نے اون سے اصرار کے ساتھہ کہا کہ شادی کر کے راج
کرو تو اونہون نے جواب دیا کہ مین تینون لوکون کا راج و دیوتاؤن کا راج اور جو کچھہ اس سے
بہی زیادہ ہو چھوڑ دونگا مگر ست پر قایم رہونگا پرتہوی اپنی گندہ गन्ध جل اپنی دروت
द्रवत्व تیج اپنا روپ - سورج اپنی روشنی - چاند اپنی ٹھنڈک - آسمان اپنی خلو -
دہرم راج اپنے دہرم کو چھوڑ دین لیکن مین اپنے ست کو کبھی نہین چھوڑونگا - بہیشم جی کو یہہ
معلوم تہا کہ کورو غلطی پر ہین اور اونہون نے وقتاً فوقتاً دریودہن اور دہرت راشٹر کو
برابر سمجہایا اور مرتے وقت بہی دریودہن کو پانڈون سے صلح کرنے کی ہدایت کی لیکن
جس کا نمک کہایا تہا اوسکے کام مین کمی نہین کی اور جب یدہشٹر ہتیار چہوڑ کر اونکے پاس گئے اور
لڑنے سے منع کیا تو اونہون نے جواب دیا کہ انسان اپنی غرض کا غلام ہے غرض کسی کی
غلام نہین ہے یہ سچ ہے کہ مجھے کورون نے غرض سے باندہ لیا ہے پہر اونہون نے دس
دن تک لڑائی مین بڑی بہادری دکہلا کر سرشیا शरशय्या یعنی تیرون کے بستر
پر آرام کیا اور جب پانی کی خواہش ہوئی اور لوگ پانی لیکر دوڑے تو کہا کہ مجھے معمولی آدمیون
کے آرام کی خواہش نہین ہے ارجن زمین سے تیر مار کر پانی نکالے چنانچہ ارجن نے اونکے
فرمانے پر جو پانی زمین سے تیر مار کر نکالا وہ پیا - اوس زمانہ مین سورج دکشنا ین تہے اسلئے
اونہون نے شریر शरीर نہین چہوڑا اور یدہشٹر وغیرہ کو دہرم اور گیان کا وہ اوپدیش
کہا کہ جو آج تک کسی نے نہین کہا - بہیشم استو راج भीष्म स्तव राज کو کون نہین جانتا
ایسا استوتر स्तोत्र کسی زبان مین نہین ملیگا وہ کرشن جی کو اپنا پرم دیوتا مانتے تہے

اور کرشن جی بھی بھیشم جی کی پوری قدر کرتے تھے کرشن جی کہتے ہین کہ تم دیوتاؤن کو بھی تعلیم دے سکتے ہو دنیا کی حالت سے تم بخوبی واقف ہو تم دھرم کے سمندر ہو تم راج کو چھوڑ کر برہم چاری رہے ایسا کون ہے جو طاقت اور دھرم مین تمہارا مقابلہ کر سکے ہم نے تینون لوک مین کسی کو نہین سُنا کہ جو تیرون کے بستر پر آرام کرکے اپنی تپ کے زور سے موت کو جیت لے جو کچھہ علم دنیا مین باقی ہے وہ تمہارے ساتھہ مفقود ہو جاویگا اسلئے اپنا سدہانت دنیا پر ظاہر کرو تب بھیشم جی نے پہلے یدہشٹر کو یہ نصیحت کی کہ "راجاؤن کا پرم دھرم اپنی طاقت بڑہانا اور ست پر چلنا ہے دھرم کا لب لباب یہی ہی کہ غصہ کو جیتو - سچ بولو - انصاف کرو - قصور معاف کرو - دوسرے کی عورت پر بدنظر نہ ڈالو - نیک برتاؤ رکھو - جھگڑون کو چھوڑو - اپنے چال چلن کا ہمیشہ خیال رکھو - یہ ہی چارون آشرمون کا دھرم ہے وہ کام نہ کرو کہ جس سے دوسرون کو فائدہ نہ پہونچے نہ وہ کام کرو کہ جس سے خود شرمندہ ہونا پڑے وہ کام کرو کہ جس سے دنیا وعقبیٰ دونون مین بہتری ہو - جو انسان آرام سے رہنا چاہے اوسکو چاہئے کہ نیک کام مین ہمیشہ لگا رہے بڑے آدمی وہ ہی ہین کہ جو اچھے کام مین لگے رہتے ہین - بدقسمت لوگ قسمت کا بہانہ کرتے ہین دوسرون کا نہ تو بہت اعتبار کرنا ہی مناسب ہے نہ بے اعتباری - بہت اعتبار کرنے سے دُکھہ اور بے اعتباری سے ڈر ہوتا ہے - انسان کو یگ یجن اور دان اور وید کا پڑہنا اور تپ اور ست اور نیک برتاؤ ہی پاک کرتے ہین -

انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ نیک خیالات دل مین لاوے کیونکہ جیسی دل مین خواہش اوٹھتی ہے ویسی ہی عقل ہو جاتی ہے طمع اور جہل سے نقصان ہی نقصان ہے اس لئے ہمیشہ ان سے کنارہ کرو - فریب - دشمنی - بدطینتی - اور چغل خوری - اگر بڑے بڑے پنڈتون

مین بہی ہون تو اونکی پنڈتائی فضول ہے ایسے شخص دہرم دہوجی یعنی (مکار) کہلاتے ہین اون سے دنیا کو کوئی فائدہ نہین پہونچتا انسان کے لئے نفس کشی سے زیادہ تینون لوک مین کوئی دہرم نہین اوس سے تیج بڑہتا ہے جس نے نفس کو قابو مین کرلیا وہ ہی آرام سے سوتا اور جاگتا ہے وہ ہی دنیا مین آرام سے گذارتا ہے اوسکا ہی دل خوش رہتا ہے چارون آشرمون مین وہ ہی سب سے بڑہکر ہے -

جس سے کسی کو نقصان نہین پہونچتا - جو بزرگون کی خدمت کرتا ہے رحمدلی کو کام مین لاتا ہے - فضول برائی اور خوشامد نہین کرتا - بہت نہین بولتا - خود ستائی نہین کرتا - راستبازون کی تقلید کرتا ہے - دنیا کی برائی بہلائی سے بے تعلق ہے وہی نفس پر قادر ہے - ایسے شخص کو نہ جنگل مین جانے سے کوئی فائدہ ہی نہ گہر مین رہنے سے کوئی نقصان ہے جہان وہ رہے وہ ہی آشرم ہے وہ ہی بن ہے موکش کا ذریعہ صرف تیاگ ہی ترشنا (ہوس) سے ہی تمام دوکہہ ہوتا ہے انسان دنیا کے کولہو مین مثل بیل کے کوٹہیہ پالنے کے لئے پل کر طرح طرح کے پاپ کرتا ہے لیکن اون پاپون کے نتیجہ سے جو تکلیف ہوتی ہی وہ صرف اوسی کو سہنی پڑتی ہے - دنیا مین جو انسان مبتلا ہے وہ کیچڑ مین پہنسے ہوئے بڈہے ہاتہی کے مانند دکہی ہے تیاگ (ترک) سے ہی آرام ہے جس ترشنا کو کہ برے آدمی نہین چہوڑ سکتے اوسکے چہوڑنے ہی مین سکہہ ہے جب انسان نہ خود کسی سے خوف کہاتا ہے نہ اوس سے کوئی ڈرتا ہے جب اوسکے دل سے تمام پاپ جاتے رہتے ہین جب وہ کسی کے ساتہہ خیال مین ہی برائی نہین کرتا تب ہی اوسکو برہم ملسکتا ہے - عاقل سب کے اخیر مین قیام کرتے ہین - بیچ مین قیام نہین کرتے اخیر مین قیام کرنا ہی سکہہ ہے بیچ مین تو دکہہ ہی دکہہ ہے جو نہایت درجہ کے خارج از عقل یا جو عقل کی حد سے گذر گئے ہین وہ ہی

itsurdu.blogspot.com

سُکھی ہین باقی سب دُکھی ہین یعنے یہ کہ عارف کامل جو عقل کے حیطہ سے گذر کر اپنے آپ
مین جا ملا ہی اور اُسکو اور کچھہ نظر نہین آتا وہ ہی سُوکھی ہی یا وہ سُوکھی ہی جسکو دنیا کے خیالات کوئی
پیدا ہی نہ ہو وین جیسے کہ ہوا مین پرندے اور پانی مین مچھلی کے چلنے کا کوئی نشان
نہین ملتا ویسے ہی عارف اس دنیا سے گذر جاتا ہے کال سب کو کھاتا ہے پر جو کال کو
ہی جیت لے اوسکو کون جان سکتا ہے وہ تو نہ اونچی ہے نہ نیچی نہ بیچین ہے نہ کچھہ
ہے نہ کہین ہے جسمین سب برہمانڈ داخل ہے جو خیال کے حیطہ سے باہر ہے وہ عارف
کو یوگ ورگیان سی ملتا ہے۔ ظاہرا انسان مین کوئی فرق نہین ہے سب پنچ مہابوت
یعنی عناصر خمسہ سے بنے ہوئے ہین صرف دہرم اور طریقہ برتاؤ سے ہی تمیز ہو سکتی ہے۔
محسوسات مین فرق ہو جاوے لیکن دہرم سدا یکسان رہتا ہے برہم صرف نشکام دہرم
سے ہی ملتا ہے سکام دہرم سے سنسار نہین چھوٹتا اسلئے انسان کو نشکام دہرم کرنا چاہیے"
ایسا کہہ کر بھیشم جی نے کرشن جی کی استوتی کی اور جسم کو چھوڑنے کی اجازت مانگی اسپر کرشن
جی نے یہ ہی کہا کہ تمہاری تمام زندگی مین ایک بھی نقص نظر نہین آیا تم مارکنڈے رشی کے برابر
ہو موت تمہارے قابو مین ہے۔ پھر وہ پانڈوؤن سے یہ کہکر کہ ہمیشہ راستی پر چلنے
کی کوشش کرو راستی ہی بڑی طاقت ہے۔ دہرم آتماؤن کی سیوا کرو" خاموش ہو گئے اور
یوگ کے ذریعہ سے پران کھینچے اور جون جون جسم کے ہر ایک حصہ سے پران کھینچتے تھے
ویسے ہی وہ حصہ بیکار ہوتا جاتا تھا اور پھر برہم رندہر سے جسم کو چھوڑ کر پرم پد پایا۔
ہندوستان مین ان جیسا آچاریہ کوئی نہین ہوا انکی نیک نصیحتون پر تھوڑا سا عمل کرو تو فائدہ ہو۔
سری کرشن جی مہاراج کی عظمت کو کون بیان کر سکتا ہے اور سب اوتار
تو پرمیشور کا انش (حصہ) مانے جاتے ہین مگر کرشن کو تو خود بھگوان ہی کہتے ہین۔ ان کے

ہمعصرون نے بہی انکو خود بہگوان - یوگیشور - پرم پروش نارائن کہا ہے - اسکے خلاف
اونکے مخالفون نے احسان فراموش - اپنے مالک کا بدخواہ - فریبی اور دغاباز بتلایا ہی
اور زمانہ حال کے شاعرون نے اونکو اوباش کر دکہایا ہے پس یہ دیکہنا مناسب ہے کہ
اونکا اصلی جیون چرتر کیا ہے تاکہ وہ غلط فہمی جو اُن کے بارے مین ہوئی اور جس سے اس
ملک کو بہت نقصان پہونچتا ہے دُور ہو جاوے سری کرشن جی کی سوانح عمری مہابہارت
وشنو پُران विष्णुपुराण ہری ونش हरिवंश بہاگوت भागवत اور برہم وئی ورت
ब्रह्मवैवर्त وغیرہ پُرانون مین موجود ہے مگر سب سے پرانی اور مستند مہابہارت مین
ہے وشنو پُران مین بچپن کے زمانہ کا زیادہ تر ذکر ہے اور ہری ونش - بہاگوت - اور
برہم وئی ورت وغیرہ مین جو قصّے ہین وہ بہی زیادہ تر بال لیلا یعنی بچپن کے ہی ہین جو
جو کارنمایان کہ سری کرشن جی نے مہابہارت کے زمانہ مین کئے اونکا ان کتابون مین بہت
تہوڑا تذکرہ ہے مگر عوام مین بمقابلہ مہابہارت کے بہاگوت وغیرہ زیادہ مانی جاتی ہین اور
جو کچہہ قصّے کہ اون مین بیان کئے گئے ہین اونکو سچ مانکر دہرم کی بنا اونہین پر قایم کیجاتی
ہے بہاگوت کی شیرین کلامی مین کوئی شک نہین ہوسکتی رس اوسکے لفظ لفظ سے ٹپکتا ہے
مگر اوسکی وہ تاریخی وقعت جو مہابہارت کی ہے نہین ہوسکتی نہ بہاگوت کا مصنف کسی صورت
مین وہ ہوسکتا ہے جو مہابہارت کا تہا - مہابہارت مین جو اعلیٰ خیالات برتے گئے
ہین وہ بہاگوت مین نہین ہین مہابہارت کا مصنف ادویت وادی تہا اوسکی اوپاسنا
وراٹ اوپاسنا تہی بہاگوت کی اوپاسنا زیادہ تر وراٹ اوپاسنا نہین ہے نہ اوس کا
سدہانت پورا پورا ادویت ہے معمولی آدمیون کے لئے بہاگوت جیسی کتاب بہت مفید
ہے مگر یہ خیال کرنا کہ اسمین سری کرشن جی کی سوانح عمری تواریخی طور پر بیان کی گئی ہے غلط

ہے بھاگوت وغیرہ مین بھی سری کرشن کے حالات مین بہت سا فرق ہے جو قصّے کہ سری
کرشن جی کے بال لیلا کے بھاگوت مین ہین وہ وشنو پُران مین نہین ہین مثلاً وستر ہرن لیلا
کا قصہ نہ ہری ونش مین ہے نہ وشنو پُران مین رادہا राधा کے نام کا تو مہا بھارت
ہری ونش اور وشنو پُران مین پتہ ہی نہین - بھاگوت کے راس پنچا دہیائی रास पंचा
ध्यायी مین جو قصّے ہین وہ وشنو پُران مین اتنے مفصل نہین ہین بھاگوت مین رادہا جی
کا نام صرف ایک جگہہ آیا ہے لیکن برہم وئی ورت مین تو اس بارہ مین عجیب عجیب قصّے ہین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِن مصنّفون نے سری کرشن جی کے اُن حالات کو جو پہلے مختصر طور پر
ستھے اپنی شاعری کے زور سے بہت زیادہ بڑہا دیا اور لوگ اونکو سچّا ماننے لگے اسکے بعد
سور داس وغیرہ نے اپنی قلم کے زور سے انکو اور بھی نئے نئے رنگ دئے یہان تک
کہ اصلیت شاعری مین چھُپ گئی اور اونکی وقعت بجائے بڑہنے کے گھٹ گئی عوام پر اوسکا
بہت بُرا اثر ہوا ہے بعض لوگ ان لیلاؤن کا ادہیاتمک ارتھ کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ
اگر پرمیشور سے ملنا چاہتے ہو تو سب تعلقات کو قطع کر کے ایسے ملو جیسے گوپیان کرشن سے
لیکن چاہے یہ لیلائین ادہیاتمک خیال سے ہی لکھی گئی ہون مگر پھر بھی اون سے بہت
غلط فہمی ہوئی اور رادہا کرشن کے بھانے سے بہت کچھہ پاپ ملک مین پھیل گیا مگر اب وہ
وقت آگیا ہے کہ اِن باتون پر غور کر کے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ دکھلایا جاوے اُسی
مین اب ہماری بہبودی ہے اور ہم اوسکو مختصر طور سے دکھلاتے ہین - مہا بھارت مین سری
کرشن کو وشنو جی کا اوتار مانا ہے سبھا پرب سے پہلے اون کا زیادہ ذکر نہین ہے صرف
اتنا ہے کہ اونھون نے دروپدی کے سوئمبر مین اُن راجاؤن کو جو کہ اوسکو پانڈوؤن سے
چھوڑانے کو دوڑے تھے ہٹا دیا اور کہا کہ جب ان برہمنون نے (پانڈو برہمن کے روپ

ہین گئے تھے) کیشان کو جیت لیا ہے تو تم کیون لڑتے ہو اسکے پیچھے جب یدہشٹر کو
اندرپرست इन्द्रप्रस्थ کا راج ملا تو اونھون نے ارجن کے ساتھ کہا نڈو بن
खाण्डव वन کو جلایا اور جب یدہشٹر نے راج سویگ राज सूय کرنا چاہا تو کرشن جی اور
بھیم نے جاکر جراسندہ जरासन्ध کو مارا جسو یگ مین کرشن جی نے برہمنون کی سیوا
کا کام اپنے ذمہ لیا اور جب یہ بحث ہوئی کہ سب سے پہلے کس کو ارگھہ دیا جاوے تو بھیشم
جی نے سری کرشن جی کو بتلایا اوسوقت جو اوصاف کہ اونھون نے سری کرشن جی کے بیان
کئے وہ اس بات کی دلیل ہین کہ اونکے ہمعصر انکو کیسا جانتے تھے اور کتنا مانتے تھے۔
جب ششپال शिशुपाल نے سری کرشن جی کی مذمت کی تو یہ ہی کہا کہ اگر اس نے پوتنا کو مارا
یا گمیدہ ورشبھہ یا اشو کو مارا یا شکٹ کو گرا دیا یا گوبردہن کو ایک ہفتہ تک ایک انگلی
پر اوٹھائے رکھا اور بہت سا اناج کھا یا تو کونسا تعجب ہے یہ کرشن تو احسان فراموش اپنے
مالک کا بدخواہ ہے اس نے اپنے اِنّ داتا کنس کو مار ڈالا جراسندہ اس سے یون کہکر
نہین لڑا کہ یہ تو راج دروہی (مالک کا بدخواہ) ہے یہ کرشن کی طرف دیکھکر یہ بولا کہ تجھکو شرم
نہین آتی کہ تو رکمنی کو کہ جسکا واگدان مجھسے ہو چکا تھا بیاہ لایا ششپال نے یہ نہین کہا کہ تو
عیاش یا بدچلن ہے اگر یہ باتین کرشن مین ہوتین تو کیا ششپال ایسے موقع پر کہے بغیر
چھوڑتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی لیلا وغیرہ ہین وہ سب بناوٹی ہین صرف یہ سچ ہے
کہ سری کرشن جی بچپن سے ہی بڑے طاقتور صاحب اقبال دیدبہ والے تھے اونھون نے
برج کے بہت سے نقصان پہونچانیوالون کو مار کر اوسکی حفاظت کی وہ شروع سے ہی بڑے
پراوپکاری تھے چنانچہ جب اونھون نے گوبردہن کو اوٹھایا اور گوالون نے اس بات پر تعجب
کرکے کہا کہ تم دیوتا ہو یا گندھرب ہو یا آدی پورش ہو تو اونھون نے یہ ہی جواب دیا کہ اگر تم کو

میرے ساتھ بہنے سے شرم نہین ہے اور تم مجھکو اچھا جانتے ہو تو تم کو اس بات سے
کیا غرض ہے کہ مین کون ہون اگر تم نے مجھسے محبت کرتے ہو تو اپنے بہائیون کیطرح جانو مین
نہ گندھرب ہون نہ دانو ہون نہ یکش ہون مین تمہارا دوست ہون مجھے تم اس سے
زیادہ نہ خیال کرو (وشنو پران ادہیای ۱۳- اشلوک ۱۰ و ۱۱ و ۱۲)

وشنو پران مین راس لیلا کے بارے مین یہ لکھا ہے کہ سری کرشن جی شرد کی سُوہاونی
رات کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور سری بلرام جی کے ساتھ گانا شروع کیا اوس میٹھی آواز
کو سنکر گوپیان اوس مقام پر جہان وہ تھے چلی آئین اور طرح طرح کے گانے گانے شروع
کیئے کوئی تو کرشن کرشن کہکر ہی رہ گئی - کوئی شرم سے اُن کے پاس بیٹھہ گئی - کوئی اپنے گھر
مین ہی کرشن کا دہیان کرنے لگی - کوئی اون کے خیال مین ڈوب گئی - اسی طرح وہ رات
سری کرشن جی نے راس مین بتائی - اگرچہ مہابھارت مین اس راس لیلا کا قطعی ذکر نہین
ہے تاہم وشنو پران مین بہی قصہ ایسا نہین ہے کہ جس سے کرشن کی وقعت مین کچھ فرق
آوے - علاوہ ازین جب سری کرشن بندرابن مین تھے تب اونکی عمر بارہ برس سے
زیادہ نہ تھی تو کیسے ان تمام باتون کا ہوتا اور پہر گورو کے گھر رہ کر برہم چریہ رکھنا ممکن ہو سکتا
ہے - سری کرشن مین شروع سے ہی بڑا انکسار تھا - چنانچہ جب کنس کو مار کر بسدیو دیوکی کے
گھر آئے تو اوہنون نے یہ کہا کہ مین نے بہت سا وقت بغیر آپکی خدمت کے صرف کیا ہے
مگر میرا یقین ہے کہ جو وقت گورو - برہمن - مان - باپ کی خدمت مین صرف کیا جاتا ہے
وہ ضایع نہین ہوتا باقی سب رایگان جاتا ہے - پہر جب اون سے متھرا کا راج لینے کو کہا
گیا تو اوس کا خیال نہ کرکے اوگرسین کو راجہ بنایا اور یہ کہا کہ ہم آپکے فرمانبردار ہین آپ کے
حکم کی تعمیل کرینگے - ہم آزادی پسند جنگل کے رہنے والون کو راج سے کیا کام ہے ان باتون

سے کون کہہ سکتا ہے کہ کرشن جی مین وہ باتین جو شاعرون نے بلا سوچے سمجھے انکی نسبت
کہین ہین موجود نہین اگر کرشن جی مین اعلیٰ درجہ کے اوصاف نہ ہوتے تو بھیشم وغیرہ بڑے
بڑے لایق آدمی اون کی وقعت نہ کرتے بھیشم جی کہتے ہین کہ مین نے بزرگون کی بہت
خدمت کی ہے اور اون سے کرشن کی تعریف اور بڑائی ہی سنی ہے مین کرشن جی کی پوجا
کسی مطلب یا فائدہ کی امید سے نہین کرتا بلکہ اسوجہ سے کرتا ہون کہ اونکو تمام دنیا کے
نیک آدمی پوجتے ہین اور وہ سب کے سکھ دینے والے ہین جیسے دیوتاؤن مین اگنی ہوتر
گایتری [illegible] چہندون مین گائتری آدمیون مین راجہ۔ ستارون مین
چاند۔ ندیون مین سمندر۔ تیج तेज مین آدیتہ आदित्य پہاڑون مین سمیرو
پرندون مین گرور سب سے بڑے ہین ویسے ہی تمام دنیا مین آگے پیچھے اوسکے بیچ مین سری
کرشن جی سب سے بڑے ہین کرشن جی ہی تمام مخلوق کے مالک ہین وہ ہی جگت کے گورو
ہین وہ راجہ ہین وہ ہی دنیا کے دوست ہین چنانچہ مہابھارت سے برابر ثابت ہوتا ہے
کہ یہ سب باتین کرشن جی مین موجود تہین۔ اون سا بہادر اور عقلمند اپنے فرض سے واقف
خودغرضی سے مبرّا اور دون کا فائدہ ہمیشہ مدنظر رکہنے والا نہین ہوا وہ اپنی انصاف پسندی
کو کبہی نہین چہوڑتے تہے اور اپنے عزیزون تک کو بہی اگر وہ قصور کرتے تہے سزا دینے
مین تامل نہین کرتے تہے اونکو اپنی آسایش جسم کی بقا یا فخر مطلق پرواہ نہ تہی جس کام کو
کرتے تہے اوسکو محض دہرم سمجھکر کرتے تہے اوسکے نتیجہ کا خیال نہ تہا دنیا کے تمام کامون
مین مصروف ہوکر بہی اون سے ایسے علیحدہ رہتے تہے جیسے کنول کا پتہ پانی سے
راج دربار مین معاملات ملکی پر مشورہ دیتے ہین۔ لڑائی کے وقت دشمنون کے بیچ مین
جوانمردی کے اظہار مین عقلمند کے جلسہ مین دہرم اور شاستر کے پیچیدہ سے پیچیدہ مباحثون

کو حل کرنے مین غریبون اور بیکسون کی مدد کرنے مین کرشن کی برابر کوئی نہین ہوا مہابھارت
کے ہر لفظ سے ثابت ہوتا ہے اگر دہرم کا سار گیان ہے تو کرشن کا سا گیانی کوئی نہین ہوا
بھگوت گیتا کا ہر لفظ کرشن کو دکھاتا ہے مہابھارت مین جگہہ جگہہ پر جو اوپدیش اونھون نے
کیئے وہ اونکی صفائی قلب کے شاہد ہین اونکا سدہانت یہ تہا کہ اگرچہ گیانی کو کچھہ کرنا ضرور نہین
تاہم اوسکو دنیا کے فائدہ کے لیئے اپنا کام کرنا ضروری ہے انسان کو کام سے کبھی فراغت
نہین ہوسکتی اگر اوسکو سچی بہبودی کی خواہش ہے تو نشکام کرم اور ایکانت کی بھگتی اور گیان
کے ذریعہ سے آتما کو سب مین اور سبکو اپنے آتما مین دیکھے -

"اگر کوئی یہ کہے کہ کرم سے زیادہ کوئی چیز ہے تو مین اوسکو چھوٹا سمجھتا ہون کام کرنے سے ہی
دیوتاؤن کی جیت ہوتی ہے سدہون کو سورگ وید کے پڑہنے اور تپ اور کرم سے ملتا ہی
دہرم ارتہہ اور کام کے لیئے تمام عاقل کرم کرتے ہین لیکن دہرم کے تابع ارتہہ اور کام کو کرنا مناسب
ہے ظاہری چیزون کے چھوڑنے سے موکش نہین ملتی بلکہ جب دل سے تیاگ (ترک) ہوتا
ہے تب ہی ملسکتی ہے جو آرام کہ باہر کی چیزون کے چھوڑنے سے دنیا مین پھنسے ہوئے لوگون
کو ہوتا ہے وہ ہمارے دشمنون کو ہو[2] دو حرفون مین موت اور تین مین برہم ہے مم मम
مین موت اور نرمم निर्मम مین برہم ہے برہم اور موت دونون انسان کے اندر ہر وقت
موجود ہین دونون مین ہر وقت لڑائی رہتی ہے ایسے انسان کو کہ جس نے مم کا خیال چھوڑ
دیا ہے تمام دنیا کے راج کرنے سے بھی کچھہ نقصان نہین پہونچتا جو انسان کہ جنگل مین رہکر پھول
پھل کہاتا ہے اگر دنیا کی چیزون کی محبت اوس کے دل سے دور نہین ہوئی ہے تو وہ ہمیشہ
موت کے منھہ مین ہی رہتا ہے - تمام شاستروں کا خلاصہ یہ ہے کہ نیک برتاؤ سے ہی
برہم ملسکتا ہے تمہارا دشمن تمہارے اندر موجود ہے وہ تمکو دکھائی نہین دیتا اوس کے جیتنے

کیواسطے کسی ہتیار کی ضرورت نہین ہے نہ کسی سپاہی یا دوست کی وہ صرف اپنی کوشش
سے ہی جیتیا جاسکتا ہے یہ دشمن من (نفس) ہے اسکو جیتو اسکے جیتنے سے ہی موکش
ملیگی جسکی زبان ہر وقت قابو مین ہے جو سب کا دوست ہے جسمین برداشت کرنے کی
طاقت ہے جو اپنے نفس پر قادر ہے جو خوف اور غصہ سے مبرا ہے جو سب کو اپنی آتما
جانتا ہے جسکو دنیا کی وقعت اور بے وقعتی کا خیال نہین ہے جو تکلیف آرام موت زندگی
مین یکسان ہے جسکی نظر مین دوست اور دشمن برابر ہین جو محض وقت کا منتظر ہے اپنے
ارادہ مین مضبوط اور قایم ہے وہ ہی موکش پاویگا" جیسے سری کرشن جی کے مقولے تہے
ویسے ہی وہ خود بہی تہے۔ کوروؤن کی سبہا مین جب دریودہن نے اون کو قید کرنا چاہا
تو بالکل نہ ڈرے اور ہنسکر کہا کہ یہ لوگ اگر میرے ساتہ کوئی زیادتی کرنا چاہتے ہین تو مین
اونکو ابہی سزا دیسکتا ہون لیکن مجہکو ایسا کرنا مناسب نہین ہے مین دیکہتا ہون ہے نہین دلہگا
دیکہون کہ یہ مجہپر اپنا کتنا زور چلاتے ہین یہ اپنا تمام زور چلالین مجہکو اکیلا نہ جانین۔ پہر جب
ارجن کے سارتہی بنکر رتہ ہانکا تو لڑائی کے بیچ مین ارجن کے گہوڑے کہلوا دئے اور آپ
اونکی خدمت ایسے اطمینان سے کرنے لگے کہ گویا وہ عورتون مین بیٹہے ہین چارونطرف
سے تیرون کی بوچہار ہو رہی تہی دشمن حملہ کر رہے تہے مگر کرشن جی کے دلمین ڈر کہان تہا۔
جبکہ لڑائی ختم ہوگئی اور گاندہاری نے اونکو شاپ دیا اور کہا کہ تم ہی اس تمام فساد کے
باعث ہوئے اگر تم چاہتے تو اسکو روک سکتے تہے مگر تم نے ایسا نہین کیا اس لئے تم جنگل
مین آج سے چہتیس برس بعد اپنے تمام خاندان اور دوستون کا ناش دیکہکر مروگے تو کرشن
نے جواب دیا کہ میرے سوا اور کوئی ایسا نہین ہے جو یدوونشی خاندان کا ناش کر سکے مین
یہ اچہی طرح سے جانتا ہون مگر مین خود ہی اوسکے شروع کرنے کی کوشش کر رہا ہون تم نے یہہ

شاپ دیکر میرے کام مین میری مدد کی پہر جب یدہشٹر نے راج پاکر کرشن کی استوتی کی اور
کہا کہ آپکے اقبال سے مجہے راج ملگیا تو اونہون نے کچہہ جواب نہ دیا کیونکہ اوسوقت دہیان
مین تہے اور جب یدہشٹر نے بہت پوچہا تو اونہون نے ہنسکر یہ کہا کہ بہیشم میرا دہیان کر رہا
تہا اور مین بہی اوسکے دہیان مین مصروف تہا۔ جب پانڈو بنس کا ناش ہونے کو تہا اور
اسوقت تہا ما अश्वत्थामा کی استر अस्त्र سے جلا ہوا ابہی منیو अभिमन्यु کا لڑکا
مرا ہوا پیدا ہوا تو کرشن جی نے لڑکے کی ماں سے کہا کہ تم فکر نہ کرو مین نے کبہی مذاق سے
بہی جہوٹ نہین بولا نہ کبہی لڑائی مین منہہ موڑا۔ اگر دہرم اور برہمن مجہکو پیارے ہین اور
ست اور دہرم میرے اندر موجود ہین تو لڑکا جی اوٹہے چنانچہ لڑکا فوراً جی اوٹہا اور وہی راجہ
پریچہت ہوا۔ بہگوت گیتا مین سری کرشن جی کا نہ صرف اوپدیش ہے بلکہ اوسکا ہر لفظ
یہ بتلاتا ہے کہ وہ کیسے تہے اور کون تہے وہ کہتے ہین کہ جاہل مجہکو انسان سمجہتے ہین
میری اصلیت سے واقف نہین مین سب کا آتما ہون جو کچہہ ست اور است ظاہر اور
پوشیدہ ہے وہ سب مین ہی ہون۔ مین ہی دنیا کے قایم رکہنے کو جگ جگ مین جب
دہرم کو نقصان پہونچتا ہے جنم لیکر دہرم کو از سر نو قایم کر دیتا ہون۔ مین ہی تمام دنیا کو رچتا
ہون مگر اوسمین محو نہین ہوتا مجہکو تینون لوک مین کوئی کام کرنا یا مطلب حاصل کرنا باقی نہین ہے
تاہم مین دنیا کے قایم رکہنے کو اپنے کام سے غافل نہین ہون مین ہی اونکو جو میرا بہجن کرتے
ہین موکش دیتا ہون ہمیشہ میرا ہی دہیان کرو مجہہ مین ہی دل لگاؤ۔ میری ہی پوجا کرو سب
دہرمون کو چہوڑ کر میرے پاس آؤ۔ مین تم سے اقرار کرتا ہون کہ تم مجہہ مین ملجاؤ گے یہان پر
لفظ مین سے سری کرشن اپنے جسم اور اسم سے مراد نہین لیتے تہے بلکہ برہمہ یا پرم آتما سے
اونکی مراد تہی اور اونکا یہ سدہانت تہا کہ عارف کامل جسنے اپنی آتما کو جان لیا اوس مین اور

ایشور مین کوئی بھید نہین رہتا وہ ایشور روپ ہی ہو جاتا ہے - کرشن جی کی اخیر وقت مین
جو حالت ہوئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی حالت سے کیسے باخبر تھے اونکو
معلوم تھا کہ ہمارا دنیا سے چلے جانے کا زمانہ آگیا ہے اور جس کام کے لئے ہم آئے تھے
وہ پورا ہو گیا ہے اب چلنا چاہئے اوسوقت مین یادون यादवों مین شراب
خواری اور زناکاری بہت بڑھ گئی تھی چنانچہ پربھاس مین جاکر سب یدوبنشی آپس مین لڑمرے
اور جب داروک نے آکر کہا کہ سب یادو مر گئے تو کرشن نے مطلق افسوس نہ کیا اور جنگل
مین جاکر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے وہان پر جب وہ سمادھی مین تھے تو ایک بھیل
نے ہرن جانکر اونکے پاؤن مین تیر مارا مگر کرشن جی تو اپنے آتما مین لے ہو رہے تھے تیر لگتے
ہی جسم کو چھوڑ کر اپنے سچے روپ مین جا ملے - یہ کرشن کی مختصر سی سوانح عمری ہے جو کہ مہابھارت
مین پائی جاتی ہے اگر اس پر یہان کے لوگ غور کرین تو کرشن بھگوان ہی ہین اس بات کو
بالکل سچ پاوین گے - ہندوستان کی کیا تمام دنیا کی تواریخ مین ایسا کوئی شخص نہین ہوا کہ
جس مین سب اوصاف موجود ہون جتنے اوتار یا بڑے لوگ ہوئے ہین وہ ایک ہی
صفت سے موصوف تھے کوئی علم مین کوئی ویراگ مین کوئی بہادری مین کوئی گیان مین
اور کوئی عقل مین بڑا ہوا لیکن سب اوصاف کرشن جی ہی مین تھے - پس تبا ہی انہین یوگیشر
کہو چاہے پرم پورش کہو چاہے بھگوان کہو سب سچ ہے - جن لوگون نے ان کے سچے
اوپدیشون کی تقلید کی ہے اونکی دنیا و عقبی مین ترقی ہوئی ہے - بھگوت گیتا گرہست کے
لئے جو دنیاوی کامون مین بالکل پھنسا ہوا ہو ویسی ہی کار آمد ہے جیسے کہ جنگل مین رہنے
والے تیاگی سنیاسی کے لئے وہ دونون کو پرم پد پر پہنچا دیتی ہے - کرشن جی اصل مین پورے
تیاگی تھے باہر سے وہ سب کام کرتے ہوئے اندر [illegible] تھے

یہ ہی اونکی زندگی کا مطلب تہا- اگر ہندوستان اونکی پاکیزہ زندگی کو اپنے مدنظر رکہکر
چلے تو اوس کی بہبودی مین کوئی شک نہین ہے خاص وعام کی ترقی ہو کر ملک جیسا تہا
ویسا ہی پہر ہو جاوے -

رامائن اور مہابہارت کے زمانون مین ملک کی حالت کو مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ
مہابہارت کے وقت مین دہرم اور ست مین بمقابلہ رامائن کے ضرور کمی ہوگئی تہی رامائن
کے وقت مین نہ اُتنے شہر تہے نہ اوتنی آبادی تہی نہ آریہ لوگ ایسے پہیلے ہوئے تہے
جیسے کہ مہابہارت کے وقت مین تہے تاہم مہابہارت کے زمانہ مین بہی ست بہت تہا
اور ملک کی دولت تو بہت ہی بڑہ گئی تہی- راجہ یدہشٹر کی سبہا کا جو ذکر سبہا پرب مین آیا
ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کتنا مالدار تہا- ویاس جی کے کلام مین ممکن ہی کہ کچہہ
شاعری مبالغہ ہو تاہم ملک کی حالت کے نہایت درجہ پر رونق دار ہونے مین کوئی شبہ نہین
ہے- ویاس جی مہاراج کہتے ہین کہ راجہ یدہشٹر کی سبہا مین سونے کے کہمبہ لگے ہوئے تہے
وہ پانچہزار بالشت کے تہے اوس مین ایک تالاب بلور کا ایسا بنا ہوا تہا کہ دیکہنے والون
کو دہوکہ ہوتا تہا کہ آیا زمین ہے یا پانی اور لوگ اوسکو خالی جگہہ سمجہکر گر پڑتے تہے اسّی ہزار
سناتک برہمن کہ جنکی خدمت کے لئے تیس تیس داسیان مقرر تہین- راجہ یدہشٹر کے یہان
روز بہوجن کرتے تہے اور اُنکے سوای دس ہزار اور برہمن کہانا کہاتے تہے اور جب سب
کہا چکتے تہے تو سنکہہ بجتا تہا راجہ کے یہان ڈہیر کے ڈہیر ہیرے وجواہرون کے محصول
مین آتے تہے- ہاتہی گہوڑے اونٹ کپڑے اور سونے کا تو کچہہ ٹہکانا ہی نہین تہا- یدہشٹر
کا دارالسلطنت تمام دنیا کا خلاصہ تہا اور خیرات کی یہ حالت تہی کہ مہارانی دروپدی جبتک
کہ سب اندہے- لولے- لنگڑے کہا نہین لیتے تہے بہوجن نہین کرتی تہین (سبہا پرب ادہیاے ۵۲ و ۵۳)

اوسکو ملک کی تمام آمدنی اور خرچ اور حساب سے پوری واقفیت تھی کوئی نوکر ریاست کا ایسا نہین تھا کہ جسکی حالت سے وہ بیخبر ہو لوگ اپنے دہرم کرم برابر کرتے تھے پنچ مہا یگ برابر کئے جاتی تھی بید ہنستر کرشن وغیرہ صبح ہی اشنان سندہیا اگنی ہوتر وغیرہ کرکے روزمرہ کے کام مین مصروف ہوتے تھے بغیر دیوتاؤن اور برہمنون اور اتیتہون کو پوجے کوئی شخص بہوجن نہین کرتا تھا لڑائیون مین لوگ اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنکر جاتے تھے راجاؤن کے لشکرون مین ڈیرے خیمے اوسی سیاق سے پڑتے تھے جیسے کہ آجکل پڑتے ہین مہابھارت کی اودیوگ پرب سے پایا جاتا ہے کہ دونون کے لشکرون کو کشیتر مین سیکڑون ہزارون ڈیرے تھے اور وہ پانچ یوجن تک پہیلا ہوا تہا اور اوس مین ہر قسم کے کھانے پینے کا سامان اور ہر قسم کے کاریگر اور انتظام کرنے والے موجود تھے لوگ لوہے کے زرہ بکتر اور سونے کے کنڈل پہنتے تھے سپاہ مین پیدل ہاتھی گھوڑے ہوتے تھے تیر کمان تلوارین توپین برچھی بھالے وغیرہ ہتیار کام مین آتے تھے فن سپاہ گری بڑی ترقی پر تھا لوگ ہاتھیون پر رتھون پر گھوڑون پر لڑتے تھے لشکرون مین بیول ویسے ہی بولا جاتا تھا جیسے کہ آجکل ہیاوقیون مین بولا جاتا ہے اور مختلف راجہ اپنی اپنی سپاہ کی وردی اور نشانات تمیز کے لئے مختلف رکھتے تھے راجہ لوگ قبل لڑنے کے آپس مین لڑائی کے قاعدے مقرر کرلیا کرتے تھے چنانچہ مہابھارت مین یہ قاعدہ مقرر ہوا تھا کہ برابر کے آدمی ہی آپس مین لڑین اور اگر وہ بخوبی لڑکر ہٹ جاوین تو کوئی مزاحمت نکرے جو جس سواری پر ہوتا تھا وہ اوسی سواری کے شخص سے لڑتا تھا ہاتھی والا ہاتھی والے سے اور پیادہ پیادے سے اور سوار سوار سے کوئی لڑنے والا دوسرے پر یکایک بلا اطلاع دئے حملہ نہین کرتا تھا بلکہ لوگ اپنے نام و نشان بتلاکر لڑتے تھے بار برداری یا سواری کے ہانکنے والون

یا باجے سجانے والون پر کوئی حملہ نہین کرتا تہا لڑائی مین جیسے بہادرون کی گرج سنائی دیتی تہی ویسے ہی اون کے زیورون اور ہتہیارون کی چمک سے چکاچوندہ آتی تہی تیراندازی خاص فن تہا یہانتک کہ تیر مار کر زمین سے پانی نکالسکتے تہے چنانچہ ارجن نے اپنے تیرون سے بہیشم جی کے لئے بان گنگا پیدا کرکے اون کو پانی پلایا (بہیشم پرب ادہیاء ۱۲۳)۔ راجہ نہ صرف فن سپاہ گری مین تعلیم پاتے تہے بلکہ گہوڑون کو ہانکنے اور انکی خدمت کرنے سے بہی واقف ہوتے تہے ایک دوسرے کی رتہہ کے ہانکنے مین کوئی شرم نہین ہوتی تہی بچپن سے ہی راجاؤن کے لڑکے ایسی تعلیم پاتے تہے کہ وہ ادہر عاقلون مین عزت پاوین اودہر دشمنون کے بیچمین جاکر بیدہڑک کٹ مرین اور جیسی تعلیم کہ مردون کو ہوتی تہی ویسی ہی عورتون کو بہی ہوتی تہی چنانچہ کُنتی نے راجہ یدہشٹر کو یہ پیغام بہیجا کہ وہ وقت جسکے لئے چہتری کی عورت لڑکا جنتی ہے اب آگیا ہے کچہہ کارنمایان کرو۔ پردیکا رواج کم تہا چنانچہ گندہاری وغیرہ رانیان سبہا مین آکر راج کے کامون مین مشورہ دیتی تہین۔ دمینتی ساوتری۔ دروپدی وغیرہ کے ذکر پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی مین صغرسنی کا رواج نہین تہا۔ سویمبر برابر ہوتا تہا۔ برہمن اپنا زور دکہلانے لگے تہے مگر چہتری اون کو کبہی مانتے تہے کبہی نہین مانتے تہے رشی اور قومون کو اوس حقارت کی نگاہ سے جس سے کہ برہمن بعد مین دیکہنے لگے نہین دیکہتے تہے۔ تپ۔ گیان۔ علم کی چاہے کہین ہون برابر تعظیم ہوتی تہی۔ شودر بہی برہمنون کو برہم ودیا سکہلاتے تہے چنانچہ ون پرب ادہیای ۲۰۷ لغایتہ ۲۱۶ مین ایک قصاب نے ایک برہمن کو دہرم وغیرہ مین تعلیم دی۔ رشی اس بات کا امتحان کرتے تہے کہ آیا راجہ اپنی رعایا پر منصفانہ حکومت کرتے ہین یا نہین راجاؤنکی سبہاؤن مین جاکر اون سے نہایت تفصیل کے ساتہہ اون کے ملک کے حالات دریافت کرتے تہے اور

اون کے قصوروں کے ظاہر کرنے مین کبہی نہین چوکتے تہے مصیبت زدون کو تسلیّ
اور مدد دینا رشیون کا خاص کام تہا۔ راجہ اور رعایا مین بڑی محبت تہی۔ راجہ آپس مین
لڑتے تہے مگر اپنی رعایا پر منصفانہ حکومت کرتے تہے۔ سمندری سفر منع نہین تہا مہابہارت
مین نارد جی وغیرہ رشیون کا سمندر سے جانا پایا جاتا ہے اور شویت دیپ श्वेतद्वीप
کہ جہان نارد جی گئے تہے آجکل اٹلی کہلاتا ہے (موکش دہرم ادہیای ۳۲۹)۔ اور
کشیپ ہرد جسکو کیسپین سی (Caspian Sea) کہتے ہین اور یورپ مین ہے
اوس کا ذکر مہابہارت مین ہے۔ کہانے پینے کی وہ قیدین جو اب ہین نہین تہین دوِج
یعنی برہمن۔ چہتری۔ ویش ایک دوسرے کے ہاتہہ کا پکا ہوا بہوجن کہاتے تہے۔
(انوساشن پرب ادہیای ۱۳۵) گوشت کہانا روا تہا مگر وہ لوگ جو گیان اور تپ کیطرف
راغب ہوتے تہے گوشت کو چہوڑ دیتے تہے شراب خواری بہت کم تہی۔ دان۔ پُن۔
بہت ہوتا تہا انّ یعنی غلہ اور گئو اور زمین وغیرہ کا دان بڑا سمجہا جاتا تہا گئو دان کی مہاشاسترون
مین بہت ہے۔ شرادّہون مین صرف وہ لوگ بلائے جاتے تہے جو اپنی لیاقت سے
مشہور ہون جو سامان شرادّہون مین اب دیا جاتا ہے ویسا ہی اوس وقت مین بہی دیا
جاتا تہا مگر لئیق آدمیون کو لوگ بڑے بڑے برت کرتے تہے بعض بعض رشی ایک مہینہ
تک برت رکہتے تہے تیرتہہ جاترا کا رواج برابر تہا۔ پُشکر۔ پریاگ۔ کورکشیتر۔ ہردوار۔
جسکو گنگا دوار کہتے تہے کیلاش وغیرہ بڑے بڑے تیرتہہ مانے جاتے تہے ہمالیہ کی اُشرون
کی سورگ سے مشابہت دیجاتی تہی گنگا جی کا مہاتم بڑا تہا اور مہابہارت مین یہ ہی کہا گیا ہے
کہ کورکشیتر۔ پُشکر۔ گنگا مین اشنان کرنے سے سب پاپ دُور ہو جاتے ہین مگر دل کی صفائی
سب سے بڑا تیرتہہ رکہا گیا تہا۔ دیوتاؤن کے مندر تو نہین تہے مگر شیو جی۔ وشنو جی اور سورج

کی پوجا ہوتی تھی۔ دوادشی کے برت کا بڑا اہتمام تھا اور ہر مہینہ اوس برت مین سری وشنو جی کی پوجا کی جاتی تھی (انوشاسن پرب ادھیای ۱۰۹) اور سب مہابھارت سے یہ ہی پایا جاتا ہے کہ دہرم کا برتاو اصلی ہوتا تھا نہ زبانی اور برابر یہ کہا گیا ہے کہ اپنے دہرم کو کبھی اپنی زبان سے ظاہر مت کرو نہ دیوتاؤنکی پوجا کا فخر کرو گوروون کی سیوا کرو مگر کبھی اوس پر نازمت کرو اور ہمیشہ اپنا پرلوک سدہارنے کا خیال رکھو۔

ہندوستان کی پورانی تاریخ۔ اس ملک کی حالت قدیم کا مختصر بیان جو اوپر کیا گیا ہے اوس سے ثابت ہوگا کہ یہان پر سلسلہ وار ترقی اور تبدیلی ہوئی۔ یورپ کے لوگون کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان مین کوئی تاریخ ہی نہین ہے جو کچھہ ہے وہ قصہ کہانی ہے مگر شاسترون سے یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے یہان کے لوگ بیشک چھوٹی چھوٹی باتون کو اوس تفصیل کے ساتھہ جیسے کہ اور ملکون کے لوگ لکھتے تھے نہین لکھتے تھے مگر یہان کی تہذیب کا سلسلہ وار درجہ بدرجہ ترقی پانا اور پھر درجہ بدرجہ گھٹنا برابر پایا جاتا ہے ہندو سنسار کو انادی مانتے ہین اور اون کے تقسیم وقت اور جوتش شاستر سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو دنیا کی حالت کا بمقابلہ اور قومون کے کتنا پورا علم تھا اور اون کے نتایج بہت کچھہ مغربی اسٹرونومی Astronomy اور جیولوجی Geology وغیرہ سے درست پائے گئے ہین۔ شاسترون مین چار جگ یعنی ست جگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ اور کلجگ قایم کئے گئے ہین اور شروع تقسیم وقت اس طرح پر ہے کہ پندرہ نمیش निमेष (پلک مارنا) کی ایک کاشٹا काष्ठा۔ تین کاشٹا کی ایک کلا कला ۳۰ ۱/۱۰ کلا کا ایک مہورت मुहूर्त تیس مہورت کا ایک دن رات تیس دن رات کا ایک مہینہ۔ بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے سال کے دو حصے

ایک اوتراین उत्तरायण اور دوسرا دکشناین दक्षिणायन اور مہینہ کے
بھی دو حصے ایک شوکل پکش शुक्ल पक्ष دوسرا کرشن پکش कृष्ण पक्ष سوکل پکش
پیتروں کا دن اور کرشن پکش رات ہے اوتراین دیوتاؤں کا دن اور دکشناین اون کی
رات ہے دیوتاؤں کے ایک دن رات کے حساب سے اڑتالیس ۴۸ سو برس کا ست جگ
معہ اوسکی صبح اور شام یعنی سندھیاؤں کے چھتیس ۳۶ سو برس کا تریتا چوبیس ۲۴ سو برس کا دواپر
بارہ ۱۲ سو برس کا کلجگ ہوتا ہے۔ ایک ہزار جگ کا ایک دن برہما ब्रह्मा کا ہوتا ہے
اور اتنی ہی اونکی رات ہوتی ہے دن مین تو دنیا کا ظہور اور رات مین لے یعنی فنا ہوتی
ہی۔ پھر دن کے شروع مین ظہور اور رات مین فنا ہوتی ہی اسیطرح پر یہ دنیا مثل چکر کے چلتی رہتی ہی۔ یہ
باتین خیالی نہین ہین بلکہ عارفون کے تجربہ سے اصلی ثابت ہوئی ہین ست جگ مین سب لوگ
تندرست فارغ البال چارسو برس کی عمر کے ہوتے ہین تپ (ریاضت) ہی بڑا مانا جاتا ہی۔ دہرم
کے چارون پاؤن برابر ہوتے ہین تریتا مین جب دہرم ایک حصہ کم ہوجاتا ہی تو عمر تین سو برس
کی رہجاتی ہی اور گیان (علم باطنی) پر زیادہ توجہ ہوتی ہی۔ پھر دواپر مین جب دہرم کے ۲ دو حصے
کم ہوجاتے ہین تو عمر دو سو برس کی رہ جاتی ہے اور یگ اور پوجا پاٹ ہی بڑی مانی جاتی
ہین۔ پھر کلجگ مین جب عمر کا کچھ ٹھکانا نہین رہتا اور دہرم کا صرف ایک حصہ ہی باقی رہتا ہے
تو دان ہی بڑی چیز گنی جاتی ہے ست جگ مین لوگ ایک برہم مین ہی نشٹھا (عقیدہ)
رکھنے والے ہوتے ہین رگ۔ سام۔ یجر وید۔ یگ وغیرہ کو نہین مانتے۔ تریتا مین لوگون
کو دہرم کی طرف مائل کرنے کو بہت سے مہاتما پیدا ہوتے ہین اور ویدون کی تقسیم اور
ورن آشرم کے دہرم قایم کرکے اون پر عمل کراتے ہین دواپر مین یہ اوبہی گھٹنے لگتے ہین
اور کلجگ مین کہین نظر آتے ہین اور کہین نہین تاہم کلجگ مین سے ست جگ کے دہرم

ایسے مہاتماؤن مین جنہون نے اپنے دلکو جیت لیا جو تپ اور وید مین نشٹھار کھتے ہین دکھائی پڑتے ہین۔ یہ حالت یگون کے مہابھارت کی بھیشم پرب کے ادہیای ۱۰ - اور موکش دہرم کے ادہیای ۲۳۲ و ۲۳۳ مین لکھی گئی ہے اگر ایسی حالت کو انگریزی موٗرخون کے لحاظ سے بہی دیکھا جاوے تو شروع سوسائٹی کا کہ جب آریہ لوگ کورو پانچال ولیش (پنجاب اور اوسکے پاس کے ملک) مین آئے تہے ست جگ ہوسکتا ہے اوس مین بہی وہ تپ اور برہم گیان جو اپنشدون مین دکھایا گیا ہے پورا رائج تہا۔ نگر اور شہر تہوڑے سے تہے لیکن ست اور دہرم پورا تہا پہر ویدون کی تقسیم اور سوترکارون اور راماین کی تصنیف کا زمانہ ترتیا ہوا اوسی زمانہ کے قریب منو وغیرہ مہاتما بہی ہوئے پہر دواپر مین جب دہرم کی اور بہی کمی ہوگئی تو سری کرشن جی نے اوتار لیا اور مہابھارت ہوئی اوس کے بعد پندرہ سو یا سولہ سو برس قبل از مسیح کلجگ آیا۔ ہندوؤن کے خیال کے بموجب اب کلجگ کا پہلا چرن یعنی پاؤن ہے۔ یورپ کے موٗرخون کا یہ خیال ہے کہ راماین کی تصنیف پانسو برس قبل از مسیح ہوئی اور مہابھارت بہی پانچوین صدی قبل از مسیح مین لکھی گئی مگر شاسترون سے یہ خیال درست نہین پایا جاتا۔ وہ راماین کا ترتیا مین اور مہابھارت کو دواپر کے آخر مین ہونا برابر بتلاتے ہین اور ان دونون اتہاسون کی عبارت اور مضامین کے مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ شاسترون کا کہنا درست ہے راماین مین مہابھارت کے کسی شخص یا واقعہ کا ذرا بہی ذکر نہین ہے اور مہابھارت مین رامچندر جی وغیرہ کی کتھا پوری دی ہوئی ہے رامایین مین وہ دقیق مسئلے دہرم یا شاستر کے جو مہابھارت مین ہین نہین ہین پس مہابھارت ورامایین ایک زمانہ کی نہین ہوسکتین۔ برخلاف اس کے ستارون کی گردش کے لحاظ سے مہابھارت سولہوین صدی قبل از مسیح ہوئی اور اوسکا

ذکر پانینی पाणीनि کے اشٹھادھیای अष्टाध्यायी مین ہے اور پانینی بارہوین
یا تیرہوین صدی قبل از مسیح ہوئے رامائن کا ذکر پانینی رشی نے نہین کیا اسلئے رامائن ضرور
مہابھارت سے پہلے کی ہے مگر اوس کی ٹھیک تاریخ کا پتہ شاسترون سے نہین لگتا پس
مغربی مورخون کا یہ کہنا کہ ہندوستان کے لوگون کی تہذیب چھہ ہزار برس سے زیادہ کی نہین
ہے درست معلوم نہین ہوتا بعض ہندوستانی مورخون کا بھی یہ خیال تھا کہ مہابھارت ۱۱۹۴
برس قبل از مسیح ۱۴- اکتوبر سے ۳۱- اکتوبر تک ہوئی اور اُن کے بعد کلجگ شروع ہوکر ۱۲۰۰ سو
برس تک رہا اب دواپر ہے (دیکھو وی گوپال آئیر کی کرانولوجی آف اینشینٹ انڈیا)
یہ ایک شبہ کی بات ہے اور شاسترون سے ثابت نہین ہوتی تاہم ہمنے شروع سے
پانسو برس قبل از مسیح زمانہ قدیم قایم کرکے ملک کی حالت جو اوس وقت مین تھی دکھلانے
کی کوشش کی ہے اب جو کیفیت بیان کی جاویگی اوس مین ہندوستان اور یورپ کے
مورخون کی تاریخون مین اختلاف ہونا ممکن ہے مگر ملک کی حالت مین زیادہ تر اختلاف
نہین ہے۔

باب دوم

ہندوستان بدہ بہگوان ورپودہ راجاؤنکی عہد مین

پانسو برس قبل از مسیح تا ۵ سنہ عیسوی

بدہ بہگوان - مہابھارت کے بعد ہندوستان کی حالت بگڑتی گئی اور دن بدن خرابی بدنظمی - جہالت مین ترقی اور دہرم مین کمی ہوئی - مختلف مذہب جاری ہوگئے برہمنون کا زور بہت بڑہ گیا مگر وہ بہی کرم کانڈ کے گہرے گڈہے مین گرکر اصلیت سے بیخبر ہوگئے یہ حالت قریب ایک ہزار سال کے رہی پہر بدہ بہگوان مسیح کے پانسو سال قبل کپلاوستو مین پیدا ہوئے اور اُن کے ذریعہ سے دہرم پہر زندہ ہوا - بدہ بہگوان جن کا نام سدہارتہ सिद्धार्थ تہا پانسو برس قبل از مسیح راجہ شدہودن کے گہر مین پیدا ہوئے رانی یشودہارا سے اونکی شادی ہوئی ۲۹ - برس کی عمر تک اونہون نے کچہہ نہین کیا اور اُن کے باپ نے اس خیال سے کہ جیسا جوتشیون نے کہا تہا یہ چہوڑ کر نہ چلے جاوین اونکو ایک باغ مین بند رکہا مگر اونہون نے بازار مین پہلے ایک بوڑہے آدمی کو پہر ایک بیمار کو پہر ایک لاش کو اور آخر مین ایک سادہو کو دیکہکر دنیا کی حالت کو معلوم کیا اور یہ خیال کرکے کہ یہان پر سوائے دکہ کے سکہہ نہین ہے ایک رات اپنی عورت اور لڑکے کو چہوڑ کر جنگل کی راہ لی - سب سے

پہلے وہ بمبسار बिंबसार راجہ کے دار الخلافت راج گرہ مین پہونچے اور وہان پر
آرک اور اودرک دو سادہوؤن سے درشن شاستر پڑہا مگر طبیعت کو اطمینان نہ ہوا اور
ارووِیل उरुवेला کے جنگل مین جاکر چہ برس تک بہت سخت ریاضت کی کہ جس سے بدن
سُوکہہ کر کانٹا ہوگیا اُس پر بہی اونکی طبیعت کو سکون نہ ہوا اوپر اونہون نے کہانا پینا پہر شروع
کر دیا اِس پر اونکے پانچون شِشّ چہوڑ کر چلے گئے مگر سدہارتہ جی اسی تلاش مین رہے کہ مجہے
موکش کا راستہ کسی طرح سے ملے چنانچہ اونہون نے گیا مین جاکر ایک درخت کے نیچے جو بعد
کو بودہی درخت کے نام سے تمام دنیا مین مشہور ہوا پہر تپ کیا اور مختلف قسم کے خیالات کو
جنکو للت وستر مین مار मार یعنی قاتل کی فوج بیان کی گئی ہے دل سے ہٹاکر دس
گہنٹے کے بعد گیان اور بارہ گہنٹہ مین دویہ درشٹی दिव्य दृष्टि حاصل کی مگر وہ اس جگہہ
سے نہ اوٹہے اور سمادہی مین ہی بیٹہے رہے اور اگلے روز جب اُن کے دل سے تمام میل دُور ہو
گیا تو اونہون نے یہ جانا کہ "مین نے انیک جنمون مین اِس عمارت یعنی جسم کے بنانیوالے کو
تلاش کیا مگر وہ نہ ملا اب مین نے اوسکو پالیا بار بار جنم لینا اور مرنا بڑا دُکہہ دائی ہے اب
یہ میرے لئے پہر گہر نہ بناویگا مین نے اوسکے کہمبے توڑ دئیے اب مین نروان مین پہونچگیا اور تمام
خواہشات دل سے دُور ہوگئین - مین نے چار چیزون کو اصلی پایا (۱) تکلیف (۲) باعث
تکلیف (۳) اوسکا رفع کرنا (۴) رفع کرنے کا ذریعہ - (۱) پیدائش - موت - بیماری
طبیعت کے نامناسب چیزون کے آنے اور مناسب کے جانے سے تکلیف ہے -
(۲) خواہش یا طمع باعث تکلیف ہے (۳) وہ بذریعہ گیان کے رفع ہو سکتی ہے -
(۴) اور وہ گیان خواہشات کے دُور کرنے سے ملیگا" اِس گیان کو حاصل کرکے وہ گیا
سے بنارس مین آئے اور وہان پر اپنا مذہب عوام مین پہیلانا شروع کیا پہلے اونکے مقلد

itsurdu.blogspot.com

بہت تھوڑے تھے پھر رفتہ رفتہ بہت بڑھ گئے بہت سے راجا مثل بمبسار کے اُن کے
مقلد ہو گئے۔ تیس برس تک اونہوں نے یہی کام کیا اور دوسرون کو فائدہ پہونچانے
اور اپنے نفس کو مارنے کا نمونہ دکھایا۔ اسّی برس کی عمر تک وہ اس دنیا مین رہے اور آخر
مین اپنے ششیون سے یہ کہکر کہ "سب چیزون کو فنا ہے خود اپنے موکش کو اپنے آپ حاصل
کرو" نروان کو پراپت ہوئے اونکے بعد اونکے مذہب کی از حد ترقی ہوئی اور وہ ہندوستان
مین بہت پھیلا۔ بہت سے بدھ مذہب کے راجا بڑے طاقتور ہوئے اور اب بھی مردم شماری
سے معلوم ہوا ہے کہ کل انسان مین سے تیرہ فیصدی ہندو اور ساڑھے بارہ فیصدی مسلمان
اور چالیس فیصدی بدھ مذہب کے لوگ ہین۔ بدھ بھگوان کو لوگ ناستک کہتے ہین مگر
سری کرشن اور بدھ بھگوان دونون ایشور کے اوتار شاسترون مین کہے گئے ہین پھر اونکی
سدھانت سری کرشن کی سدھانتون سے کیسے الگ ہوسکتی تھی دھم پاد चमपाद اور
للت وستر بدھ مذہب کی کتابون سے پایا جاتا ہے کہ واسنا वासना کا ناش ہی
موکش کا دروازہ ہے اور نروان وہ پد ہے کہ جہان خواہشات فنا ہو کر سکھ دکھ یکسان
ہو جاوین۔ اور انسان اپنے آپ مین قیام پذیر ہو کر جنم مرن سے چھوٹ جاوے۔ یہی
اوپدیش سری کرشن جی کا بھی تھا۔ بدھ بھگوان کہتے ہین کہ اپنی کوشش پر بھروسہ کرکے خود
اپنی موکش کو ڈھونڈو واسنا वासना یعنی خواہشات کے رہنے کا نام ہی دکھ ہے
واسنا کا ناش ہی سکھ ہے یہی سدھانت اوپنشدون کا بھی ہے (۱) نیک عقیدہ
(۲) نیک ارادہ (۳) نیک کلام (۴) نیک کام (۵) نیک معاش (۶) نیک
کوشش (۷) نیک دلی (۸) نیک عبادت۔ یہی آٹھ چیزین بدھ بھگوان نے سب
کو بتلائین وہ کہتے ہین کہ سب مخلوق یکسان ہین اور موکش کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے

جسم کو تکلیف دینے کی یا بڑے تپ اور کرم کانڈ مین پہنسنے کی ضرورت نہین ہے - مرد عورت - عاقل - جاہل - دولتمند - غریب - سبکو موکش ملسکتی ہے" - کیا سری کرشن نے گیتا مین اور کچھہ کہا ہے بلکہ جیسے سری کرشن اس ملک کے اوّدھار کے لئے آئے تھے - ویسے ہی بدہ بھگوان بہی آئے - دنیا کی تمام تاریخ مین کونسا ایسا راجہ ہوا کہ جس نے جوانی مین کل آرام - راج - بیوی - بچہ کو صرف دنیا کے فائدہ کے لئے چھوڑکر برسون ریاضت کی - بہیک مانگی - اور مخلوق کو اپنی نصیحتون سے جگایا - بُدہ مذہب کے لوگ شروع سے ہی باہر جاکر اور لوگون کو اوسکا معتقد بناتے تھے - جس وقت بُدہ بھگوان نے اپنا مذہب پہیلانا شروع کیا تو اونکا پہیلا کام ساٹھہ آدمیون کو اپنا مذہب پہیلانے کے لئے روانہ کرنا تھا اونہون نے اِس کام کے چار طریقہ بتلائے (۱) اچھے لوگون کی صحبت (۲) دھرم کا سننا - (۳) جو باتین سنی جاوین اون پر غور کرنا - (۴) نیکی کو عمل مین لانا - اونہون نے چند لوگون کا یہ فرض مقرر کیا کہ وہ باہر جاکر دیگر قومون کو اُپدیش کرین - برہمنون نے تو اپنا دھرم صرف دِوجاتیون द्विजातियो کو ہی بتلایا - لیکن بُدہ بھگوان نے اپنا مذہب صرف بڑی ہی مین نہین بلکہ نیچ قومون اور غیر ملک کے لوگون مین بہی پہیلایا - اِن کے مذہب مین ایک خصوصیت یہ بہی تہی کہ مہینہ مین دو مرتبہ لوگ اپنے گناہون کے اقرار کرنیکو جمع ہوا کرتے تھے ۴۴۳ قبل از مسیح مین بُدہ بھگوان کی وفات کے بعد اُنکے (۵۰۰) چیلے راجگرہ کے قریب ایک بڑی گوپہا مین اُنکی ہدایتون کو جمع کرنے کے لئے جمع ہوئے اُنہون نے اونکے تین بڑے حصّے کئے (۱) وہ باتین جو بُدہ بھگوان نے اپنی ششون سے کہین - (۲) قواعد نفس کشی (۳) طریقہ ہدایت یہ ہی تین پٹکا पिटिका یعنی تین مجموعہ ہدایت بُودہون کی ہوئے اسکو بودہون کی پہلی کونسل کہتے ہین یہ ایک صدی کے بعد اُن

کے ۱۰۰ برس بعد ویسالی वैसाली مین جمع ہوئے اور دوسری کونسل مین اونہون نے جو جو جھگڑے اس عرصہ مین پیدا ہو گئے تہے طے کئے۔ پہر بودہون کے دو مختلف جتھے اور بعدہ اُن کے ۱۸ فرقے ہو گئے۔

یونانیون کا حملہ اور اون کے خیالات نسبت تہذیب ہندوستان۔

سنہ ۳۲۷ قبل از مسیح سکندر اعظم ہندوستان مین آیا اوسوقت مین پنجاب مین بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستین ایک دوسرے کی مخالف بجائے اوس کے مقابلہ کرنے کے اُس کے ساتہہ شامل ہونے کو تیار تہین۔ مگر راجہ پورس نے تیس ہزار پیادے اور چار ہزار سوار اور تین سو رتہہ اور دو سو ہاتہیون سے اوسکا مقابلہ کیا۔ سکندر کی فوج پچاس ہزار تہی مگر اس وجہہ سے کہ پورس کے رتہہ کیچڑ مین پہنس گئے اور اوس کے ہاتہی آگے نہ بڑہے سکندر کی فتح ہوئی وہان سے سکندر سوبراون تک آیا مگر چونکہ اوسکی فوج آگے نہین بڑہنا چاہتی تہی وہ جہلم سے واپس لوٹ گیا۔ سکندر کے حملہ کا ہندوستان پر صرف یہ اثر ہوا کہ اوس نے چند راجاؤن کے ساتہہ اتحاد کر لیا اور یونانی فوج شہرون مین تعینات کی۔ اور کچھہ شہر آباد کئے اوس کے لشکر مین ایک شخص چندر گپت تہا کہ جو اپنے ملک سے بہاگ کر یونانیون مین جا ملا تہا اوس نے لٹیرون کی مدد سے مگدہ دیش مین اپنا راج قایم کیا اور بعد کو اوسکی اولاد نے اوس راج کو بہت بڑہایا۔ سکندر کے ہمراہیون نے اوس زمانہ مین ملک کی حالت بہت اچھی بیان کی ہے پنڈتون اور گیانیون کی کثرت تہی سکندر نے ایک ہمراہی کو کچھہ سادہوؤن سے کہ جنہون نے اُس کے پاس آنے سے انکار کیا تہا ملنے کو بہیجا اوس نے دیکھا کہ پندرہ آدمی شہر سے دو میل باہر دہوپ مین ننگے بیٹھے ہین اور کچھہ کہڑے ہین اور کچھہ پڑے ہین لیکن وہ اپنی جگہہ کو نہین چھوڑتے ایک سادہو سے کہ جسکا نام کلانوس تہا سکندر کے

آدمی نے گفتگو کرنی چاہی مگر اوس نے اوسکو بہت لاپروائی سے جواب دیا۔ اسپر دوسرے ساد ہو نے اوسکو برا بھلا کہکر کہا کہ تو کیون اتنا غرور کرتا ہے غیر ملکون کے لوگون کی ساتھ نیک برتاؤ کرنا چاہیے سکندر نے اوسکو اپنے ساتھ لیجانے پر بہت اصرار کیا مگر اوس نے جوابدیا کہ مین ایسے ہی اچھا ہون اس جسم کے قایم رکھنے کو جو کچھہ چاہیے وہ سب یہان ہی موجود ہے اور جب یہ چھوٹ جاویگا تو میرے گلے سے بڑی بلا ٹلیگی اس سادہو کا نام منڈنس تھا۔ پہر سکندر نے کلانوس کو اپنے ساتھہ جانے کو کہا اور وہ راضی ہو گیا لیکن راستہ مین جا کر بیمار ہو گیا اور چتا بنا کر آگمین جلگیا سکندر نے اوسکی بڑی عزت کی اور جب وہ چتا مین جلنے کو گیا تو بہت سا زر نقد وغیرہ اوسکو دیا کہ جو اوس نے لوگون کو بانٹ دیا۔ اور خوشی خوشی گاتا ہوا چتا مین جا کر بھسم ہو گیا۔ اوس وقت مین بھی اس ملک مین ایسے ایسے بڑ کے درخت موجود تھے کہ جنکے نیچے دس دس ہزار سادہو رہا کرتے تھے۔ ہندوؤنکی بہادری کے یونانی بہت مداح ہین لوگ چھہ چھہ فٹ لمبے تیر لگاتے تھے اور اونکے گھوڑونکی شایستگی اور اونکی شہسواری کا یونانیون پر بہت اثر ہوا۔ ایپوڈورس Appodorus کہتا ہے کہ دریای بیاس کے پاس پندرہ سو شہر تھے اون مین ایک کوس کے حلقہ سے کوئی کم نہ تھا۔ چندر گپت کے لشکر مین چار لاکھہ آدمی رہتے تھے اور انتظام کی یہ خوبی تھی کہ دوسو درم سے زیادہ کسی روز نقصان نہ ہوتا تھا۔ راجہ زمین کی پیداوار کا محصول بقدر ایک چہارم عام طور پر لیتا تھا کہیتون کی آبپاشی و طریقہ انصاف و سڑکون او پیشونکی نگرانی گانون کے مقدم کرتے تھے۔ شادیون مین روپیہ لینے یا دینے کا رواج نہین تہا سویمبر کی رسم برابر جاری تھی دہوتی اور چادر کی پوشاک تھی۔ یہان کے علم ریاضی کی ایسی شہرت تھی کہ فیثا غورس یونان کا مشہور ریاضی دان یہان سے ہی ریاضی سیکھہ گیا تھا۔

ہروڈوٹس یونان کا مشہور مورخ ہندوؤن کو اور سب قومون کے مقابلہ مین نہایت مہذب کہتا ہے سکندر کے تھوڑے عرصہ بعد ایک ایلچی یونان کا جو چندر گپت کے دربار مین آیا اوسکا نام میگیس تھنیز Megasthenes تہا وہ یہان ۳۰۲ سے ۲۹۸ قبل المسیح تک رہا۔ وہ کہتا ہے کہ اُس ملک مین ایک سو اٹھارہ ریاستین ہین بعضے بعضے گانون کے مقدم بالکل خود مختار ہین اور وہ اپنا انتظام خود کرتے ہین۔
اندہر ویش مین کہ جو جنوبی ہندوستان مین آباد ہی اُسکے پاس بہت سے گانون اور تیس فصیلدار شہر ہین۔ گجرات مین ایک شہر بڑی تجارت کی جگہہ ہے۔ پریمول (جواب بمبئی ہے) اور سیلون (جسکا نام تامر پرنی سنسکرت کتابون مین ہے) بڑی تجارت کی جگہہ ہین۔ دریاؤن اور نہرون کے ذریعہ سے پانی کہیتون مین دیا جاتا ہے سڑکون اور جنگلون اور کاشت کی نگرانی بخوبی ہوتی ہے لوگ آرام سے نہایت سادہ طریقہ سے گذراوقات کرتے ہین۔ شراب پینے کا رواج نہین ہے۔ چاول کی خوراک بہت ہے۔ قانونی معاہدون مین کوئی پیچیدگی نہین ہوتی۔ مقدمات کم ہوتے ہین۔ لوگ ایک دوسرے پر بہروسہ کرتے ہین اور معاہدے تحریری نہین ہوتے نہ اُن پر گواہیان کرائی جاتی ہین۔ مکانات اور مال کی حفاظت کرنے کی ضرورت نہین پڑتی۔ راستی اور نیکی کی بمقابلہ عمر کے زیادہ قدر ہوتی ہے چوریان بہت کم ہوتی ہین قانون سب زبانی ہے۔ زمین بڑی زرخیز ہے ملک کے بہت سے حصہ مین سال مین آبپاشی سے دو فصلین برابر ہوتی ہین میوےجات وپہل بکثرت پیدا ہوتے ہین راجہ لوگ آپسمین لڑتے ہین مگر کہیتون کو نہین اوجاڑتے۔ نہ درختون کو کاٹتے ہین کاشتکارون کی برابر حفاظت کیجاتی ہے۔ ملک مین قحط نہین ہوتا ہندوستان کی ساخت کی چیزین فینشیا Pheonecia اور اسکندریہ مین جاکر

بڑی قیمت پر بکتی ہین یہان کے لوگ صنعت و حرفت مین بڑے ہوشیار ہین اور ایسے لوگون سے جو صاف ہوا مین رہین اور صاف پانی پیئین یہی توقع ہوسکتی ہے - زمین سے ہر قسم کی دہات سونا - چاندی - لوہا - تانبا - جست وغیرہ بکثرت نکلتے ہین اور اون سے ہتیار وغیرہ بنتے ہین لوگ اچھے کپڑے اور اچھے زیور پہننے کے شوقین ہین کپڑون مین سونے کے تارون کا کام اور قیمتی جواہر جڑے ہوتے ہین نہایت باریک ململ کے کپڑے جنپر پہول بنے ہوئے ہوتے ہین لوگ پہنتے ہین امیرون کے پیچہے اون کے نوکر چہتری لگاکر چلتے ہین" یہ حال تین سو برس قبل از مسیح کا ہے -

راجہ اشوک - اسکے بعد دو تین سو برس تک بدہ مذہب تمام شمالی ہندمین بری ترقی پر رہا اور ۲۵۰ قبل از مسیح کے قریب راجہ اشوک والی مگدھ و بہار بدہ مذہب کا بڑا راجہ ہوا - راجہ اشوک چندر گپت کا پوتا تہا وہ (۶۴۰۰۰) بدہ پوجاریون کو روز کہانا دیتا تہا اور اوسکو اپنی قلمرو مین بہت سے عبادت خانہ بنوانے کی وجہ سے اوسکی ریاست کو وہیارون کی ریاست کہتے تہے اسی سے مگدہ دیش کا نام بہار ہوا اوس نے بدہ مذہب کے لئے بہت کچہ کیا اور اوسکو بہت کچہ تقویت دی اسکو اوس نے پانچ چیزون کے ذریعہ سے کیا - (۱) بڑی کونسل جمع کرنے سے (۲) بدہ مذہب کے اصول پتہرون پر کہدوانے سے (۳) اوسکی پاکیزگی پر نظر رکہنے کے لئے ایک شاہی دفتر قایم کرنے سے (۴) اپدیشکون کے ذریعہ سے اوسکے اصول پہیلانے سے (۵) بدہ مذہب کے اصول و قواعد کی ایک مستند کتاب بنانے سے - ۲۴۲ قبل از مسیح مین پٹنہ مین اوس نے ایک بڑی (تیسری) کونسل جمع کی اور اس مین ایک ہزار مستند آدمی شامل تہے - اوس زمانہ مین بعض آدمیون نے بدہ مذہب کی پیروی سے اپنی رایون کو بدہ بہگوان کے اپدیش بتلانا شروع کیا تہا اس کونسل نے اون

سب باتون مین اصلاح کی۔

راجہ اشوک کے وقت مین بدہ مذہب کا بڑا عروج ہوا۔ اس راجہ نے ۲۶۰ء قبل ازمسیح سے ۲۲۳ء تک بادشاہت کی اور اوس کی سلطنت نیپال۔ کشمیر۔ سوات۔ اور قرب وجوار کے ملکون و افغانستان مین کوہ ہندوکش تک اور سندہ و بلوچستان تک تہی۔ اس وسیع سلطنت کے طرز حکومت پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہندوستان مین اوس وقت کیسی تہذیب تہی۔ راجہ بالکل خودمختار تہا اور ہر شے اوس کے حکم کے تابع تہی۔ شاہی حکم لوگون کو ایک صدر دفتر کے ذریعہ سے معلوم ہوتے تہے کہ جسکے نائب عموماً شاہزادے یا شاہی رشتہ دار ہوتے تہے۔ ان افسرون مین سے ایک ٹیکسلا مین کہ جو ضلع راولپنڈی مین شاہ دہیری کے قریب دریافت ہوا ہے رہتا تہا اسکے تحت مین وہ تمام ملک تہا کہ جو ستلج کے مغرب مین ہندوکش تک ہے۔ دوسرا اوجین مین رہتا تہا۔ اسکے تحت مین تمام غربی ہندوستان تہا اپنے باپ کے وقت مین اشوک خود اس حصہ پر حکمران تہا۔ تیسرا نائب جو سورنگری مین رہتا تہا اور وہ جنوبی حصہ پر حکمران تہا۔ مفتوح ملک کے لئے ایک چوتہا نائب مقرر تہا اور وہ توسلی مین رہتا تہا جو کہ غالباً آج کل جوگڈہ کہلاتا ہے۔ راجدہانی کے قرب وجوار کے ملک نائبون کے تحت مین نہین تہے اونکا انتظام خود راجہ کرتا تہا۔ شاہی نائبون کے نیچے رجوک रजुक یعنی کمشنر ہوتے تہے جو کہ ہزارون رعایا پر حکمران تہے اون کے نیچے پردیشک प्रदेशक یعنی افسر ضلع تہے انکو عام طور پر مہاماتر महामात्र کہتے تہے دہرم کی نگرانی کے لئے جو افسر ہوتے تہے انکو دہرم مہاماتر کہتے تہے۔ اُن کا فرض تہا کہ راجہ کے رعایا اور ٹیون وغیرہ لوگون مین دہرم کو پہیلاوین۔ رعایا کے آرام کا لحاظ رکہین نامناسب قید یا سزا کی شکایت کو دور کرین۔ اگر

itsurdu.blogspot.com

کوئی قیدی ضعیف العمر ہو یا اوس پر کسی بڑے خاندان کے پالنے کا بوجھہ ہو اور اوس کو پہانسی کا حکم ہوچکا ہو تو وہ اوسکو معافی دلوائین - شاہی خیرات تقسیم کرین - عورتون کی نگرانی کے لئے خاص افسر ہوتے تھے - یہ تمام افسر خاص افسر ضلع کے ساتہہ کام کرتے تھے مگر چونکہ اونکے فرائض مقرر نہین تھے اس لئے ضرور اون مین جھگڑے ہونے کا احتمال تہا - جانورون کو ناجائز طور پر مارنے یا تکلیف دینے اور بیٹے کے ماں باپ سے گستاخی کرنے کی سزا دینا بہی انہین کا کام تہا انتظام جنگی کی اور بہی عجیب کیفیت تہی - سپاہی تلوار دونون ہاتہون سے مارتے تھے تاکہ زور کا ہاتہہ پڑے - سوارون کے پاس دو بہالے ہوتے تھے مگر پیادون کے مقابلہ مین اونکی ڈہالین چہوٹی ہوتی تہین وہ گہوڑون پر نہ کاٹھی کستے تھے نہ دہانہ لگاتے تھے بلکہ اون کے مونہہ پر ایک گول چیز بیل کے چمڑے کی جسمین لوہے کی کیلین اندر کو لگی ہوئی ہوتی تہین لگاتے تھے گہوڑے کے مونہہ مین ایک کیل دیجاتی تہی اور اوسمین راس لگتی تہی جس وقت سوار راس کو کہینچتا تہا تو اوس کیل سے گہوڑا رک جاتا تہا کیونکہ اوسکے وہ کیلین چہبنے لگتی تہین -

راجہ کے پاس چہ لاکہہ پیادے تیس ہزار سوار اور نو ہزار ہاتھی علاوہ رتہون کے تھے اس تمام فوج کا انتظام تیس شخصون کے سپرد تہا اور اونکی چہہ جماعتین تہین اور ہر ایک کے متعلق فوج کا ایک حصہ ہوتا تہا (۱) فوج بحری کا حصہ (۲) رسد و بار برداری وغیرہ کا معہ باجہ والون سائیسون کاریگرون اور گہسیارون کے (۳) پیادہ فوج کا حصہ (۴) سوارون کا حصہ (۵) لڑائی کے رتہون کا حصہ (۶) ہاتہیون کا حصہ جسوقت ہتیارون کا کام نہین ہوتا تہا تو وہ سلحہ خانہ مین رکہدئے جاتے تھے - گہوڑون اور ہاتہیون کے لئے اصطبل مقرر تھے - کوچ کیوقت بیل رتہون کو کہینچتے تھے تاکہ گہوڑے نہ تہک جاوین -

ہر رتھہ مین دو دیا چار گھوڑے برابر برابر جوتے جاتے تھے اور اون مین علاوہ رتھہ بان کے دو لڑنے والے ہوتے تھے شاہی رتھہ مین چار گھوڑے ہوتے تھے ہر ہاتھی پر علاوہ فیلبان کے تین سپاہی ہوتے تھے۔ ہر پیادہ کے پاس ایک کمان اوسکے قد کے برابر کی ہوتی ہے اوسکو وہ زمین پر رکھہ کر بائین پاؤن سے دباتا تھا اور تان کو خوب کھینچکر تیر چھوڑتا تھا۔ تیر قریب تین گز کے لمبا ہوتا تھا اور وہ اس زور سے جاتا ہے کہ اوسکو ڈھال سے بہی روکنا مشکل تھا سپاہی کے بائین ہاتھہ مین بیل کی کہال کی لمبی ڈھال ہوتی تھی۔ کسی کسی کے پاس بہالا بہی ہوتا تھا مگر تلوار سب کے پاس ہوتی تھی اوسکا پہل چوڑا ہوتا تھا مگر وہ صرف تین ہاتھہ لمبی ہوتی تھی اوسکو وہ صرف سخت ضرورت کیوقت استعمال کرتے تھے نہرین جاری تھین اور کاشتکارون کو اون سے ٹھیک ٹھیک پانی دیا جاتا تھا۔ رُدردمن مین جو پتھر سنہ ۱۹۱۵ء مین کہودا گیا اوس سے معلوم ہوا کہ کاٹھیاوار کے حاکم نے اشوک کے حکم کی تعمیل مین نہرین اور پل گرنار کے مصنوعی جھیل سے پانی لینے کے لئے بنائین مالگذاری جمع کرنے کے افسر علیحدہ مقرر تھے اور یہی زیادہ تر آمدنی کا صیغہ تھا تمام زمین راجہ کی تھی بعضون کا قول ہے کہ کاشتکارون کو پیداوار کا صرف ۱/۴ ملتا تھا بعض کہتے ہین کہ وہ ۱/۴ سرکار مین دیتے تھے علاوہ اوسکے اونکو اور بہی کچھہ دینا پڑتا تھا۔ شہر پاٹلی پتر کہ جو دار الخلافہ تھا دریای گنگ وسون सोन کے میل پر جنوبی کنارہ پر اوس جگہہ تھا کہ جہان آجکل پٹنہ اور بانکے پور واقع ہین۔ دریای سون اب دوسری طرف ہو کر جاتا ہے اور اب گنگا مین دیناپور مین ملجاتا ہے مگر پورانی دہار اب بہی معلوم ہوتی ہے۔ یہ شہر ایک چوکور طول مین ۹ میل اور عرض مین ۱½ میل تھا اوسکی چہار دیواری لکڑی کی بنی ہوئی تھی جس مین ۶۴ دروازے تھے اسکے چارونطرف ایک بڑی گہری خندق تھی اور اندر ۵۷۰ برج تھے

مگر اشوک نے باہر کی چہار دیواری چونے کی بنوائی اور بہت سی پتھر کی عمارتین ایسی نادر بنوائین کہ ان کو لوگ بعد مین دیوتاؤن کی بنائی ہوئی کہنے لگے۔ اس شہر کا بہت سا حصہ بانکے پور کے نیچے دبا ہوا نکلا ہے اور چند عمارتون کے اب بہی نشانات پائے گئے ہین اور چند جگہون پر کہودنے سے یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ یونانی مسافرون نے جتنی اسکی وسعت بتلائی تہی وہ صحیح ہے۔ اس وسیع شہر کا انتظام مثل فوج کے انتظام کے تیس آدمیون کے سپرد تہا اور اونکی بہی ویسی ہی چہہ جماعتین بنائی گئی تہین۔ پہلی کے متعلق صنعت اور کاریگرون کا انتظام دوسری کے ذمہ پردیسیون کے رہنے اور کہانے پینے کا انتظام۔ بیمار پردیسیون کو دوائی دیجاتی تہی اور اگر وہ مرجاتے تہے تو اونکو دفن کرادیا جاتا تہا اور اونکی جائدادون کا انتظام سرکار کرتی تہی اور جوکچہہ آمدنی ہوتی تہی وہ اونکے ورثا کو پہونچا دیتے تہے تیسری کے ذمہ پیدایش اور موت کا لکہنا تہا چوتہی کے ذمہ تجارت کا اہتمام تہا اور ناپ اور وزن کی نگرانی کرتے تہے کہتے ہین کہ اس زمانہ مین ہر ایک موسم کی چیز مناسب وقت پر عام اشتہار کے ذریعہ سے بیچی جاتی تہی اور قیمتین مقرر تہین جو بیوپاری کہ ایک سے زیادہ چیزون مین تجارت کرنا چاہتا تہا اوسکو دوگنا محصول دینا پڑتا تہا پانچوین کے متعلق کارخانہ جات کا انتظام تہا اور اونکی بنائی ہوئی چیزین اسی طرح سے بکتی تہین جسطرح کہ باہر کی آئی ہوئین۔ چہٹی کے متعلق تمام فروخت شدہ چیزون پر محصول جمع کرنا تہا۔ اس سے بچنے کی سزا موت تہی چندرگپت کا قانون فوجداری بہت سخت تہا اشوک نے اسمین چند ترمیمات کین۔ جب راجہ شکار کو جاتا تہا تو اگر کوئی شخص اوس راستہ کے اندر جو رسّی سے علیحدہ کر دیا جاتا تہا آجاتا تہا تو اوسکو موت کی سزا دیجاتی تہی اگر کسی کاریگر کے ہاتہہ یا آنکہہ کو نقصان پہونچایا جاتا تہا تو مجرم کو موت کی سزا ملتی تہی۔ اگر کسی کے

اور کسی عضو کو نقصان پہونچایا جاتا تھا تو ایسا کرنے والے کا وہی عضو اور دایان ہاتھ کاٹ دیا جاتا تھا جھوٹی گواہی دینے کی سزا مین ہاتھ پاؤن کی اونگلیان کاٹی جاتی تھین بعض بعض جرائم کی سزا سر مونڈوانا تھی جسکو لوگ سب سے بُرا خیال کرتے تھے جو سلطنت کہ اشوک کو چندر گپت سے ملی اوسکی وسعت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کامل انتظام فوج کا بیرونجات کے حملہ روکنے کے لئے تھا ویسا ہی کامل اندرونی انتظام بھی تھا۔ پاٹلی پوتر ایک بڑی بادشاہت کا تین نسل تک دار الخلافہ رہا اور گو آجکل کے مہذبانہ طریقے وہان پر جاری نہین تھے مگر پہر بھی اشوک نے کابل اور گرنار مین کہ جو وہان سے ایک ایک ہزار میل سے زیادہ دور تھے اپنی حکومت چلائی۔ وہ اتنا طاقتور تھا کہ اپنی سلطنت مین اپنے عہد حکومت کے نوین سال مین لڑائی بند کردی اور سرحد کی جو بڑی جنگلی قومین تھین ادن پر بُردباری سے حکومت کی بہت سی عمارتین بنوائین اور اپنے قلمرو مین لوگونکو پرہیزگاری اور نیک چلنی سکھائی اوسکے احکام جو بڑی بڑی لاٹون پر کندہ کیئے گئے تھے یہ تھے۔

(۱) کوئی جانور کھانے یا یگ کے لئے ذبح نہ کیا جاوے۔ (۲) انسانون اور حیوانون کے لئے دواخانے مقرر ہون اور درخت و کوئین سڑکون پر بنائے جاوین (۳) پانچ برس مین ایک دفعہ سب لوگ اپنے گناہون کا اظہار کرین اور بدھ مذہب کے اصول مشتہر کیئے جاوین۔ (۴) زمانہ سابق و حال کا مقابلہ کیا جاوے تاکہ لوگ راجہ کی حکومت مین خوشی سے بسر اوقات کرین۔ (۵) بدھ مذہب کے وعظ کرنیوالے غیر ملکون مین جاوین اور غیر قومون کو اوسکا مقلد بناوین۔ (۶) رعایا کے چال چلن کے نگران افسر مقرر ہون (۷) سب پر یہ ظاہر کیا جاوے کہ مذہب ایک ہے اور سب لوگ برابر ہین (۸) سابق راجاؤن کی آرام طلبی کا راجہ حال کی پاکیزہ عادتون سے مقابلہ کیا جاوے۔ (۹) نیکی

کا کہ جس سے بہبودی ہوتی ہے برتاؤ کیا جاوے (۱۰) اس جہان فانی کی چند روزہ خوشی اور اوس بہبودی آخر کا کہ جسکو راجہ چاہتا ہے مقابلہ کیا جاوے (۱۱) دوسرون کو دہرم پر چلانا ہی سب سے بڑی خیرات خیال کی جاوے۔ (۱۲) ناستکون سے مباحثہ کیا جاوے۔ یہ احکام چودہ [14] لاٹھون پر کندہ کئے گئے تھے چنانچہ دہلی۔ میرٹھ۔ الٓہ آباد۔ نندگرہ۔ رام پوروا۔ سانچی وغیرہ مین اب بھی یہ لاٹھین موجود ہین۔ بعض احکام پہاڑون پر بھی کھودوائے گئے تھے اونہین سے شہباز گڑہی مین جو پشاور سے چالیس میل پرہی منسیرا ضلع ہزارہ پنجاب مین کالسی مین جو پندرہ میل منصوری پہاڑ سے ہے سوپارا ضلع تہانہ مین جو بمبئی کے قریب ہے کوہ گرنار مین جو خلیج بنگال پر واقع ہے بہو ونیشور مین جو ضلع کٹک مین ہے اور جَوگڈہ مدراس مین موجود ہے اوس وقت مین سنگتراشی کی بڑی ترقی تہی اور وہ سامان آسایش جو مغلون کے وقت مین موجود تہا سب موجود تہا لکڑی کا کام بہت خوبصورتی کے ساتہہ کیا جاتا تہا اور نقاشی ایسی ہوتی تہی کہ گویا چیز منہہ سے بول رہی ہے راجہ اشوک چالیس برس حکومت کرکے ۲۳۲ قبل از مسیح مرا۔ کہتے ہین کہ اوس نے اپنے مرتے وقت تمام راج دہرم ارتہہ بُدہون کی جماعت کو پُن کردیا اور یہ کہا کہ مین اندر کے سورگ یا برہما کے لوک مین رہنا نہین چاہتا نہ میرا ایسی جاہ و حشمت کو کہ جو مثل گنگا کی لہر کے آتی جاتی رہتی ہے چاہتا ہون مین تو اوس اَنفس کشی کا خواستگار ہون کہ جسکو رشی بڑا مانتے چلے آئے ہین مجہے وہ بہبودی درکار ہے کہ جس مین کبہی کمی نہین ہوتی (اسمتہہ صاحب کے اشوک رولرز آف انڈیا سے انتخاب کیا گیا)

اوس زمانہ مین زبان پراکرت جو سنسکرت اور پالی کے بیچ مین تہی بولی جاتی تہی۔ بعض ناٹکون مین جو پراکرت زبان ملتی ہے وہ پالی سے بہت کچہہ مشابہت رکہتی ہے اسی

پراکرت زبان سے ہندی زبان بنی ہے بڑے آدمی ہمیشہ سنسکرت بولتے تھے پالی یا پراکرت عوام مین رائج تھی - تمام مورخون کو جنہون نے اس بارے مین تحقیقات کی ہے اتفاق ہے کہ ہندوستان کے لوگون نے خود اپنے حروف ایجاد کئے کسی غیر قوم سے لکھنا نہین سیکھا یہ حروف متشابہ اون حروفون کے تھے کہ جن مین اب سنسکرت اور ناگری لکھی جاتی ہے -

بودہ راجاؤن کا پچھلا زمانہ -

اشوک کے بعد مگدہ دیش کی شان شوکت جاتی رہی اور اندہر دیش کے راجاؤن کو فروغ ہوا اور ساڑہے چار سو برس تک اونکا راج رہا - اس راج کو شوراشٹ کہتے تھے - جو اب سورت ہے - اندہر کے بعد وشنو پران سے پایا جاتا ہے کہ ابھیر - گردابلاس - شاک - یون - لوسار - مونڈ - موون وغیرہ راجہ جنوبی ہندوستان مین ہوئے - شمالی ہندوستان مین راجہ کنشک ۷۸ برس بعد مسیح کے ہوا اور اوسکا راج کابل سے پار قندار اور آگرہ اور گجرات تک تھا - اسی زمانہ کے قریب ہندوستان پر یونان و توران و کابل اور قندہار کے لوگون نے حملہ کیا مگر کوئی اور پتہ اونکے حالات کا نہین ملتا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ بکرماجیت کے سمت اور شالیواہن کے شاکھے کے گپت نام سے بھی ایک سمت جاری تھا - یہ سمت گپت راجاؤن نے چلایا تھا اور وہ سنہ عیسوی سے ۳۱۹ منہا کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے - ان راجاؤن کی تاریخ سکون سے معلوم ہوئی ہے اور الہ آباد مین جو اشوک کی لاٹ ہے اوس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ بھی ایک مرتبہ کل ہندوستان کے راجہ تھے اور سو برس تک اونکی حکومت رہی - اوس زمانہ مین ملک مین بڑی تجارت تھی دو دو سو ملاحون کی جہاز ہندوستان سے دوسرے ملکون کو جاتے تھے اور ملاح سورج وچاند اور ستارون

itsurdu.blogspot.com

کی گردش سے جہازون کو چلاتے تھے۔ برہمن سوداگر سوماترا۔ جاوا۔ اور چین تک پہونچے۔ جاوا مین ہندو مذہب جاری تہا چنانچہ وہان گنیش۔ دُرگا۔ شِو۔ وغیرہ کی مورتین نکلی ہین۔ سمندر مین چور بہت ہوتے تھے۔ لنکا اوس وقت مین سرسبز اور شاداب تہا جیسا کہ اب ہے انگ ولیش یعنی مشرقی بہار کا دار الخلافت چمپا تہا۔ گیا بالکل ویران ہوگئی تھی۔ مگر پاٹلی پوتر یعنی پٹنہ بہت آباد تھا۔ وہان پر بُدھ ہو نگے رتہ جاترا کے میلہ مین بیس بیس رتہون کی سواری بڑی دہوم دہام سے ہوتی تہی اور لوگ مورتون پر ہار اور پہول وغیرہ چڑہاتے تھے۔ کپل وستو جہان بُدھ پیدا ہوئے تھے بالکل ویران ہوگیا تہا اور کشی نگر مین بہی جہان وہ مرے تھے بہت تہوڑی آبادی رہگئی تہی بازارون مین کوڑیون کا رواج بہت تہا۔ متہرا مین دریا کے دونون طرف بُدھ مذہب کے سنگہارام یعنی مندر تھے کہ جنمین تین ہزار پوجاری رہتے تھے لوگون کے اوپر راجہ کی طرف سے کوئی زیادتی یا محصول لینے مین سختی نہین ہوتی تہی۔ ملازمون کی تنخواہ پوری پوری دیجاتی تہی راجاؤن کیطرف سے دان پتر کہُدی ہوئی لوحون پر دئے جاتے تھے اور بڑے بڑے آدمی بودہ مذہب کے وہار (विहार) یعنی آشرم بناکر اونکے تعلق زمین کردیتے تھے یہ حالات فان ہئین چین کے ایک مسافر کی تحریرات سے جو ۴۰۵ عیسوی مین ہندوستان مین آیا معلوم ہوئی ہین (ملاحظہ کرو کتاب مسٹر رومیش چندر دت کی تہذیب قدیم ہندوستان باب ششم) ۔

جین مذہب (जैन) ۔ پہر بودہ مذہب ہندوستان سے رفتہ رفتہ اوٹھ گیا مگر جین مذہب کو برابر ترقی ہوتی رہی اور اسوقت بہی یہان پر اونکی ۱۳۳۴۱۴۸ مقلد موجود ہین یہ لوگ بڑے مالدار اور تجارت پیشہ ہین اونمین آپس مین بڑا اتفاق ہے اور اونکی خیرات کی کوئی حد نہین ہے۔ بہت سے خوبصورت جین مندر پارسناتہ کے پہاڑ پر بنگال ۔

کاٹھیاوار۔ پالی ٹانہ۔ آبو۔ وغیرہ مین اب بھی موجود ہین اور ہر بڑے شہر مین ایک نہ ایک
مندر ان لوگون کا ضرور ملیگا۔ ویشنوی ہندوؤن کو انکے خلاف کہین کہین سخت تعصب
ہے اور کہین نہین اور بعض پورانون مین یہ لکھا ہے کہ متوالے ہاتھی کے سامنے چلے جاؤ مگر
جین مندر مین نہ جاؤ۔ بعض جگہہ اور ویشنوی ہندوؤن اور جینیون مین روٹی اور بیٹی بیوہار
ہوتا ہے بعض جگہہ نہین۔ اس فرقہ کی شروع تاریخ مین بہت اختلاف ہے عقلاء یورپ اُنکو
پہلے بارہوین صدی مسیح سے قبل کا نہین مانتے تہے مگر پروفیسر جی کوبی نے یہ ثابت کیا
ہے کہ یہ شاستر چوتہی صدی قبل از مسیح مین بنایا گیا اور پانچوین صدی عیسوی مین وہ شاستر
تحریر مین آیا۔ خود جین لوگ اپنے مذہب کو بدہ مذہب سے پہلے کا بتلاتے ہین اور اس مین
کوئی شبہہ نہین ہے کہ دیگمبری جین فرقہ اشوک کیوقت مین یعنی تیسری صدی قبل از مسیح موجود
تہا۔ بدہ مذہب کے لوگون کا قول ہے کہ بدہ بہگوان کو پانسو تینتالیس برس قبل از مسیح اور مہاویر
جینیون کے دیوتا کو پانسو چہبیس برس قبل از مسیح نروان پد ملا اور جین شاسترون کے
بموجب وہ بدہ بہگوان کے گورو اور ادن سے پہلے ہوئے تہے جینیون کے یہان قریبا
قریب اوتنا ہی بڑا شاستر ہے جیسا اور ہندوؤن مین اونکے گرنتہ بہی پوران کہلاتے ہین

اور آدی इत्यादि اوتر उत्तर چامنڈرائی चामुराडराय چتورونشی चनुरवंपी
وغیرہ پوران اور سدہانت اور آگم موجود ہین۔ آگمون اور سدہانتونکی وہی وقعت ہے کہ جو اون
ہندوؤن کے یہان وید کی۔ علاوہ آگم اور سدہانتون کے اُن کے یہان گیارہ انگ
[illegible] یعنی آچار انگ ۔ سوترکرت انگ ۔ استہان انگ وغیرہ ہین اور ان کے
سوای اخلاق وطریقہ برتاؤ وریاضت وسدہی تیرتہہ انکرون کے وقائعون پر سوتر وغیرہ
موجود ہین۔ یہ لوگ دو فرقون مین منقسم ہین ایک شویت امبر श्वेताम्बर دوسرے

دگمبر (दिगांबर) یعنی ایک وہ جو کپڑے پہنتے ہین اور دوسرے وہ جو کپڑے
نہین پہنتے - یہ دونون فرقے ویدون کو نہین مانتے نہ اونکو ایشور کرت کہتے ہین بلکہ
وہ اپنے سدّہون کو کہ جنہون نے اپنے تپ سے سدہی پائی دیوتاؤن سے بہی بڑا سمجھتے ہین
جنوبی ہندوستان مین اونمین ذات کی تفریق ہے شمالی ہندوستان مین وہ سب
ایک قوم کے اور بیشتر ویش ہوتے ہین اُنکے مندرون مین چڑہاوہ لینے والے ہمیشہ برہمن
ہوتے ہین اونکو بہوجک भोजक کہتے ہین جینیون کی بہت سی رسمین وہی ہین کہ جو اور
ہندوؤن کی اور شادی غمی مین سوای ویدمنتر بولنے کے باقی سب کام ویسے ہی کیا
جاتا ہے جیسے کہ اور ہندوؤن مین - علاوہ شویت آمبر اور دگمبرون کے جینیون مین
ایک یتی यति ہوتے ہین کہ جو خیرات پر گذر اوقات کرتے ہین اور دوسرے شراوک
کہ جنکو عوام الناس سراوگی کہتے ہین - یتی مُنہہ کے سامنے کپڑا باندہتے ہین اور اپنے ساتہ
جہاڑو رکہتے ہین تاکہ جانور منہہ مین نہ چلے جاوین یا بیٹھنے سے نہ مرجاوین وہ اپنے بال
اوکہاڑتے ہین اور بڑے بڑے برت کرتے ہین بعض اُن مین سے ایک ایک مہینہ تک
نہین کہاتے - شراوک لوگ معمولی ہندوؤن کا سا برتاؤ کرتے ہین مگر وہ یتیون کو ہی خیرات
دیتے ہین اور صرف اپنے تیرتہنکرون کو ہی مانتے ہین یہ تیرتہنکر وہ لوگ ہوئے ہین
کہ جنہون نے اپنی تپ سے نروان پد کو پایا ایسے چوبیس [۲۴] جن ہوئے ہین مگر اس وقت
پارسناتہہ جی पारस नाथजी تیئسوین اور مہابیر سوامی महावीरस्वामि چوبیسوین [۲۴]
تیرتہنکر کی زیادہ ترپوجا ہوتی ہی - مہابیر جی کپل کے راجہ کے یہان پیدا ہوئے اُن
کے باپ نے اونکا نام بردہمان वर्धमान رکہا تہا اونہون نے یشودہارانی کے ساتہ
شادی کی اور اٹہائیس [۲۸] برس کی عمر مین سنّیاس لیا - چہہ برس تک اونہون نے مُون دہارن

کرکے سمادہی لگائی پہر مختلف مقامات پر گئے اور بڑی ریاضت کی اور تکلیف اوٹہائی
نو برس کے بعد اونہون نے اپنا مون برت یعنی (زبان بند رکھنا) توڑا اور کنوشمبی مین
جاکر سدّہی پائی یہ تپ ساڑہے بارہ برس کا تہا اور اسمین اونہون نے پندرہ دن سے لیکر
چہہ مہینے تک نہین کہایا اونکا بڑا مقولہ یہ ہی تہا کہ جیوہتیا जीवहत्या کبہی نہ کرو یعنی
کبہی کسی کو مت ستاؤ۔ چنانچہ اب بہی جین دہرم کا یہی بڑا مقولہ ہے کہ اہنسا अहिंसा
یعنی کسی کو آزار نہ پہونچانا ہی بڑا دہرم ہے باقی اونکے خیالات اور برتاؤ وہ ہی تہے کہ جو
بدّہ بہگوان کے تہے اونہون نے بہت سے چیلے کئے اور ضلع بہار اور الہ آباد۔ اور
کنوشمبی اور راج گرہ مین اپنا مت پہیلایا پہر جسم کو چہوڑ کر نروان پد کو پراپت ہوئے۔ وہ
دنیا کا کوئی لازوال قادر مطلق نہین مانتے تہے نہ پران आत्मा سے علیحدہ کوئی جیو آتما
کہتے تہے اونکا مقولہ تہا کہ صرف جیو یعنی پران اور اجیو یعنی مادّہ ہی مختلف صورتون کو
اختیار کرتے ہین اِن دونون کو فنا نہین۔ صورت اور حالت پلٹ سکتی ہے مگر مادّہ
اور پران ہمیشہ قایم رہتے ہین۔ سوای خاص حالتون کے کہ جہان کوئی خاص پران جسم کا
تابع نہ رہے۔ انکی مت مین موکش وہ ہے کہ جو بدّہ بہگوان کا نروان یعنی جسم مین نہ آنا
اور آواگون سے چہوٹنا۔ وہ انسان کا آٹہہ طرح کے کرمون سے کہ جنمین چار طرح کے
اچہے اور چار طرح کے برے ہین۔ علیحدہ ہونا ہی بہبودی کا باعث کہتے ہین جینیون
کے یہان پانچ مہا وارتا महाव्रत ہین یعنی بڑے کلام ہین (۱) کسیکو ایذا نہ پہونچانا۔
(۲) سچ بولنا۔ (۳) ایمانداری کا برتاؤ کرنا۔ (۴) پاکدامن رہنا۔ (۵) دنیا کی
خواہشات چہوڑنا۔ اونکے یہان فیاضی۔ سادہ دلی۔ مذہب کی تقلید اور تپ۔ یہہ چار
بڑے دہرم اور جسم۔ زبان اور دل کو قابو مین رکہنا یہ تین بڑی قیدین مانی گئی ہین یہ لوگ

بعض موقعوں پر خاصکر برسات کے چار مہینوں مین تک - سبز ترکاری زمین کے اندر سے نکلنے والی نباتات نہین کھاتے کپڑے مین چہانکر پانی پیتے ہین - صابن تیل - لوہا وغیرہ کا استعمال نہین کرتے اور بعد غروب آفتاب کے رات کو کھانا نہین کھاتے اُن کی سدہونکی مورتیان یوگ کے کسی آسن سے دہیان لگائے ہوئی بنائی جاتی ہین خاصکر پارسناتھ جی اور مہابیر جی کی اور رشب دیوجی ऋषभदेव اور نیم ناتہ جی کی بڑی مانتا ہی بسنت پنچمی دیوالی اور بہادون کا مہینہ بڑے پاک ہوتے ہین اون کے اتسو اور رتہ جاترا بڑی شان وشوکت سے ہوتی ہین زیادہ تر یہ لوگ مغربی اور جنوبی ہندوستان مین رہتے ہین مگر کارومنڈل کے کنارہ پر بہی پائے جاتے ہین انکا عروج گیارہوین صدی عیسوی مین بہت ہوا اور جنوبی ہندوستان مین اونکے مذہب کے کوئی کوئی راجہ بہی ہوئے -

بہگوان شنکر آچاریہ جی نے انکی مت کو سپت بہنگی نیائی सप्तभंगी न्याय کہکر کہنڈن کیا ہے مگر وہ سنجیدہ بحث جو اونہون نے کی ہے یہان پر لکہنی ضروری نہین ہے صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ وہ جینیون کی اس بات کو کہ دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا نہین ہے یا پران سے الگ کوئی جیو آتما نہین ہے یا ہر ایک جسم مین الگ الگ جیو آتما ہی اور جسم کے گہٹنے بڑہنے کے ساتہہ وہ گہٹتا بڑہتا رہتا ہے جایز طور پر کہنڈن کرسکتے ہین -

اوم

باب سوم

ہندوستان بودھ مذہب کے زوال سے شروع مسلمانونکی عملداری تک

سنہ ۱ء لغایۃ سنہ ۱۰۰۰ء
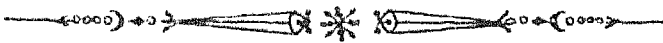
بودھ مذہب بہی ہندوستان مین ایک ہزار برس سے زیادہ قایم نہ رہا اور اوس کے زوال کے سبب بہی وہ ہی ہوئے جو اور مذہبون کے ہوتے ہین یعنی اصلیت کو بہولکر فروعات پر عمل کرنا جہالت کی ترقی - بدہ بہگوان کے اوپدیشون کو فرو گذاشت کرکے اُن کی مورتی کی پوجا - راجاؤن مین اپنے فرایض سے عدم واقفیت اور تفرقہ کا بڑہنا چنانچہ موجودہ بُدہ مذہب جو لنکا مین اسوقت رایج ہے اوسکی یہ ہی حالت دیکہی گئی کہ بجای اُس تپ اور گیان اور نفس کشی کے جو بدہ بہگوان کی اصلی غرض تہی وہان بڑے شاندار مندرون مین بدہ کی مورتی پوجا بجنسہ اوس طرح پر ہوتی تہی کہ جیسے ہمارے یہان کے مندرون کے دیوتاؤن کی - بُدہون کے زوال پر برہمنون کو پہر فروغ ہوا اور بُدہ رفتہ رفتہ اس ملک سے نکالے گئے مگر برہمن بہی اپنی اصلی حالت کو بہولتے گئے اور بہت سے گرنتہ جو پُرانون کے نام سے مشہور ہین بنگئے اوپنشدون اور مہابہارت مین لفظ پوران سے دیوتاؤن اور راجاؤن کے قصے اور رشیون کے بنشاولی (شجرہ) سے

مراد ہے لیکن بعد کو جو پوران بنے اون مین تو علاوہ اِن مضمون کے اور بہی بہت سے
عجیب عجیب قصے مختلف مذہبون کی تائید مین لکھے گئے اِن مین اٹھارہ مہا پُوران ہین
یعنی برہم ब्रह्म پدم पद्म وشنو विष्णु شیو शिव بہاگوت
भागवत نارد नारद مارکنڈی मार्कण्डेय اگنی अग्नि بہوشیہ भविष्य
برہموویورت ब्रह्मवैवर्त لنگ लिंग باراہ वाराह اسکند स्कन्द وامن
वामन کورم कूर्म متس मत्स्य گروڑ (गरुड़) اور برہمانڈ ब्रह्माण्ड
اِن سب مین چار لاکھہ اشلوک ہین اور انکی وجہ تسمیہ یہ کہی گئی ہے کہ جس پوران کے
کہنے والے برہماجی ہین وہ برہم پُوران ۔ جسمین وشنوجی کی کتہا ہے وہ وشنو پوران ۔
جسمین پدم کلپ کا ذکر ہے وہ پدم پوران ۔ جسمین شیوجی کی کتہا ہے وہ شیو پوران ۔
جسمین بہگوتی کی کتہا ہے وہ بہاگوت ۔ جو ناردجی کا کہا ہوا ہے وہ نارد ۔ جو مارکنڈی
مُنی کا کہا ہوا ہے وہ مارکنڈی ۔ جو اگنی کا کہا ہوا ہے وہ اگنی پُوران کہلاتا ہے ۔ یہی
کیفیت اور پُورانون کی بہی ہے ۔ ان مین دنیا کے ظہور اور فنا کا حال راجاؤن اور
اوتارون کی تواریخ مختلف قسم کے دہرمون کے مسائل پر بحث کی گئی ہے بعض مین
تاریخ ۔ جغرافیہ ۔ حکمت نجوم وغیرہ کا بہی تذکرہ ہے لیکن سب پُورانون کے آخر مین ادویت
سدہانت مانا گیا ہے بعض لوگ اِن کو محض قصہ کہانی سمجھکر نیچی نگاہ سے دیکھتے ہین بعضے
انکو پورا پورا مانتے ہین مگر نہ اونکی کل باتین ماننے کے قابل ہین نہ کل نظر انداز کرنے کے
بلکہ جیسے کہ مہابہارت کے ٹیکہ کار نیلکنٹہہ جی کہتے ہین یہ پُوران مختلف لیاقت اور مختلف
طبایع کے لوگون کے لئے ہین اور دراصل وہ ایشور کے ایک روپ یا حالت کو دکہلاتے
ہین لوگ جزو کو کل خیال کر کے جہگڑا کرتے ہین او شیو ۔ وشنو ۔ برہما ۔ کرشن ۔ رودر وغیرہ

کو علیحدہ علیحدہ دیوتا سمجھکر ایک ایک کو پوجتے ہین اور دوسرون کی حقارت کرتے ہین
اسی وجہ سے ملک مین اختلافات مذہبی ہوئے اور اسی کا نتیجہ وہ گمراہی اور نفاق کہ جس
سے یہ ملک غیر قومون کے ہاتھہ مین چلا گیا ہوا عوام الناس اِن سب پورانون کو بیاس جی کا
بنایا ہوا سمجھتے ہین مگر یہ خیال غلط ہے۔ بیاس جی مختلف کتابون مین مختلف دیوتاؤن کی
کہین تعریف کہین مذمت نہین کرسکتے تھے بلکہ یہ پُوران مختلف وقتون مین مختلف لوگون
نے بیاس جی کے نام سے بنائے۔ انگریزی مورخون کا یہ خیال ہے کہ اِن کی تصنیف پانسو
برس بعد مسیح کے شروع ہوئی لیکن یہ خیال بھی درست معلوم نہین ہوتا کیونکہ بعض پوران
ضرور بکرماجیت کے زمانہ مین موجود تھے امر سنگہ کہ جس نے امر کوش لکھا اور جو بکرماجیت
کے دربار مین رہتا تھا پوران کے وہ ہی پانچون لکشن بتاتا ہے جو وشنو پُوران مین لکھے
ہین اور وشنو پوران کی تحریر کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پُوران سب سے پہلا اور سب
مین مستند ہے اور شنکر آچاریہ جی مہاراج نے بھی اسی کا حوالہ اپنی بہاشہ مین دیا ہے۔
سری مدبھاگوت جو بہت پیچھے اور مسلمانون کے آنے کے بعد کی ہے سب پُورانون سے
زیادہ پڑہی جاتی ہے اوسکو بوپ دیو वोपदेव بنگال کے ایک پنڈت نے لکھا ہے
کہ بیاس جی نے۔

راجہ بکرماجیت۔ ۵۷ برس قبل از مسیح راجہ بکرماجیت ہندوستان مین ویسے ہی
ہوئے جیسے ہارون رشید مسلمانون مین اور شارلی مین Charle Magne
فرانس مین اور الفریڈ اعظم انگلستان مین اور اشوک بدہون مین۔ کوئی ہندو ایسا نہین ہے
جو اون کے نام سے ناواقف ہو اِن کا سمت ابتک جاری ہے اور کتھا سرت ساگر اور
بیتال پچیسی اور سنگہاسن بتیسی وغیرہ کے قصے اب بھی برابر پڑھے جاتے ہین انگریزی

سنہ سے سمت ۵۶ برس پہلے کا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بکرماجیت ۵۶
برس قبل از مسیح ہوئے لیکن انگریز مورخون کا یہ خیال ہے کہ وہ چھٹی صدی عیسوی مین ہوئے
اور پانسو چوالیس عیسوی مین سمت قایم ہوا اگرچہ سو برس پہلے کا ڈالا گیا - ہون ڈسین چین
کا مسافر کہتا ہے کہ بکرماجیت راجہ شلادت کے بعد ہوا جس سے پانسو اسّی عیسوی ہوتے
ہین کلہن کشمیر کا مورخ بکرماجیت کو کنشک سے تیس راجاؤن کے بعد بتلاتا ہے جس
سے یورپ کے مورخون کا خیال ہے کہ وہ پانچوین یا چھٹی صدی عیسوی مین ہوئی امرسنگھ
وارامیر - ولروچی اور کالیداس جو بکرماجیت کے نورتنون مین مشہور تھے اونکی نسبت
بھی انگریزی مورخون نے کہا ہی کہ وہ سب پانچوین یا چھٹی صدی مین ہوئے مگر چاہے کچھ
ہو بکرماجیت جیسا راجہ ہندوستان مین بعد یدہشٹر اور اشوک کے نہین ہوا اوس نے
وہ کام کئے جو ہمیشہ کے لئے مشہور رہین گے جو ترقی علم کی اوس کے وقت مین ہوئی ویسی
ہندوؤن مین پھر نہین ہوئی اوسکی نسبت فرشتہ لکھتا ہے [۱۵] راجہ بکرماجیت از قوم پوار
بود و نیک نہادی او حکایات و روایات کہ میان ہنود بطریق افسانہ مذکور و مشہور است
بیتوان معلوم کرد و نوبتے راجہ بکرماجیت در عنفوان شباب سالہا در لباس فقیر سیاحت اکثر
مملکت با فقرا نمودہ بود و ریاضات شاقہ در صحبت ایشان کشیدہ وچہ سال عمرش بپنجاہ رسید
بسروش آسمانی قدم در بادہ سپاہگری گذاشت و بنابر آنکہ حکمت ازلی بدان تعلق بود کہ او
بدولت عظمی رسیدہ خلق اللہ از چنگ ظلم و ستم رایان جفا پیشہ نجات یابند روز بروز کارش
درجہ بدرجہ ترقی کردہ در اندک فرصتے تمام ملک نہرواله و مالوہ بحیطہ تصرف در آورد و بساط
عدل و داد گستردہ و سایہ چتر احسان بر سر سکنہ ہر شہر و دیار افگندہ بنوعی در عدل سعی بتقدیم
رسانید کہ مقناطیس از سر جذب آہن برخاست و کہربا دست تصرف از دامن کاہ کوتاہ

ساخت معتقد ہنود آنست کہ او را حالت ورای حال اہل دنیا بودہ اسچہ در پیشگاہ ضمیرش
میگذشت بیقصور و نقصان بظہور می پیوست ہرچہ شب از خیر و شر و نفع و ضرر در ممالک
محروسہ اش واقع می شد بخلل و فتور صبح چون روز روشن برو معلوم میگشت و با وجود سلطنت
با خلق خدا برادرانہ سلوک نمودی و در منزل خود بجز کوزہ گلی و حصیر نداشتی و بلدہ اوجین در
عہد او آباد شد و قلعہ دہار بنا نہادہ جہت سکونت اختیار کرد و بتخانہ مہاکال در اوجین ساختہ
برہمنان و جوگیان را وظیفہ مقرر کرد و دران بتخانہ ساکن گردانیدہ بعبادت اشارت فرمود
و اکثر اوقات خویش را صرف پرسش خلق و پرستش خالق می نمود و اہل ہند اعتقاد وافر بران
دارند و افسانہائے عجیب و غریب برای او ساختہ و پرداختہ اند و تاریخ سال و ماہ از فوت
او در دفاتر ثبت می نمایند و تا حالت تحریر این سطور کہ سنہ خمس و عشر بعد الف است
از ہجرت خیر البشر علیہ السلام بحساب ہنود ہزار و شش صد و شصت و سہ سال سپری گشتہ
راجہ بکرماجیت معاصر اردشیر بودہ است و بعضے برانند کہ ہم عہد شاپور بودہ و بآخر عہدش
سالباہن نام زمینداری از دکن بروے خروج نمود و بکنار دریای نربدا طرفین معسکر ساختہ
آتش حرب افروختند آخر الامر سالباہن غالب گشتہ بکرماجیت بقتل رسید و درباب چند
و چون ایام دولتش روایت بسیار است و چون ہیچ کدام ازان قسم نبود کہ عقل قبول کند سکوت
نمود و بعد از بکرماجیت مدتہا ملک مالوہ خراب بودہ حاکم عادل و صاحب جودی نداشت"
ترجمہ۔ راجہ بکرماجیت قوم پوار سے تہا اوس کی نیک نہادی کی حکایتین اور روایتین
ہندوؤن مین بطور قصہ کہانی کے مشہور ہین کہتے ہین کہ ایک دفعہ راجہ بکرماجیت نے
آغاز شباب مین لباس فقیری اختیار کر کے سیاحی کی۔ فقیرون کی صحبت مین رہکر اون کے
ساتہہ عبادت کرتا تہا۔ جب پچاس برس کی عمر کو پہونچا تو غیب سے اوسکو حکم ہوا کہ سپاہگری

کر - چونکہ خدا کا حکم یونہی تہا - بادشاہی کو پہونچگیا اور خلق اللہ کو ظالمون کے پنجہ سے نجات
دی اور روز بروز ترقی کرکے تہوڑی ہی مدت مین ملک نہروالا اور مالوہ اپنے قبضہ مین
لایا اور عدل و انصاف سے ہر شہر و دیار کے آدمیون پر اپنے احسان کا سایہ پہیلا دیا یہان
تک کہ مقناطیس نے لوہے کو اور کہربا نے گہاس کو کہینچنا چہوڑ دیا - ہندؤون کا اعتقاد
ہے کہ اوسکی حالت اہل دنیا سے بڑہی ہوئی تہی جو کچہہ اوسکے دل مین گذرتا ہو بہ ظہور
مین آجاتا رات کو جو کچہہ اپنی رعیت کے حق مین سوچتا صبح کو روز روشن کی طرح ظاہر ہوجاتا
حالانکہ بادشاہ تہا مگر رعیت کے ساتہہ برادرانہ سلوک کرتا تہا - گہر مین سوا ہی مٹی کے لوٹے
اور چٹائی کے اور کچہہ نہ رکہتا تہا - اوس نے شہر اوجین کو آباد کرکے اپنا دار السلطنت بنایا
اور قلعہ دہار کی بنیاد رکہی بلکہ اسمین سکونت بہی اختیار کی - مہاکال کا مندر اوجین مین بناکر
برہمن اور جوگیون کے وظیفے مقرر کردئے اور اون کو اوسی بتخانہ مین رکہا اور حکم دیدیا کہ
شب و روز عبادت الٰہی مین مشغول رہو - اپنا تمام وقت یا تو خلق اللہ کی خدمتگذاری یا
خالق کی پرستش مین صرف کرتا - ہندو اس راجہ کا بڑا اعتقاد رکہتے ہین اور عجیب و غریب
باتین اوسکی نسبت بیان کرتے ہین اوسکی وفات سے ایک سنہ مقرر کرکے اپنی دفترون
مین درج کرلیا ہے اس کتاب کی تحریر تک سنہ ۱۰۱۵ ہجری گذر چکے ہین مگر ہندؤون کے
حساب سے سمت ۱۶۶۳ بکرمی گذرا ہے - اردشیر بکرماجیت کا ہمعصر تہا اور بعض اقوال کے
بموجب شاہ پور کا ہم عہد ہوا اوسکی سلطنت کے اخیر زمانہ مین سالباہن دکن کے ایک
زمیندار نے اوس پر حملہ کیا - دریای نربدا کے کنارہ پر دونون لشکرون مین لڑائی ہوئی
سالباہن غالب آیا اور بکرماجیت قتل ہوا - اوسکے عہد کی روایتین بہت ہین - چونکہ
اون مین سے کسی کو بہی عقل قبول نہین کرتی اسلئے وہ یہان پر نہین لکہی گئین - بعد

بکرماجیت کے مدت دراز تک ملک مالوہ خراب رہا اور کوئی حاکم منصف و سخی پیدا نہوا
راجہ بکرماجیت دراصل اون راجاؤن مین تہا جو سری کرشن جی کے اِس مسئلہ پر چلتے
ہین کہ دنیا کے تمام کام کرو مگر اون سے مثل کنول کے پتہ کے علیحدہ رہو جیسے کہ وہ پانی
مین رہکر پانی سے الگ رہتا ہے یعنی دل سے تارک اور ظاہر اسب کام کرتے رہو۔ اِس
نیک راجہ کا عمل بالکل مولانا روم کے اس شعر پر تہا ؎

چیست دنیا از خدا غافل بُدن	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

یعنی خدا سے غافل ہوجانیکا نام دنیا ہے نہ کہ مال و دولت اور جورو بچون کا۔
ہیون ٹ‍ُسینگ چین کا ایک اور مسافر جو سنہ ۶۲۹ء سے سنہ ۶۴۵ء تک ہندوستان
مین رہا۔ اُسکی تحریرات سے اوسوقت مین یہانکی حالت کا بخوبی پتہ ملتا ہے چنانچہ وہ لکھتا
ہے کہ "نگرہار" جلال آباد کا دارالخلافہ بڑا آباد شہر تہا اوسکا رقبہ چار میل تہا اور وہان پر غلہ
اور میوہ جات بہت پیدا ہوتے تہے لوگون کے مزاج سادہ تہے اونمین ایمانداری بہت
تہی "کاندہار" کہ جسکو اب قندہار کہتے ہین ویسا آباد تو نہین تہا مگر وہان پر ہندوؤن
کے سو مندر موجود تہے وہان کے لوگ پڑہنے لکہنے کے بہت شوقین تہے۔ کابل مین
کہ جو اوس زمانہ مین "اُودیان" کہلاتا تہا بودہ مذہب رائج تہا کشمیر کا رقبہ چودہ سو میل تہا اور
اوسکی راجدہانی ڈہائی میل لمبی اور ایک میل چوڑی تہی وہان پر بہی غلہ اور میوہ جات اور
پہول بکثرت پیدا ہوتے تہے۔ ہندو اور بودہ مذہب دونون برابر جاری تہے۔ چین کے
لوگ کشمیر کے راجہ کو خراج دیتے تہے اور اونہین لوگون نے چین سے سیب و ناسپاتی لاکر
کشمیر مین بوئے تہے۔ "شتدرو" یعنے ستلج کے پاس کا ملک بڑا مالدار تہا وہان کے لوگ
رنگ برنگ کے ریشم کے کپڑے پہنتے تہے۔ متہرا کے گرد نواح کا ملک ایک ہزار میل کے

حلقہ مین تہا اور وہان کے لوگ نیکی اور علم کے قدردان تھے۔ مندرون مین رنگ برنگ
کے سنہری جواہرات سے جڑے ہوئے جھنڈے لگے ہوئے تھے ہر طرف بڑے بڑے
شامیانے کارچوبی کام کے نظر آتے تھے اور اگر کی خوشبو مہکتی تہی۔ پہولون کی برشا
ہوتی تہی اور چاندا اور سورج بہی خوشبودار دہوئین سے چُہپ جاتے تھے ہردوار مین ایک
بڑا مندر تہا کہ جہان پر ہزارون آدمی روز آتے تھے۔ کمایون اور گڑوال مین عورتون کا راج
تہا۔ دہلی و قنوج ہندوؤن کی تہذیب کے مرکز تھے۔ قنوج کہ جو کان کوبج کہلاتا تہا۔ بڑا
خوبصورت شہر تہا ہر طرف پہولون کے درخت بلّور کے مانند چمکتے ہوئے تالاب باولیان
بنی ہوئی تہین شہر مین تجارت کا سامان بہت جمع تہا لوگ خوشحال تھے۔ پہل پہول و غلہ
بکثرت ہوتے تھے۔ لوگ ایماندار اور سچے تھے۔ رنگ برنگ کے خوبصورت و شاندار
کپڑے پہنتے تھے وہ علم دوست اور سفر کے شوقین تھے اور مذہبی باتون پر بہت بحث
کرتے تھے۔ الہ آباد یعنی پریاگ مین جاتری اشنان کو جاتے تھے اور اکہے بڑ کی پوجا
ہوتی تہی۔ بنارس ہندوؤن کا بڑا مقام تہا وہان کے لوگ بڑے مالدار تھے۔ مکانات
بہت شان و شوکت کے بنے ہوئے تھے سو مندر بڑے شاندار کہ جنہین بڑے بڑے
برج اور پتہر اور لکڑی کی کندہ کی ہوئی بارہ دریان بنی ہوئی تہین موجود تھے ایک "مہیشور"
کی مورت سو فٹ اونچی تہی اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا باتین کر رہی ہے مگدہ دیش مین غلہ
بہت ہوتا تہا۔ گیا مین اوس درخت کے پاس کہ جہان گوتم بدہ کو سادہی ہوئی تہی ایک
مندر چہہ فصیلون کا بنا ہوا تہا اوسکی دیوارین سہ منزلی تہین اور اونمین نہایت خوبصورت
کام نقاشی کا بنایا گیا تہا گوتم بدہ کی مورتی سونے اور چاندی کی ڈہلی ہوئی وہان رکہی تہی
وہان سے ہیون تسینگ راجگری مین ہوتا ہوا نلندا مین پہونچا وہان پر ایک بڑا ودیالہ

(یونیورسٹی) تہا کہ جسمین ہزارون آدمی بڑی لیاقت وفضیلت کے موجود تہے اُنکا سب لوگ ادب کرتے تہے اور اونکو رات دن فلاسفی کے پیچیدہ معاملات پر بحث سے فرصت نہین ملتی تہی - بوڑہے وجوان ولڑکے سب ان مباحثات مین مشغول رہتے تہے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اور اُن لوگون کی جو بحث مین پورے طور پر شریک نہین ہوسکتے تہے بیقدری ہوتی تہی اور وہ وہان سے شرم کے مارے بہاگ جاتے تہے اُس مدرسہ مین تمام ملکون سے لوگ تعلیم پانے یا نام پیدا کرنے اور اپنے شکوک رفع کرنیکے لئے آتے تہے یہانتک کہ لوگ نلندا کی مدرسہ کے نام سے ہی عزت پاتے تہے - پہر ہون ٹوسینگ بہار اور بنگال کے شہرون اور زرخیز ملک کو دیکہتا ہوا آسام اور کامروپ دیش مین پہونچا وہان سے مغربی بنگال مین گیا اور پہر اوڑیسہ مین گیا اوڑیسہ اوس زمانہ مین بدہونکی بڑی جگہہ تہی - جگناتہ جی کا مندر اوسوقت تک وہان نہین بنا تہا اوس سے تہوڑے دور پرے چرتر نام کی ایک بندرگاہ تہی کہ جہان سے سوداگر دُور دراز ملکون کو جاتے تہے اندہر دیش کا رقبہ بارہ سو میل تہا اور اوس کا دار الخلافہ آٹہہ میل کے اندر تہا - کونکن اور مہاراشٹ دیش کی زمین بہت زرخیز اور لوگ مالدار تہے - بروچ اور کچہہ مین دُور دراز کے ملکون سے مال آتا تہا کچہہ مین سیکڑون گہر ایک ایک کروڑ روپیہ کی حیثیت کے تہے دُور دراز کے شہرون کی پیداوار وہان پر جمع ہوتی تہی - مالوہ کی نسبت ہون ٹوسینگ لکہتا ہے کہ ہندوستان مین دو جگہہ علم کے لئے مشہور ہین ایک مالوہ اور دوسرا مگدہ - اوسکی رائے مین یہان کے لوگ قدرتی طور پر راستباز او صدق دل تہے وہ کہتا ہے کہ روپیہ کے معاملات مین دُہوکا اور فریب ان مین نہین ہے انصاف مین یہ ہمیشہ بردباری کو کام مین لاتے ہین بڑے عاقبت اندیش دنیا کی خواہشات سے مبرّا ہین معاملات مین دُغا یا دہوکہ

نہین دیتے اور اپنے اقرار اور بات کے سچے تھے۔ مردون کی پوشاک اوس زمانہ مین بھی دھوتی و چادر اور عورتون کی دھوتی اور اوڑھنی ہوتی تھی۔ سرون پر لوگ مکٹ اور گلے مین سونے اور ہیرون کے کنٹھے پہنتے تھے ریشم و سن کے کپڑے اور پشمینہ کا بہت رواج تھا پشمینہ کو "ہلای" ریشم کو "کاوشی" اور سن کو "کشون" کہتے تھے شمالی ہندوستان مین جہان سردی زیادہ ہوتی تھی لوگ بدن سے چپٹا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔ صفائی کیطرف بڑی توجہ تھی۔ سب نہاکر کھانا کھاتے تھے لکڑی اور مٹی کے برتن کھانیکے بعد پھینک دیتے تھے سونے۔ چاندی۔ لوہے۔ تانبے کے برتن کھانے کے بعد مانجے جاتے تھے اور کھانیکے بعد سب دانتون کو صاف کرتے اور ہاتھ منھ دھوتے تھے۔ شہرون کی فصیلین اور دروازے اینٹون اور پتھرون کے ہوتے تھے بیچ لکڑی اور بانس کی بنتے تھے لوگون کے مکانون پر چھپر اور کھپریلین ڈالی جاتی تہین دیوارون کی لپائی گوبر سے ہوتی تھی۔ شہرون کی گلیان تنگ اور بازار میلے رہتے تھے دونون طرف دوکانین ہوتی تہین اور ہر دوکان پر نشان پیشہ کا لکھا جاتا تھا۔ قصاب۔ مچھلی مارنیوالے۔ بھنگی وغیرہ شہر کے باہر رہتے تھے۔ پانچ قسم کا علم رائج تھا شبد ودیا शब्द विद्या (صرف ونحو) شلپ ودیا शिल्प विद्या (علم صنعت) چکتسا ودیا चिकित्सा विद्या (علم حکمت) ہیتو ودیا हेतु विद्या (منطق) اور ادھیاتم ودیا अध्यात्म विद्या (فلاسفی) چار وید مانے جاتے تھے لوگ تیس برس کی عمر مین اپنی تعلیم ختم کرکے گورو دکشنا دیکر گھر آتے تھے چاول کی افراط تھی دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ گڑ۔ شکر۔ تیل و مختلف قسم کی مچھلی و گوشت اور مختلف قسم کی شرابین رائج تہین مگر بڑے آدمیون مین لوگ شراب کم پیتے تھے غریبون مین تو اسکا رواج ہی نہ تھا سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل کی کانین۔ موتی اور مختلف قسم کے ہیرے و

وجوا ہر ملک مین با فراط تہے ۔ تجارت عام طور پر مال کے بدلے مال دینے کے ذریعہ سے
ہوتی تہی ۔ سکّہ تجارت مین کم کام مین آتا تہا ملک مین بہت سے چہوٹے چہوٹے راجہ تہے
اون مین لڑائیان اکثر ہوتی تہین مگر جو شخص کہ فتحیاب ہوتا تہا وہ مغلوب کو تہوڑا سا خراج لیکر
چہوڑ دیتا تہا اور لڑائیون سے زیادہ تباہی اور بربادی رعایا کی نہین ہوتی تہی ۔ اِس سے
ظاہر ہوگا کہ اوسوقت مین بہی باوجود گرنے کے ملک کتنی بہتر حالت مین تہا اگر علمی ترقی کی
طرف غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اوسکے بعد پہر ویسی ترقی نہین ہوئی ۔ چرک चरक
اور سشرت सुश्रुत دو مشہور اور مستند حکمت کی کتابین جو چہٹی صدی عیسوی مین
لکہی گئین اون سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو سرجری Surgery یعنی جرّاحی
اور اینوٹومی Anatomy یعنی تشریح بدن میٹریا میڈیکا Materia Medica
یعنی خواص ادویات اور بوٹنی Botany یعنی علم نباتات مین کیسے کامل تہے
اون کو جراحی مین ایک سو ستائیس اوزار معلوم تہے اونہین کی میٹریا میڈیکا یونانیون نے
او مسلمانون نے سیکہی اور خلیفہ المامون کے وقت مین سنسکرت طب کا ترجمہ عربی مین ہوا
ریاضی مین آریہ بہٹ आर्यभट نے جو سنہ ۴۷۶ عیسوی مین پاٹلی پتر مین ہوئے زمین
کا اپنے محور کے گرد گہومنا اسکا صحیح رقبہ اور سورج اور چاند گرہن کی اصلی وجہ دکہلائی
ہے وارا میر वाराहमीर کے پنچ سدہانت पंचसिद्धान्त اور برہت سنگتا बृहत्-संहिता
جو سنہ ۵۰۵ اور سنہ ۵۸۷ کے بیچ مین لکہی گئی اور برہم گپت ब्रह्मगुप्त کا برہم سپہوٹ
سدہانت ब्रह्मस्फुटसिद्धान्त جو سنہ ۶۲۸ مین لکہا گیا اون مین علم ہیئت و چاند و سورج
ستارون کی گردش پر بخوبی بحث کی گئی ہے بہاسکر آچاریہ भास्कराचार्य کا جو
سنہ ۱۱۱۴ عیسوی مین ہوا سدہانت شرومنی सिद्धान्त शिरोमणि الجبری یعنی جبر مقابلہ

حساب - علم مثلث Trigonometry مین اب تک مستند ہے اور اُسکے مسائل سترہوین واٹھارہوین صدی تک بہی یورپ مین حل نہین ہوسکے کالیداس कालीदास کا نام لیتے ہی رگھوبنش اور شکنتلا وغیرہ یاد آجاتے ہین ایسا شاعر آج تک نہین ہوا - بھاروی भारवी نے مشہور کابیہ काव्य کرات ارجونی किरात अर्जुनी لکھا - امر سنگہ अमरसिंह کا امر کوش अमरकोश کہ جسکا چینی زبان مین ترجمہ کیا گیا مشہور ہے اوس نے گیا مین بدہون کا وہ مشہور مندر جو اب تک موجود ہی بنایا تہا - اسی زمانہ مین پنچ تنتر کہ جو بعد کو فارسی مین نوشیروان کے وقت مین انوار سہیلی کے نام سے ترجمہ ہوا لکھا گیا - اوس وقت مین ہندوا ور بدہ مذہب دونون جاری تہے اور ایک کو دوسرے سے کوئی مخالفت نہین تہی - راجہ شالی واہن نے جو پٹن کا راجہ تہا سنہ ۷۸ عیسوی مین شاکہا قایم کیا اور وہ اب تک رائج ہے -

شنکر آچاریہ جی مہاراج - پہر شنکر آچاریہ جی مہاراج ہوئے اونہون نے وہ خرابیان جو ہندو مذہب مین پہیل گئی تہین دور کین اور ویدون کے سدہانت کو پہر قایم کیا - انگریز مورخ انکو بکرماجیت کے بعد بتلاتے ہین مگر ہندوؤن کے خیال کے موافق وہ بکرماجیت سے پہلے ہوئے اِن کا جنم یدہشٹر سے ۲۶۳۱ برس بعد ہوا اور اُنہون نے ۲۶۶۳ یدہشٹری مین وفات پائی اِس حساب سے ہندو کہتے ہین کہ اونہون نے ۴۷۶ برس قبل مسیح کے جنم لیا تہا - یہ بات مصنف کو ایک کاغذ سے جو شاردہا پیٹہ دوارکا مین موجود ہے اور جو ماگہ سودی پنچمی شاکہے ۸۴۸۱ مین لکہا گیا معلوم ہوئی - اِس کاغذ مین شنکر مہاراج کی سوانح عمری تاریخوار لکہی ہوئی ہے - مگر یورپ کے علما شنکر کی پیدایش سنہ ۷۸۸ عیسوی مین اور اُن کی وفات سنہ ۸۲۰ عیسوی مین قایم کرتے ہین - شنکر آچاریہ جی ملک مالابار مین موضع کلاری

مین پیدا ہوئے تہے اون کے والدین برہمن تہے اون کی پیدایش کیوقت کی مختلف روایتین مشہور ہین اور لوگ کہتے ہین کہ وہ شیوجی کا اوتار تہے اور برہما۔ وشنو۔ سرسوتی وغیرہ دیوتاؤن نے بہی اوسی وقت مین اونکے مخالف اوتار اسوجہہ سے لئے کہ ست کی بنا مضبوط قایم ہو بہر نہج اسمین کوئی شبہہ نہین ہے کہ انہون نے شروع مین ہی بڑی ترقی کی انکی مان نے اونکا یگیوپویت یعنی جنیئو کیا سات برس کی عمر مین اپنے گانون کے گور وسے ودیا پڑہکر دو برس تک اپنی مان کے پاس رہے اور پہر نو برس کی عمر مین سنیاسی ہوکر گوبند آچاریہ کے کے پاس جو نربدا کے کنارہ پر آمر کنٹھہ مین رہتے تہے آکر ودیا پڑہی وہان سے بدرک آشرم बद्रिकाश्रम کو گئے اور پندرہ برس کی عمر سے پہلے ہی سولہ بہاشیہ جو انکے نام سے مشہور ہین تیار کئے یعنی بارہ اوپنشدون پر تیرہوان گیتا چودہوان شاریک بہاشیہ शारीरक भाष्य پندرہوان وشنو سہسرنام بہاشیہ विष्णुसहस्रनाम اور سولہوان سنت سجات گیتا بہاشیہ सनत सुजात गीताभाष्य مثل بودہ کے لوگ انکو بہی ناستک کہتے تہے لیکن جب اونہون نے بڑے زور سے یہ ثابت کیا ہے کہ ایک ست سروپ برہم ہی دنیا کی پیدایش و قیام اور فنا کا باعث ہے اوسکو ہی جاننے اور اوسکی ہی عبادت کرنے پر تمام ویدون کا خاتمہ ہے اور انسانی زندگی کا مطلب حاصل ہوجاتا ہے تو پہر اون کو ناستک کیسے کہا جاسکتا ہے اونہون نے کرم कर्म اور اوپاسنا उपासना کو گیان کے تابع قرار دیا ہے وہ کہتے ہین کہ برہم کی دو حالتین ہین ایک با اسم و اوصاف دوسرے اسم صفت سے مبرّا۔ دنیوی حالت کے لحاظ سے عابد و معبود کا رشتہ درست ہے اور ایک ہی پرماتما کی مختلف صورتون سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن حقیقت مین تو اسم وصفت سے مبرّا برہم ہی ست ہے اونہون نے جتنے مختلف مت اور مذہب ہندوستان مین

itsurdu.blogspot.com

تھے اون سب کے مقلدون کے ساتھ بحث کرکے اپنا مذہب قایم کیا اور کمارل بھٹ
कुमारलभट्ट اور منڈن مصر मण्डनमिश्र اور پربھاکر प्रभाकर وغیرہ کو مباحثہ
مین جیتا پھر بہت سے ہندوؤن کے مندر جنکو بدھون نے غارت کردیا تھا از سر نو قایم
کرائے اور چار مٹھ یعنی جوتی مٹھ ज्योतिमठ بدری ناتھ کے پاس اور گوبردھن مٹھ गोवर्धनमठ
اڑیسہ مین اور شرنگیری مٹھ शृंगेरी جنوبی ہندوستان مین اور شاردا مٹھ शारदामठ
دوارکا مین قایم کئے منجملہ انکے صرف شرنگیری اور شاردا موجود ہین جوتی مٹھ کی بابت معلوم
ہوا کہ دوسو برس سے نہین ہے مگر اوس نام کے گانون مین شنکر آچاریہ جی کے بنائے
ہوئے مندر ابتک موجود ہین پنڈوکیشر مین جو بدری ناتھ سے گیارہ میل اسطرف ہے
شنکر آچاریہ جی کا بنایا ہوا مندر اب بھی قایم ہے اور بدری ناتھ جی کی مورتی اُنھون نے
نارد کنڈ سے نکالکر قایم کی تھی مین نے اوس مندر کو حال مین دیکھا عجیب جگہہ ہے چارونطرف
برف ہی برف ہے تھوڑی سی دور مین بدری ناتھ پوری آباد ہے مندر (۸۰۰) برس کا بنا ہوا
ہے جاڑون مین تمام شہر اور مندر برف سے ڈھک جاتے ہین نیچے گنگا بڑے زور و شور کے
ساتھ بہتی ہے اور ایشور کی قدرت کا عجب تماشہ ہے کہ دریا کے اوپر قدرتی پل برف کا
میلون تک بنجاتا ہے۔ اوپر سیکڑون فٹ موٹا برف کا پہاڑ ہوجاتا ہے نیچے گنگا زور
کرکے نکلتی ہے۔ چوتھی مٹھ مین جو نرسنگ جی کی مورت ہے اوسکا ایک ہاتھ رفتہ رفتہ چھوٹا
ہوتا جاتا ہے اور روایت ہے کہ جب بالکل گرجاویگا تو پھر راستہ بدری ناتھ کا بند ہوجاویگا
بدری ناتھ جی کی جاترا کی ہندوؤن مین ویسی ہی تعظیم ہے جیسی کہ جگناتھ جی کی بلکہ لوگ اسکو
سب سے بڑی جاترا مانتے ہین کیونکہ یہ زمین رشیون کی تھی جیدہر جاؤ ایک عجیب سنسان نظر
آتا ہے آسمان سے باتین کرتے ہوئے ہمالیہ کی برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ گنگا جی کا زور شور

کہین میلون خوشبو دار درختون کے جنگل کہین درخت کا نام و نشان بہی نہین کہین راستہ تین چار فٹ چوڑا کہ جس پر چلنے مین جان کا ہر وقت خوف رہتا ہے یہ ہی اس سرزمین کی کیفیت ہے جو لوگ کہ یہان پر دنیا سے بچکر تپ کرنے کو آتے تہے اُن کو اس سے بہتر کوئی جگہہ نہین مل سکتی تہی یہان پر ہی نارد - ویاس - سری کرشن وغیرہ نے آکر تپ کیا - نرنارین کا آشرم یہان پر ہی تہا اور دو پہاڑ نرنارین کے نام سے ابتک مشہور ہین - اور گو بدری ناتہہ مین شنکر مٹہہ موجود نہین ہے مگر شنکر کا نام ہر کہہ ومہہ کی زبان پر ہے اور رہیگا - اوڑیسہ مین برائے نام شنکر مٹہہ موجود ہے لیکن اوسکا وہ زور جو شرنگیری مٹہہ کا ہے نہین ہے شنکر آچاریہ جی نے یہ سب کام ۳۲ برس کی عمر تک کیا اور پہر مان سروور مین جاکر شریر یعنے جسم کو چہوڑ دیا - اونکی بہاشیون اور کلام کا نیک اثر ابتک ہندوستان مین قایم ہے اور رہیگا اُن سا فلاسفر اب تک نہین ہوا اور یورپ کے بعض عقلا کہتے ہین کہ پلٹو یعنی افلاطون اور کینٹ وغیرہ بہی اون عالی خیالات کو جو اُنہون نے ظاہر کئے نہین پہونچ سکے -

ہندوؤن کی حالت ہندو راجاؤن کے اخیر وقت مین

شنکر اور بکرم کے بعد ہندوؤن مین گو خودمختاری تہوڑی بہت رہی مگر کوئی ترقی علمی نہین ہوئی - تاہم دسوین صدی تک ہندوستان مین بڑی بڑی عمارتین بنتی رہین اور متہرا اور قنوج و دیگر مقامات پر وہ بڑے بڑے مندر اور محل کہ جنکے کہنڈرات کو دیکہکر ہم آج تک متحیر ہوتے ہین تعمیر ہوئے - اسی زمانہ مین بڑے بڑے تیرتہہ جاترا اور روپیہ کا دان پُن مندرون کے لئے قایم ہوا اور مذہب صرف اسی کا نام رہگیا کہ جہان تک ہو سکے ہر چیز برہمنون کو دو اسی وجہہ سے برہمن بہی جو پہلے اپنے تپ اور گیان سے اور لوگون کے رہنما تہے گرفتار طمع ہوکر اپنی اصلی حالت سے گر گئے اور جیسے کہ اور سب لوگون نے اپنی عقل و تمیز مذہبی اور سوشل آبادی کو برہمنون کے ہاتہہ مین چہوڑ کر

itsurdu.blogspot.com

اپنے تئیں گرا لیا تو پھر برہمن بھی عقل و تمیز سے خالی اور خیالات فاسد مین مبتلا ہو کر باعث
زوال ملک ہوئے - تفرقات باہمی اور جہالت کے سوا ہی اور کوئی باعث اس ملک کے
دوسری قومون کے ہاتھہ مین جانیکا نہین ہوا - ناٹکون سے پایا جاتا ہی کہ سنہ ۹۰۰ء تک
عورتین پڑہنی لکھنی تہین راگ اور باجا اور نقاشی اور مصوری سیکھتی تہین - شہرون مین بڑی
رونق تہی اوجین مین تمام ہندوستان کی عقل و فضیلت و خوبصورتی و دولت سنہ ۶۰۰ء
تک موجود تہی ساہوکار اور سوداگر مہاجن چوراہا مین رہتے تھے ریشم و جواہرات قیمتی اسباب
انکی دوکانون مین موجود تہا - بیوپار بہت ہوتا تہا اور روپیہ کی اسقدر افراط تہی کہ لوگ راجاؤن
اور بادشاہون تک کو قرض دیتے تھے جوہریون کی دوکانون مین موتی - ہیرے - یاقوت
لعل - مونگے بکثرت ملتے تہے - گندہی زعفران و مشک بیچتے تھے صندل اور چیزون
کا عطر نکالتے تہے وہان کے ساخت کی چیزین بغداد اور یورپ مین جاتی تہین اور یورپ کے
بادشاہ اون پر تعجب کرتے تہے چنانچہ ہندوستان کے ریشمی کپڑے اور کمخواب یورپ کے
بادشاہ شارلی مین کے دربار مین گئین خلیفہ ہارون رشید کے یہان بہی یہان کی چیزون
کی ہمیشہ بڑی قدر رہتی - بازارون اور گلیون مین چھوٹی بڑی دوکانین کپڑے اور مٹھائی وغیرہ
کی تہین اور لوگ دن بھر خوشی خوشی زندہ دلی کے ساتھہ پہرتے تہے - کالیداس اور بہاروی
وغیرہ شاعرون کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت مین بہی قمار بازی و شراب خواری
تہی مگر کثرت نہین تہی - بڑے آدمیون کے مکان کا صدر دروازہ بہت اونچا ہوتا تہا اور
اوس پر رنگ برنگ کی نقش کاری کیجاتی تہی دروازہ پر پہول اور ہار لٹکائے جاتے تہے
اور دہلیز صاف ہو کر چہڑکی جاتی تہی - پہلے صحن مکانات کے کواڑ بازار کی طرف سے کہولتے
تہے دوسرے صحن مین گاڑہی گھوڑے بیل ہاتہی رہتے تہے - ہاتہیون کو گہی اور چاول

کھانے کو ملتا تھا تیسرے صحن مین مالک مکان کی مردانی نشست ہوتی تھی کہ جہان وہ
لوگون سے ملتا تھا - چوتھے صحن مین ناچ گانا ہوتا تھا - پانچوین مین کھانا پکایا جاتا تھا -
چھٹے مین کاریگر رہتے تھے - ساتوین مین جانور پالے جاتے تھے اور آٹھوین مین مالک
مکان کا زنانہ ہوتا تھا - مکان کے پیچھے باغ ہوتا تھا - شہر کے باہر امیرون کے باغ اور
مکانات ہوتے تھے لوگ بیلون کی جھولیون مین سوار ہوتے تھے بڑے آدمیونکے رتھون
مین گھوڑے جوتے جاتے تھے غلامون کی خرید فروخت برابر جاری تھی - مرچھہ کٹک ناٹک
سے جسکو شودرک راجہ نے چھٹی صدی عیسوی مین لکھا پایا جاتا ہے کہ برہما - وشنو شیو دیوتا
مانے جاتے تھے بدھون کو حقارت سے دیکھا جاتا تھا - منوسمرتی کے مطابق انصاف ہوتا
تھا - عدالتون مین راجہ کے خوف سے انصاف مین قصور ہوتا تھا چنانچہ ایک برہمن ایک کسبی
مسماۃ بسنت سینا پر عاشق تھا اوسی پر راجہ کا سالا بھی عاشق تھا اوس نے اوس عورت
کو باغ مین پھانسی دلوا چارودت پر قتل کا الزام لگایا جس وقت کہ مقدمہ عدالت مین آیا
تو حاکم عدالت اوس روز اوس مقدمہ کو فیصل کرنا نہین چاہتا تھا مگر مدعی نے یہ کہا کہ مین راجہ
کا سالا ہون اگر تم مقدمہ نہ کروگے تو اپنی نوکری کھو بیٹھوگے - بیچارہ حاکم نے ڈر کر
اوسی روز مقدمہ لیا اور چارودت کو طلب کیا عدالت مین مدعی راجہ سے تعلق
کے زعم پر حاکم اور گواہون کو خوب دھمکاتا رہا - جب چارودت آیا تو وہ عدالت کو
دیکھکر کہتا ہے کہ "یہان پر بہت لوگ فکر کے دریا مین ڈوبے ہوئے ہین اس دریا کی
موجین آپسمین لڑنے والے وکیل ہین اور مختار وہ خونخوار جانور ہین جو موت کے قاصد
بنکر لوگون کا خون پیتے ہین عدالت کے سپاہی وہ کوڑیان ہین جو جہال سے لیکر ادہر
اودہر گرتی ہین مخبر وہ بگلے ہین جو اپنے شکار پر تاک لگائے بیٹھے ہین ندی کا کنارہ جسکو

انصاف کہنا چاہیئے نہایت پسلنے کی جگہہ ہے اور چارو نطرف اس ندی مین انصاف
کے دشمن خونخوار ظالم ہی نظر آتے ہین"۔ چارودت کو حاکم عدالت ملزم نہین سمجہتا تہا مگر
مدعی اوسکو دہمکاتا تہا۔ پہر کوتوال شہر کہ جو مدعی کے تابع تہا ایک زیور جو عورت مقتولہ کا
بیان کیا گیا عدالت مین لایا اوس زیور کو عورت کی مان سے شناخت کرایا گیا مگر اوس
نے شناخت نہین کیا تاہم مدعی سرشتہ دار سے جو اوسکے تابع تہا کہتا ہے کہ "لکہو یہ اوسی
کا زیور ہے اور سرشتہ دار نے ویساہی لکہہ لیا پہر چارودت سے زبردستی اقبال کرایا گیا
اور اوسکو سزاے موت کا حکم دیا۔ چارودت کو مقتل مین لے گئے ہین کہ اس عرصہ مین
بسنت سینا جو مری نہین تہی آ موجود ہوئی۔ اس پر لوگون نے مدعی کو مارنا چاہا مگر چارودت
نے اوسکو معاف کردیا اوس وقت مین حاکم عدالت برہمن اور سرشتہ دار کایستہہ کہ جنکو
شریشٹ کایستہہ کہتے تہے ہوتے تہے عدالت کی زبان پراکرت تہی اور تمام کارروائی اوسی
زبان مین کی جاتی تہی۔ المسعودی ایک مورخ جو ۹۵۶ عیسوی مین فوت ہوا کہتا ہے کہ
ہندو شراب سے پرہیز کرتے ہین اسوجہہ سے کہ اوس سے عقل پر پردہ پڑجاتا ہے اور ذہن
کند ہوجاتا ہے اگر کوئی راجہ شراب پیتا ہے تو وہ گدی سے اوتار دیا جاتا ہے گیارہوین
صدی مین ایک اور مسلمان مورخ الادریسی ہندوون کی نسبت لکہتا ہے کہ "ہندو اپنی خصلت
سے انصاف کی طرف مائل ہین اور کبہی اپنے افعال مین انصاف سے درگذر نہین کرتے اونکی
عادات نیک نیتی۔ دیانتداری ایفاء عہد کے لئے مشہور و معروف ہین اور اونہون نے
ان اوصاف مین ایسی شہرت حاصل کی ہے کہ لوگ ہر چہار طرف سے اون کے ملک مین جمع
ہوتے ہین اور اسی لئے اونکا ملک پر رونق ہے اور اونکی حالت مرفع الحال ہے"۔ ایک
دوسرا مسلمان مورخ البیرونی جو محمود غزنوی کے ساتھہ ہندوستان مین آیا وہ کہتا ہے۔

ہنود گو بت پرست کہے جاتے ہین مگر بت پرستی عوام الناس مین ہے عقلا مین نہین ہے
وہ تو ایک خدا کو جسکی ابتدا اور انتہا نہین ہے جو اپنی مرضی سے جو چاہے کرتا ہی جو قادر مطلق
ہے جو دانای کل ہے جو سارے مین موجود ہے زندگی بخشتا ہے حکومت کرتا ہے اور سب کی
حفاظت کرتا ہے جو اپنی بادشاہی مین نرالا ہے جسکی مشابہت کسی چیز سے نہین ہوسکتی مانتے
ہین اُسی زمانہ مین بنارس ۔ پشکر ۔ تہانیسر ۔ سومناتہہ ۔ اور ہردوار وغیرہ مشہور تیرتہہ تھے اُن
کے کنارون پر بڑے بڑے تالاب کہ جنکو دیکھکر حیرت ہوتی تھی بنے ہوئے تھے سورج کی
مورتی ملتان مین وشنوجی کی تہانیسر مین شیو لنگ سومناتہہ مین پوجی جاتے تھے ۔ ہولی ۔ بیساکھی
نرجلا ایکادشی ۔ جنم اشٹمی ۔ نوراترون کی اشٹمی و نومی ۔ دیوالی ۔ اور شیو راتری بڑے تیوہار تھے
چہتریون ویشیون اور شودرون مین بہت کم تمیز رہ گئی تھی اور انمین سے کسی کو بھی وید
پڑھنے اور منتر بولنے کی اجازت نہین تھی ۔ ہر شخص اپنی آمدنی کے تین حصہ کرتا تھا ایک حصہ
بعد ادائیگی محاصل سرکاری کے جمع رکھتا تھا ایک حصہ تجارت مین لگاتا تھا اور باقی ایک ثلث
مین سے ¼ حصہ خیرات مین خرچ کرتا تھا باقی اپنے کام مین لگاتا تھا ۔ شادی مین صغیر سنی کا رواج
شروع ہوگیا تھا ۔ بیوگان کی دوبارہ شادی نہین ہوتی تھی رسم ستی جاری تھی لوگ علیحدہ علیحدہ
کہانا کہاتے تھے ۔ دہوتی اور چادر اور میرزئی پہننے کا رواج تھا لوگ گہوڑون پر بلازین کسے
سوار ہوتے تھے داہنی طرف کمر کے کٹار باندہتے تھے ۔ قنوج کہ جو پہلے بڑا شہر تھا برباد ہوگیا
تھا ۔ پریاگ ۔ متہرا ۔ بنارس ۔ اوجین ۔ دہار ۔ تہانیسر ۔ جالندہر ۔ میرٹہہ وغیرہ مشہور تھے
مقدمات بھی ہوتے تھے عرضی دعویٰ اور استغاثہ تحریری داخل کئے جاتے تھے مگر زبانی
عرضیان بھی لیجاتی تہین سزا دینے مین نہایت رحم کیا جاتا تھا ۔ برہمن مجرمون کے ساتھہ بہت
نرمی کیجاتی تھی مثلاً اگر کوئی برہمن دوسری ذات کے آدمی کو مار ڈالتا تھا تو اوسکو کچھہ برت اور

itsurdu.blogspot.com

خیرات اور پوجا کرنے کی سزا دیجاتی تہی - قتل برہمن - گای کا مارنا - شراب پینا - زنا کاری بڑے جرم سمجہے جاتے تہے - ہندوؤنکو مسئلہ کشش ثقل یعنی گرویٹیشن Gravitation جو نیوٹن نے دریافت کیا معلوم تہا وہ زمین کو اپنے محور پر گہومنے سے رات دن مانتے تہے علم ریاضی مین سب قومون پر فایق تہے اوس زمانہ مین اور قومین ایک ہزار سے زیادہ نہین گن سکتی تہین صرف ہندو ہی گن سکتے تہے اون کے نقصون کو بہی البیرونی نے ظاہر کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اِنکے یہان علم ادب اور سائینس مین کچہہ نہ کچہہ ایسی باتین ضرور ملی ہوتی ہین کہ جنکا علیحدہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے چالاک آدمی منتر - جنتر - جوتش - رساین - وغیرہ سے عوام کو ٹہگتے ہین ہندو تمام دنیا سے علیحدہ اور اور قومون کی حالت سے بالکل ناواقف اور اور ملکون کے لوگون کے ساتہہ بالکل ہمدردی نہ رکہنے والے ہین وہ دوسرے کو کوئی چیز جو اونکو آتی ہے نہین بتلاتے یہانتک کہ ایک ذات کے لوگ اپنا علم اپنی ذات سے باہر نہین جانے دیتے - ہندوؤن کے نزدیک سوای اونکے ملک کے دنیا مین دوسرا ملک نہین ہے سوای اونکی قوم کے اور کوئی قوم نہین سوای اونکی کتابون کے جو علم موجود ہے دوسرا علم نہین اگر یہہ ہی لوگ اور ملکون مین جاوین اور اور قومون کے ساتہہ ملین تو وہ ایسے کوتاہ اندیش نہ رہین گے اُن کے بزرگ ایسے کوتاہ اندیش نہین تہے -

ہندوؤن کا زوال اور اوس کے سبب -

ہندوؤن کا زوال اوس وقت ہوا کہ جب سچے عاقل اُنکے یہان سے مفقود ہو گئے تہے خیالات فاسدہ و تاریکی ہر طرف چہانی شروع ہو گئی تہی - برہمن یہہ کہنے لگے تہے کہ جو برہمن نہین ہے وہ شودر ہے اور سواے برہمنون کے اور کسی کو شاستر پڑہنے یا یگیہ و پویت یعنی جنیو پہننے کا ادہکار نہین ہے مسیح کے سو برس اور کچہہ عرصہ بعد تک ہندوستان کے جہاز خلیج فارس سے عرب کے کنارہ

اور بحر اسود تک جاتے تھے - یونان اور عرب کے لوگ اس ملک مین جہازون مین آتے تھے اور سمندر کے کنارے کنارے خلیج کیمبے اور بروچ مین کشتیان چلتی تہین اور راس کماری اور خلیج بنگال سے سماترا کے جزیرہ تک جہاز جاتے تھے کارومنڈل کے شمالی کنارے کے لوگ جزیرہ جاوہ کے ساتہہ بڑی تجارت رکہتے تھے اور وہان پر ہندوؤن نے اپنی تجارت کا یہ نشان چہوڑا کہ اون کا قایم کیا ہوا سمت جو مسیح سے ۷۵ برس پہلے کا تہا اب تک رائج ہے اور جاوہ کی مذہبی کتابین ایک ویسی زبان مین جو سنسکرت سے نکلی ہے لکہی گئی ہین - وہان پر ہندوؤن کی گورنمنٹ چودہوین صدی عیسوی تک جاری رہی - چوتہی صدی مین جاوہ کے ملاح ہندو مذہب کے مقلد تہے جزیرہ بالی مین اب تک ہندو آباد ہین - مگر جب برہمنون نے یہ کہنا شروع کردیا کہ سمندری سفر سے آدمی ناپاک ہوجاتا ہے اور کلجگ مین سمندری سفر منع ہے تو ہندوؤنکی تجارت لازمی طور پر رفتہ رفتہ کم اور پہر بالکل جاتی رہی - یہانتک کہ مارکو پولو .Marco Polo جو سنہ ۱۲۹۰ء مین اور واسکوڈیگاما .Vascodegama جو سنہ ۱۴۹۸ء مین یورپ سے آئے انہون نے ہندوستان کی کل تجارت مور یعنے عرب کے لوگون کے ہاتہہ مین دیکہی - پہلے یہان سے روئی کا کپڑا - ململ - چہینٹ - ریشمی کپڑا - نیل - رنگ - مصالحہ - شکر - ہیرے - موتی - لوہا - ادویات وغیرہ غیر ملکون کو جاتے تہے مگر زمانہ کے انقلاب سے کپڑا - لوہا - ریشم - موتی اور ادویات غیر ملکون سے یہان پر آنے لگے ہین اور بجائے یہان کے لوگون کے جہاز ہونیکے کل تجارت سمندری غیر قومون کے پاس چلی گئی - یہ اتفاق باہمی کے نہ رہنے اور نفاق کے بڑہنے کا نتیجہ ہے کہ ایک کے بعد دوسری غیر قوم نے ہندوؤن کو آدبایا - تاہم آفرین ہے اون ہی رشیون کے پرتاپ کو کہ جسکی بدولت گرتے ہوئے بہی یہ لوگ اپنی بہادری

اور لیاقت اور قومون کے مقابلہ مین برابر دکھلاتے رہے اور جنہون نے اون کو دیکھا یا اونہین برتا وہ اونکی تعریف ہی کرتے رہے - اگر ہندو اپنے بزرگون کے مانند دور اندیش ہوتے اور ہندوستان کو ہی اپنی دنیا نہ خیال کرتے اور اپنے مذہب اور سوسائٹی کو فروعات سے وقتاً فوقتاً پاک کرتے رہتے تو اونکی وہ تباہی جو بعد کو ہوئی غالباً نہ ہوتی مگر گھٹتے گھٹتے بھی اِن لوگون نے اپنی تہذیب کا نشان ہر قوم پر جس سے اُن کا سابقہ پڑا کم و بیش برابر چھوڑا اور بہت سی قومون سے بجائے لینے کے زیادہ دیا - اب ہندوؤن کے راج پر پردہ گرتا ہے اور مسلمانون کی حکومت کا پردہ اوٹھتا ہے اوس زمانہ مین جو تماشہ یہان کے لوگون کو نظر آیا اور جو کیفیت ملک کی ہوئی وہ اگلے بابون مین دکھائی جاویگی —

حصہ دوم

باب چہارم

ہندوستان مسلمانون کی شروع زمانہ مین

سنہ ۱۰۰۰ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک
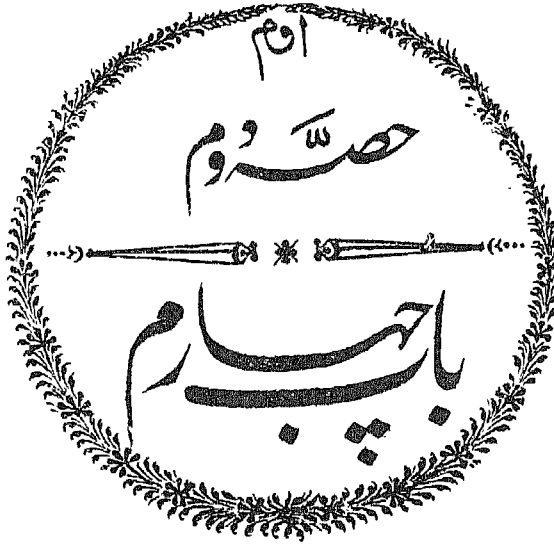
مسلمانون کی شروع عملداری۔

ابتک ہندوستان کی حالت جو بیان ہوئی وہ ہندوؤن کی عملداری مین دکھلائی گئی اور یہ ظاہر کرنیکی کوشش کی گئی کہ اوسکے وقت مین ملک مین کیا کیا تبدیلیان ہوئین۔ اب مختصر طور پر یہ دکھلایا جاویگا کہ مسلمانون کیوقت مین اس ملک کی کیا حالت ہوئی۔ جسوقت کہ اول مسلمان یہان پر آئے اوسوقت راجپوتونکی عملداری تھی اونکو آسانی سے آنا نہین ملا۔ ہندہیاچل پہاڑ کے شمال مین تین بڑی ریاستین تھین۔ ایک شمال و مغرب مین دریای سندہ کے میدان کے چارونطرف اور دریای جمن کے اوپر کے حصہ مین۔ یہ پورا سے زمانہ کا مدہ دیش تھا اور اوسکی راجدھانی قنوج تھی۔ دوسری دریای گنگ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ سے نیچے کی طرف بودہ مذہب کے راجاؤن کی جنکا

لقب پال تہا ریاست تہی - تیسری گوبند ہیاچل کے شرقی و متوسط حصہ مین جنگلی لوگ تہے
مگر مغربی حصہ مین ریاست مالوہ تہی اور اُسکے جنوب مین تین بڑی ریاستین چیرا - چولہ - اور
پانڈیا - تہین - ان سب ریاستون مین غیر ملک کے حملہ آورون کا مقابلہ کرنے کا زور باقی
تہا اور انکی تعداد اتنی کثیر تہی کہ اونکا فتح کرنا بہت مشکل تہا اور اگر ایک فتح ہو جاتی تہی تو اور
بہت سی موجود تہین پس سلطنت اسلام کو اکبر سے پہلے کل ہندوستان مین کبہی فروغ نہین ہوا
ہندوؤن کی حکومت ملک کے بہت بڑے حصہ پر برابر جاری رہی اور مسلمانون کے فروغ
مین بہی ہندو راجہ اونکو خراج دیتے تہے اور دربار شاہی مین ایلچی بہیجتے تہے لیکن یہ فروغ بہی
تہوڑے عرصہ یعنی ۱۵۵۶ء سے ۱۷۰۷ء تک رہا اسکے بعد ہی ہندوؤن نے پہر ملک
مین اپنا تسلط قایم کرنا شروع کیا اور جنوب سے مرہٹے - راجپوتانہ سے راجپوت اور شمال مشرق
سے سکہہ مسلمانون پر غالب آئے اور جسوقت کہ انگریزون نے اس ملک پر تسلط کیا وہ عنقریب
مغلون سے ہندوؤن کے ہاتہہ مین جانے والا تہا اسلئے جو سلسلہ کہ ترقی و تنزلی کا پچہلے بابون
مین بیان کیا گیا ہے وہ ہی اب بہی قایم رہیگا -
ہندوستان مین پہلے زمانہ کے مقابلہ مین تو ہر بات مین کمی ہو گئی تہی مگر پہر بہی ملک دولت
اور شجاعت مین بالکل گرا ہوا نہین تہا - مثلاً جس وقت کہ ۱۰۰۸ء مین محمود غزنوی نے
چہٹی دفعہ ہندوستان پر حملہ کیا تو مالدارون کی عورتون نے اپنے زیور پگہلا کر اور غریبون
کی عورتون نے سوت کات کر لڑائی مین روپیہ دیا جس وقت کہ وہ پشاور کے قریب پڑا ہوا
تہا تو تیس ہزار گہکر لوگون نے اوس کا مقابلہ ننگے سر ننگے پاؤن کیا تہا تہیسر - نگرکوٹ -
سومناتہہ کی لڑائی مین اوسکو آسانی سے کامیابی نہین ہوئی اور اوسکے سترہ ۱۷ حملون کا صرف
یہ نتیجہ ہوا کہ وہ ایک مندر یا شہر کو لوٹ کر چلا گیا ہندوستان پر اوسکے آنے کا زیادہ اثر

نہین ہوا اسکے بعد جب محمد غوری نے ۱۱۹۱ءمین ہندوستان پر حملہ کیا تو پہلے اسکو
تہانیشر کے مقام پر ہندوؤن کی طرف سے شکست ہوئی لیکن چونکہ دہلی اور قنوج کے
خاندانون مین نفاق تہا اور پرتہی راج اور جے چند دونون ایک دوسرے کے دشمن تہے
اوسکو کامیابی ہوئی۔ قنوج کے راجہ نے ایک اشومیدہ یگ کیا اور اوسمین پرتہی راج کو
بلایا اور اوسکو دربان کی خدمت سپرد کی گئی۔ مگر وہ اس بات کو گوارا نکرسکا۔ اوسی وقت
مین راجہ قنوج کی لڑکی کا سویمبر स्वयम्बर ہوا اور قنوج کے راجہ نے پرتہی راج کی مورتی
بناکر دروازہ پر کہڑی کردی راج کنیان نے اوس بدصورت مورتی کے گلے مین جے مالا ڈالدی
اور پرتہی راج فوراً اوسکو وہان سے اپنے گہوڑے پر سوار کراکر لے آیا۔ اس پر قنوج والون
نے مسلمانون کی مدد لیکر دہلی پر حملہ کرایا اور دونون راجون کی تباہی ہوئی۔ محمد غوری نے
پرتہی راج کو شکست دی اور اوسکی رانی بہادری کے ساتھ چتا مین جل مری۔ پہر جب اُس نے
قنوج پر حملہ کیا تو وہان کے راٹہور چہتریون نے ملک چہوڑکر دریای سندہ کے مشرقی کنارہ پر
راجپوتانہ کی ریاستین قایم کین۔ پرتہی راج راسہ سے کہ جو چاند کوی चाँद कवि کی ہندی
مین سب سے پہلی کتاب ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانون کو پہلے شکست ہوئی لیکن آپس کے
تنازعہ کی وجہ سے ہندو تباہ ہوئے۔ محمد غوری بنارس و گوالیار سے آگے نہین بڑہا۔ اور
اوس نے سندہ کے دوآب سے گنگا کے دوآب تک اپنی حکومت قایم کی غلامون اور
خلجیون کے وقت مین بہی یہہ ہی حال رہا اور علاء الدین خلجی کے حملہ مین جو چتوڑ پر ۱۳۰۳ءمین
ہوا ہندوؤن نے بڑی بہادری دکہلائی۔ کہتے ہین کہ راجہ بہیم سی نے ہمیر سنگہ لنکا کی راجہ
کی بیٹی پدمنی سے کہ جو اپنی خوبصورتی اور لیاقت مین ضرب المثل تہی شادی کی علاء الدین خلجی کی
خواہش تہی کہ پدمنی کو حاصل کرے مگر جب وہ کامیاب نہوا تو اوس نے صرف ایک نظر دیکہنے

پر اکتفا کیا اور اس بات پر راضی ہوا کہ شیشہ مین اوسکا عکس دیکھ لے۔ چنانچہ وہ چتوڑ مین
تہوڑے سے ہمراہیون کے ساتہہ داخل ہوا اور پدمنی کو دیکھکر واپس آیا مگر اوسکے ساتہہ راجہ
بہی اوسکا اعتبار کرکے قلعہ کے باہر چلا آیا اور وہان پر علاء الدین نے اوسکو پکڑ کر قید کر لیا اور
اوسکی رہائی کے لئے پدمنی کے ملنے کی شرط کی چنانچہ بڑے مباحثہ کے بعد پدمنی نے اپنی
رضامندی علاء الدین کے یہان جانے کی ظاہر کی مگر لنکا کے دو سردار یعنی اپنے چچا گورہ اور
اوسکے بہتیجہ بادل کے ساتہہ مشورہ کرکے ایسا انتظام کیا کہ جس سے نہ اوسکے ننگ و ناموس
مین فرق آوے اور نہ راجہ کی جان جاوے علاء الدین کو چتوڑ والون نے کہلا بہیجا کہ جسوقت
وہ چتوڑ کی کہائی سے ہٹ جاویگا تو اوسی وقت پدمنی اوسکے پاس بہیجدی جاویگی مگر اُس کے
ساتہہ اوسکے رتبہ کے مطابق لونڈیان اور سہیلیان اور اور عورتین جو اوس سے آخری ملاقات
کرنا چاہتی ہین جاوینگی چنانچہ سات سو ڈولیان بادشاہ کے لشکر مین گئین۔ اُن مین سے
ہر ایک مین ایک راجپوت بہادر سوار تہا اور چہہ چہہ مسلح راجپوت بطور ڈولی بردار اُس
کے ساتہہ تہے جب وہ لشکر مین پہونچی اور ڈولیان رکہدی گئین تو پدمنی اور اُسکے شوہر
کی آخری ملاقات کے لئے صرف آدہ گہنٹہ دیا گیا۔ اس عرصہ مین کچہہ راجپوت ڈولیان لیکر
واپس آئے مگر راجہ کو بہی وہان سے اوڑا لائے۔ باقی کچہہ ڈولیان پدمنی کے ساتہہ دہلی جانے
کو وہان ٹہہر گئین۔ علاء الدین کو اتنی دیر کی ملاقات پر شبہ ہوا کہ اتنے ہی مین وہ سب
راجپوت ڈولیون سے نکلکر اٹہے اور اپنی جان دینے کو مستعد ہو گئے۔ علاء الدین نے
اونکا تعقب کیا مگر وہ ایک ایک کٹ کر مر گئے راجہ بہیم سی صحیح و سالم قلعہ مین پہونچگیا مگر وہ
تمام بہادر کہ جنہون نے اپنے راجہ اور رانی کی عزت اور جان بچانے کا بیڑا اوٹہایا تہا سب کٹ
مرے اور علاء الدین کو وہان سے ہٹنا پڑا۔ یہ چتوڑ کا حملہ ایسا مشہور ہے کہ اوسکی لوٹ کے

پاپ سے اب تک قسم دلائی جاتی ہے - کہتے ہین کہ ساڑہی تین دفعہ چتوڑ لوٹا - اسواسطے
ساڑہے تین کی قسم دلائی جاتی ہے - پدمنی کا قصہ ملک محمد جائسی نے ہندی مین پدماوت
کے نام سے لکھا اور اوسکا ناٹک ابتک کھیلا جاتا ہے - علاء الدین نے جب دوسری
مرتبہ چتوڑ پر حملہ کیا اوس وقت رانا کے بارہ بیٹون مین یہ بحث ہوئی کہ پہلے کون مرے راجہ
نے یہ انتظام کیا تہا کہ ہر ایک بیٹا تین تین دن تک راج کرکے چوتہے دن میدان جنگ مین
جاوے - چنانچہ گیارہ لڑکے اسی طرح سے مر گئے صرف راجہ اور ایک لڑکا باقی رہگیا اس پر
راجہ نے یہ کہا کہ اب مین چتوڑ کے لئے جان دیتا ہون چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا مگر اس سے
پہلے محل کے تہہ خانہ مین ہزارون عورتین معہ پدمنی کے بجاے اس کے کہ غیر قوم کی طرف سے
بے عزت ہون چتا مین جلکر خاک ہوگئین - رانا کے مرنے پر علاء الدین شہر مین داخل ہوا مگر
وہان بجز چتا کے دہوئین کے اور کچہہ نظر نہین آیا - کہتے ہین کہ اوس مقام حیرت انگیز کو آج
تک کسی نے نہین دیکہا اور کسی کی نظر اوس جگہہ پر اب تک نہین پڑتی -

محمد غوری کے حملون کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ سندہ سے گنگا تک ہندوستان اوسکے سپہسالارون
کے ہاتہہ مین آگیا اور اوہون نے اپنی اپنی حکومت قایم کی - غلامون کے وقت سے مسلمان
[illegible] دوستان مین رہنے لگے - خلجیون کیوقت مین جنوبی ہندوستان مین مسلمانون کا
[illegible] ہوا - تغلقون کیوقت مین اول مرتبہ مسلمانون نے ہندوستان مین مالگذاری کا
طریقہ قایم کیا - محمد تغلق نے تانبے کا سکہ چاندی کے سکہ کی قیمت پر اوسی طرح سے جیسکہ قبلہ خان
نے چین مین اور کے خاتون نے فارس مین جاری کئے تہے جاری کیا مگر غیر ملک کے سوداگرون
نے اوس سکہ کو لینے سے انکار کیا تمام بیوپار بند ہوگیا اور بادشاہ کو اپنا محصول خود اپنے سکہ
کے ذریعہ سے لینا پڑا - اسی بادشاہ کے عہد مین گنگا جمنا کے بیچ کے ملک کا محصول [illegible]

جگہہ دس گنا بعض جگہہ بیس گنا بڑہایا گیا - کاشتکار بہاگ گئے اور تمام ملک مین چوری ہونے لگی اور گانون کے گانون ویران ہو گئے - محمد تغلق نے آدمیون کا شکار کیا اور بچارے کاشتکارون کو ایک اکہاڑہ مین بند کرکے مثل حیوانون کے قتل کیا اسکے بعد قنوج مین قتل عام ہوا اور تمام ملک مین قحط پڑ گیا اوسکے بیٹے فیروز شاہ نے جو ۱۳۵۱ع سے ۱۳۸۸ع تک ہوا علاوہ بہت پلون و تالابون و سرایون و مسجدون و مدرسون کے ایک بڑی نہر جمنا سے کاٹی - اسی نہر کو اب انگریزون نے مرمت کرکے جاری کیا ہے پہر ۱۴۱۴ سے سنہ ۱۴۵۰ تک سیّدون کی اور سنہ ۱۴۵۰ سے سنہ ۱۵۲۶ تک لودہیون کی عملداری رہی مگر یہہ عملداری صرف دہلی کے چند میل ادہر اودہر رہی تہی اور باقی ملک مین ہندو راجہ اور مسلمان نواب خود مختار تہے -

مسلمانون کی حکومت کا طریقہ -

مسلمانون کی حکومت کا طریقہ یہہ تہا کہ گو بادشاہ بموجب شرع کے منتخب ہونا چاہیئے تہا مگر دراصل اوسکا منصب موروثی تہا اور اوسکے اختیارات غیر محدود تہے اوس پر شرع کی پابندی لازم تہی مگر کوئی جماعت علماء یا دیگر اشخاص کی ایسی نہین تہی کہ جسکا وہ پابند ہو - دیہات کے لوگ اوسکی سختی بذریعہ مقابلہ کے روک سکتے تہے اور اخیر علاج رعایا کا بغاوت تہا - وزیر کے اختیارات بادشاہ کی لیاقت اور ہوشیاری پر موقوف تہے اگر بادشاہ غافل ہوتا تہا تو وزیر کے اختیارات کی کوئی حد نہ تہی - ہر وزیر اپنے صیغہ کا مالک ہوتا تہا بادشاہ کے پاس ہر شخص پہونچ سکتا تہا اور وہ روز رعایا کی عرضیان سنتا تہا اور اون پر دربار عام مین حکم صادر کرتا تہا - بادشاہ کے ماتحت صوبون کے حاکم ہوتے تہے اور انکو پورا اختیار ہوتا تہا بعض صوبون کے حاکم اپنے ماتحت خود مقرر کرتے تہے بعض بادشاہ مقرر کرتا تہا بہت سے صوبون مین جہان ہندو حاکم ہوتے تہے اون کا منصب

سور دوقی ہوتا تہا اور وہ بادشاہ کو خراج دیتے تہے اور وقت ضرورت فوج سے بہی مدد
کرتے تہے باقی عام طور پر اونکے اختیارات مین کوئی مداخلت نہین ہوتی تہی بادشاہ کی
فوج کچہہ خود مقرر کی ہوئی ہوتی تہی اور کچہہ اپنے اپنے سردارون کے ساتہہ آکر بادشاہ کی نوکری
قبول کرتی تہی۔ فیروز شاہ تغلق نے فوج کو بجای نقد تنخواہ کے زمین دینے کا سلسلہ جاری
کیا اوس سے پہلے یہ سلسلہ جاری نہین تہا سواے بادشاہ کی فوج کے صوبون کے حاکم
زمینداروں سے بہی فوج لیکر بادشاہ کی مدد کو وقت ضرورت حاضر ہوتے تہے ملک مین
دو قسم کے قانون جاری تہے ایک شرع محمدی اور دوسرا رواج و مرضی حاکم۔ قاضی شرع محمدی
پر عمل کرتے۔ تہے اور اونکے قواعد معین تہے۔ معاملات متعلق شادی۔ تبنیت۔ وراثت و
جائداد قاضی کے روبرو عام طور پر فیصل ہوتے تہے اور اوسی کو سوای ایسے جرایم کے جو
سرکار وقت کے خلاف نہ ہون فیصل کرنے کا اختیار تہا۔ صوبون کے حاکم قاضیون کے
اختیارات مین بہت مداخلت کرتے تہے اور نہ صرف باغیون اور رہزنون اور دیگر مجرمون
کو جو خلاف بادشاہ کے عمل کرین سزا دیتے تہے بلکہ بہت سی نالشون کو آپ فیصل کرتے
تہے اور قاضی کو صرف وہ معاملے سپرد کرتے تہے کہ جنہین اونکو کوئی فائدہ نہ ہو۔ قاضیون
کی بہی حالت مختلف وقتون مین بدلتی رہتی تہی بعض اوقات قاضی صوبہ کے حاکمون کا مقابلہ کرتے
تہے بعض اوقات وہ صرف شادی ہی کراتے تہے بادشاہ کی طرف سے کوئی مقرری صیغہ
قیام واشاعت مذہب اسلام کا نہین تہا ہر شخص جو مسجد بناتا تہا اوسکے خرچ کے لئے روپیہ
چہوڑتا تہا بعض اوقات بادشاہ کی طرف سے بہی فقرا اور اونکے جانشینون کے لئے اراضی
معاف کی جاتی تہی۔ مولوی و ملا اپنے علم و لیاقت سے مقرر ہوتے تہے اور اونکو دستار
فضیلت عقلا کی جماعت سے عطا کی جاتی تہی۔ فقرا بہت تہے اور بادشاہ بہی اونکا

ادب کرتے تھے بعض فقیر نہایت شان شوکت کے ساتھہ رہتے تھے اور بہت سا روپیہ خیرات مین صرف کرتے تھے - تیرہوین وچودہوین صدی کے بعض فقیرون کے مزار و درگاہ ابتک مانے جاتے ہین - لوگ نجوم اور جادو اور جوگیون کی کرامتون اور خواب کے نتیجون اور شگون پر بڑا یقین کرتے تھے - سنّی وشیعون مین کوئی مخالفت نہین تہی - بلکہ شمالی ہندوستان مین مثل دکن کے شیعہ مذہب کا زور نہین تہا - ہندو کسیقدر حقارت کے ساتھہ دیکھے جاتے تھے مگر سوای جزیہ لئے جانے اور ایک دو اور معاملات مین امتیاز کئے جانے کے اور کوئی مداخلت اُن کے مذہب مین نہین کی جاتی تہی نہ اون سے کوئی دشمنی کا برتاؤ ہوتا تہا - بہت سے ہندو مال اور حساب کے محکمون مین نوکر ہوتے تھے -

مبارک خلجی کے وقت مین کل گورنمنٹ کا طریقہ ہندوانہ تہا ہندو لوگ اپنے مذہب کو کم تبدیل کرتے تھے اور سب سے زیادہ نومسلم بنگال مین ہوتے تھے چنانچہ وہان پر دریای گنگا کے مشرق مین نصف اور بنگال کے دیگر حصون مین ایک چہارم و بنارس و بہار کے مغرب مین بیسوین حصہ سے زیادہ لوگون نے اپنا مذہب تبدیل نہین کیا اور جو تحقیقات سنہ ۱۸۰۱ع مین لارڈ ویلزلی کے وقت مین کی گئی اوس سے یہ ثابت ہوا کہ ملک مین صرف آٹھوین حصہ سے زیادہ مسلمان نہین ہین - مالگذاری وصول کرنے کا طریقہ بہی ہندوؤن کا قایم رکہا گیا تہا اور اکبر نے بہی اوسکو تبدیل نہین کیا بلکہ مکمل کردیا مگر اسوجہ سے کہ ملک مین نئے نئے لوگ برابر لوٹ مار اور فتح کرتے تھے رعایا کو بہت سی تکلیف سہنی پڑتی تہی تاہم عام طور پر رعایا کی حالت ایسی نہین تہی کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ اون پر ظلم ہوا ہے فیروز شاہ کے وقت مین جو سنہ ۱۳۵۱ع سے سنہ ۱۳۹۴ع تک ہوا کاشتکارون کی حالت بہت اچھی تہی اون کے مکان اچھے اور اسباب بہت تہا - عورتون کے پاس چاندی سونے کا زیور رہتا تہا اور ہر ایک کے

پاس ایک چھوٹا سا باغ تہا سنہ ۱۴۲۰ء مین نکولو ڈی کونٹی Nicolo de Conti. یورپ کا ایک مسافر ہندوستان مین آیا اور اوسکا بیان ہے کہ گجرات اور گنگا کی کنارہ پر بہت سے شہر اور خوبصورت باغ اور باغیچہ تہے اور مار اضیہ Marayia. تک پہونچنے مین اُسکو چار بڑے شہر ملے اور مار اضیہ مین سونا چاندی وجواہرات بکثرت تہے۔ بار بوسہ Barbosa. اور برتمان Bartema. کہ جو سولہوین صدی مین ہندوستان مین آئے ایسا ہی بیان کرتے ہین بار بوسہ کے بیان سے پایا جاتا ہی کہ کیمبے ایک بڑا خوبصورت شہر تہا کہ جسکے چارونطرف کا ملک شاداب سب قومون کے سوداگرون سے آباد تہا۔ ابن بطوطہ کہ جو سنہ ۱۳۴۲ء یا سنہ ۱۳۴۵ء مین جب محمد تغلق کی زیادتی کی وجہہ سے تمام ملک مین غدر پہیل رہا تہا اس ملک مین آیا وہ کہتا ہے کہ یہان پر بہت بڑے بڑے شہر وقصبہ ہین اور ملک کی حالت بہت اچھی ہے دہلی سے ملتان تک پچاس دن کا سفر ہے مگر ڈاک کا انتظام ایسا ہے کہ پانچویں روز مین خط پہونچ جاتا ہی ہرکارے اور سوار ڈاک پہونچاتے ہین میل کے ایک ایک ثلث پر گاؤن آباد ہین اور گاؤنکے باہر ہرکارون کے بیٹھنے کی بُرجیان بنی ہوئی ہین۔ بادشاہ پردیسیون کے ساتھ نہایت محبت سے پیش آتے ہین اور اون کو بمقابلہ دیسیون کے عزیز جانتے ہین۔ شہر تدورا مثل دہلی کے ہے مالابار مین ایک بالشت جگہہ بہی کاشت سے خالی نہین ہے ہر شخص کے پاس باغ ہے اور باغ کے بیچمین مکان ہے باغ کے چارونطرف لکڑی کی باڑہ ہے چین عرب۔ فارس۔ افریقہ کے جہاز ہندوستان مین آتے ہین شرقی اور غربی کنارونپر بڑی تجارت غیر ملکون کے ساتھ جاری ہے اور ملک کی اندرونی تجارت بہی کم نہین ہے۔ ملک مالابار مین بڑی بڑی سڑکین کہ جن پر مسافرون کے ٹہیرنے کے مکانات اور کنوئین جابجا بنے

ہوئے تہے جاری ہین ۔ ملک مین چاندی کا سکہ جاری تہا اور اول سکہ جو اس وقت
دریافت ہوا ہے وہ شاہ التمش کے وقت کا سنہ ۱۲۳۵ع کا ہے بادشاہون کے یہان
درم و دینار پہلے کام مین آتے تہے پہر ٹنک اور دام چلے اوسی ٹنک کا نام شیر شاہ نے
روپیہ رکھدیا اور وہ ہی نام اب تک چلا آتا ہے اکبر نے پیسہ کا وزن قایم کیا مگر علاء الدین
کے وقت مین ایک ٹنک پچاس جیتل یعنے پیسہ کا ہوتا تہا مسلمانون کی عمارتین جو مغلون
سے پہلے کی ہین سب سے مشہور دہلی مین قطب کی لاٹ ہے کہ جسکو شاہ التمش نے سنہ ۱۲۱۰ع
سے ۱۲۳۶ع تک پورا کیا بہت سی مسجدین بہی اوس زمانہ کی اب تک موجود ہین دہلی مین
کالی مسجد یا مسجد کلان پہلے وقت کی بنی ہوئی ہے یہ مسجد سنہ ۱۳۸۰ع مین بنی تہی اوس
وقت کی عمارتون کی نسبت بشپ ہیبر صاحب Bishop Heber تحریر فرماتے
ہین کہ یہ پٹہان لوگ مثل دیوون کے بناتے ہین اور مثل جوہریون کے اوسکو خوبصورت
کرتے ہین تاہم انکی نقاشی کبہی ضایع نہین جاتی نہ اوس سے عمارت کی شان و عظمت مین
فرق آتا ہے پہلے گنبد نیچے بنتے تہے پہر اونچے بننے لگے محرابون اور درون کی ساخت
مین بہی تبدیلی ہوئی اور اکبر اور جہانگیر اور شاہجہان کے وقت کی عمارتون مین بمقابلہ پہلی عمارتون
کے زیادہ سبک پن ہے ۔ اوس وقت کے مسلمان تندرست و توانا ہوتے تہے اونکی
پوشاک موٹے کپڑے کی مرزئی دوہری اور بہاری بہاری جوتے پہنتے تہے ۔ شاہ بابر
لکہتا ہے کہ ہندوستان کے لوگ خوبصورت نہین ہین اونکو ایک دوسرے سے ملنے
کا شوق نہین ہے اون کے یہان نہ اچہے گہوڑے ہین نہ اچہا گوشت ہے نہ اچہے انگور ہین
نہ خربوزے ہین نہ اچہے میوے ہین نہ اچہا کہانا ہے نہ برف ہے نہ ٹہنڈا پانی ہے نہ بازار
مین روٹی ہے نہ حمام ہے نہ مدرسے ہین نہ بتیان ہین نہ مشعل ہے نہ شمعدان ہین نہ انکے

itsurdu.blogspot.com

دل فراغ ہین نہ وہ کسی کام کرنے مین لیاقت رکھتے ہین مگر یہ بیان ظاہر تعصب سے خالی
نہین کیونکہ ابن بطوطہ کے وقت مین بھی اس ملک مین کہانے پینے مین بڑی نفاست تہی
اردو زبان شاہجہان کے وقت مین پیدا ہوئی اوس سے پہلے سب لوگ خواہ ہندو خواہ
مسلمان ہندی مین لکھتے تھے اور ملک محمد جایسی کی پدماوت جو سب سے پہلی کتاب کسی
مسلمان کی لکھی ہوئی اسوقت موجود ہے ہندی مین لکھی گئی تھی یہ شخص سنہ ۱۵۴۰ء مین ہوا
تھا اور اوس نے اس کتاب مین پدماوت کا قصہ بیان کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ چتوڑ سے تو مراد
انسان کا جسم ہے رتن سین چتوڑ کا راجہ جو پدماوتی یعنی پدمنی کی خوبی کا حال ایک طوطے
سے سنکر سنگلدیپ فقیر بنکر اوسکی تلاش مین گیا اور اوسکو وہان سے لایا در اصل جیو آتما ہے
پدمنی بدہی ہے علاءالدین موہ ہے اور کل قصہ یہ بتلاتا ہے کہ گیان کیسے ہوسکتا ہے۔

ہندوؤن کی گورنمنٹ مسلمانون کے زمانہ مین۔

جو حصہ ملک کا خاص ہندوؤن کے ہاتھ مین تہا وہان کی گورنمنٹ کا بھی کچھہ ذکر کرنا مناسب ہے راجپوت گو مسلمانون سے مغلوب ہوگئے
تھے اور اونکی طاقت اور شان شوکت مین کمی ہوگئی تہی مگر اونہون نے اپنے دبدبہ یا خاندانی
فخر کو کبھی نہین چھوڑا۔ غریب سے غریب راجپوت کو بھی ہل جوتنے مین تامل تہا اور اگر وہ کوئی
کام جو اوسکی قومیت سے نیچے تہا کرتا تہا تو اوسکی ہمچشمون مین حقارت ہوتی تہی جائداد کا بڑا
لحاظ کیا جاتا تہا اور بڑے سے بڑا راجہ ایسے راجپوت کی لڑکی کو کہ جس کے پاس محض
ایک چپہ زمین ہو بیاہنے مین تامل نہین کرتا تہا۔ راج کے ۲ دو حصے ہوتے تھے ایک خالصہ
دوسرا ماتحت سردارون کا۔ خالصہ سے زمین بہت کم دیجاتی تہی کیونکہ وہی حصہ راج کا بڑا
مالدار شمار کیا جاتا تہا جو حصہ کہ سردارون کے قبضہ مین ہوتا تہا اوسکو چوراسیا کہتے تھے اور
اوسکا حاکم راجہ کی طرف سے مقرر ہوتا تہا اوسکو دیوانی اور فوجداری کے اختیارات اور قوت

نشان اور چوبدار راج کی طرف سے ملتے تھے اوس کے ماتحت ایک اور افسر بھی راج کیطرف
سے مقرر کیا جاتا تھا یہ لوگ قلعہ مین کہ جو ہر صوبہ مین ہوتا تھا رہتے تھے سردارون کے درجے
ہوتے تھے اور اول درجہ مین پچاس ہزار سے ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ کی آمدنی۔ دوم
درجہ مین پانچہزار سے پچاس ہزار تک کی اور تیسرے درجہ مین پانچہزار سے کم کی آمدنی کے
لوگ ہوتے تھے۔ اول درجہ کے سردار خاص موقعون پر راج دربار مین جاتے تھے اور
وہ وہان کے موروثی مشیر گنے جاتے تھے دوم درجہ کے سردار ہمیشہ راج دربار مین حاضر
رہتے تھے اور انہین سے فوجدار اور افسران جنگی مقرر کئے جاتے تھے تیسرے درجہ کے لوگ
ہر وقت راجہ کے ساتھ رہکر اوسکے مددگار ہوتے تھے۔ چوتھے درجہ مین راجہ کے بھائی
بیٹے شامل ہوتے تھے اور وہ بالکل اوسکی مرضی کے تابع ہوتے تھے راج کی آمدنی خالصہ
زمین سے ہوتی تھی تجارون سے راہداری لیجاتی تھی۔ بڑے بڑے شہرون اور منڈیون
مین بھی محصول لگتا تھا مگر جیسی رعایت کہ راج کیطرف سے محصول لگانے مین ہوتی تھی ویسی
ہی ایمانداری رعایا کی طرف سے اون کے ادا کرنے مین بھی ہوتی تھی۔ جب کوئی سردار مرجاتا
تھا تو اوسکے جانشین سے نذرانہ لیا جاتا تھا اور بڑے بڑے جرمون کی سزا اکثر اوقات جرمانہ
سے ہی کیجاتی تھی سوای راجہ کے اور کوئی سکہ نہین ڈہال سکتا تھا۔ جب راجہ اپنی ریاست
مین دورہ کرتا تھا تو لوگون سے رسد لیجاتی تھی اور جس کسی سردار کے یہان وہ جاکر فروکش
ہوتا تھا وہ نہ صرف اوسکو گھوڑے اور ہتیار پیش کش کرتا تھا بلکہ رعایا اور تجارون کی بھی
دعوت کرتا تھا۔ راجہ کے چار منتری ہوتے تھے اور وہ رعایا کے لئے قانون بناتے تھے۔
رعایا یا ماتحت سردارون کو قانون بنانے مین کوئی دخل نہین تھا۔ ہر جگہہ پر پنچایت کا رواج
بہت تھا اور لوگ اپنے جھگڑے پنچایت کے ذریعہ سے اکثر طے کرتے تھے ریاست مین

تہانے متعدد ہوتے تہے اور ہر تہانہ مین ایک تہانہ دار رہتا تہا کہ جو نہ صرف انتظام کرتا تہا بلکہ محصول بہی جمع کرتا تہا اور عدالتی کاروبار بامداد پنچون کے کرتا تہا یہ پنچ لوگون کی طرف سے منتخب کئے جاتے تہے اور وہ راج کے افسرون کی مدد کرتے تہے - ہر شہر مین ایک افسر نگر سیٹھہ کے نام سے ہوتا تہا اوسکا عہدہ موروثی تہا اور اوسکے ساتہہ بیٹہکر پنچ مقدمہ فیصل کرتے تہے علاقہ خالصہ مین چبوترے یعنی عدالت انصاف ہوتی تہی اگر کسی سردار کی علاقہ مین انصاف نہین ہوتا تہا یا وہ راجہ کے حکم کو نہ مانتا تہا تو اوسکے یہان ایک ہرکارہ اور دس بیس سوار بہیجکر تعمیل کرائی جاتی تہی بڑے بڑے موقعون پر راجہ سب سردارون سے مشورہ کرتا تہا اور یہ سردار خود اپنے ماتحت لوگون سے مشورہ کرکے راج دربار مین جاتے تہے - ہر ایک سردار کے یہان ایک پردہان ایک پروہت ایک چارن اور دو چار شہر کے لوگ مشیر ہوتے تہے اور بغیر اون کے مشورہ کے کوئی کام نہین ہوتا تہا بعض بعض سردار دربار کی نمایش کے لئے وقتاً فوقتاً راجہ کے پاس رہتے تہے مگر عام طور پر اون سے نذر یا محصول لینے پر اکتفا کیا جاتا تہا - وقت ضرورت کے اونکو راجہ کی مدد کرنی پڑتی تہی سردارون کا مقولہ یہ تہا کہ راجہ ہم سے خدمت لے تو وہ ہمارا سردار ہے اگر نہین لیتا تو ہم اور وہ برابر کے دعویدار ہین - راجپوتون مین عورتون کی بڑی عزت کیجاتی تہی اور عورتین بہی اپنی عزت اور عصمت کو بڑی پاک سمجہتی تہین - راج کے کامون مین پردے کے اندر سے وہ اپنی رائے بیباکانہ دیتی تہین اور اگر اونکے شوہر لڑائی سے بہاگ کر آتے تہے تو وہ اون کا منہہ تک نہین دیکہتی تہین -

چنانچہ پرتہی راج سے رانی سنجوگتا کہ جسکو وہ قنوج سے لایا تہا کہتی ہی کہ ہر انسان کو مرنا ہی ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ پرانے کپڑون کو اوتار کر نئے کپڑے پہنے مگر نیک نامی کے ساتہ

itsurdu.blogspot.com

مرنا حیات ابدی ہے اپنے جسم کا خیال نہ کرو بلکہ آمریہ کا خیال کرو اپنی تلوار سے اپنے دشمن کو چیر ڈالو اور یہین تمہاری ارادہنگی ہونگی" ٹوڈ صاحب اپنے راجستہان مین لکہتے ہین کہ جب راجہ جے سنگہ والی آمیر نے اپنی رانی سے مذاقاً کوئی بات اوسکی شان کی خلاف کہی تو وہ تلوار ہاتہہ مین لیکر راجہ کے سامنے ہوگئی اور یہ کہا کہ حفظ مراتب نہ صرف بہبودی کے لئے ضرور ہے بلکہ عصمت کا بہی محافظ ہے ٹوڈ صاحب کا یہ خیال ہے کہ ہندو عورتون کا پردے مین رہنا بجاے اسکے کہ اونکے اثر کو کم کرے اون کا مرتبہ بڑہاتا تہا ہر راجپوت کی مان اپنے بیٹے کی نیک نامی پر مرتی تہی اور مان کے دودہ سے ہی اوسکو بہادری کے خیالات پیدا ہوتے تہے اور مان ہی اوسکو یہ سکہلاتی تہی کہ میرا دودہ سوپہل کرو ڈہال ہی تمہارا ہنڈولہ ہو تلوار ہی تمہارا کہلونہ ہو ـ چنانچہ جب بوندی کے راجہ کا لڑکا مارا گیا تو اوسکی مان کی چہاتی مین سے ٹوڈ صاحب کہتے ہین کہ خوشی کے مارے دودہ کی دہار بہہ نکلی ـ اوس زمانہ مین راجپوتون مین رانا سنگہا ـ پرتاب سنگہ اور جے مل فتا جیسے بہادر ہوئے انکے قصے تمام راجپوتانہ مین مشہور ہین ـ رانا سنگہا سنہ ۱۵۰۹ع مین میواڑ کی گدی پر بیٹہا اور اوسکے وقت مین اوس ملک کی شان و شوکت اپنی حد آخر کو پہونچگئی تہی اوس نے بابر کا سنہ ۱۵۲۷ع مین مقابلہ کرکے اوسکو شکست دی ـ گجرات مین اپنی بہادری کا نشان چہوڑا مالوہ سے ہوشنگ آباد کا تاج چہین لایا تہا احمد نگر اور بیل نگر کو فتح کر لیا علاء الدین کے جانشین کو پامال کر ڈالا وہ بڑا ایسا شا مستقل مزاج صاحب تدبیر تہا اوسکا اقبال اسقدر بڑہا ہوا تہا کہ سارا راجپوتانہ اوس پر فدا تہا اوسکے لشکر مین سات راجہ نو راؤ ایک سو چار راوت و راول پانچسو ہاتہی اور اسی ہزار سوار رہا کرتے تہے اس لیاقت سے ممکن تہا کہ وہ شمالی ہند پہر چکرورتی راجہ ہندوستان کا ہوگیا ہندوستان کی پہوٹ نے اوسکو نہ ہونے دیا اور خود

itsurdu.blogspot.com

اوسکے ایک سردار کی سازش سے مغلون کو فروغ ہوا چنانچہ جو لڑائی کہ ۱۵۲۹ء مین ہوئی اوسمین جیسی بہادری رانا سنگہا نے دکھلائی وہ مستحق اسکے تہی کہ وہ کامیاب ہو۔ لیکن رائسین کے سردار سلا بدی نے اوس کے ساتہہ دغا کی اور بابر کی فتح ہوئی۔ رانا سنگہا نے یہ عہد کر لیا تہا کہ بغیر فتح کئے چیتوڑ گڈہ مین نہ جاؤنگا لیکن اوسکی عمر نے وفا نہین کی۔

مذہبی اصلاح
جگناتہہ جی کا مندر

اسی ۵۰۰ برس کے عرصہ مین ہندوستان مین ایک بڑا مندر جو ہندوؤن کا تیرتہہ اب تک چلا آتا ہے اور قایم رہیگا تعمیر ہوا۔ بڑے بڑے اصلاح کنندگان مذہب ایسے ہوئے کہ جنکی کوشش کا نتیجہ اب تک قایم ہے پس اون کا بہی مختصر تذکرہ کرنا مناسب ہے۔

اوڑیسہ مین جگناتہہ جی کا مندر کس ہندو نے نہین سُنا سب کو یہی خواہش ہے کہ اُسکے درشن کرین۔ یہ مندر بارہوین صدی سے پہلے نہین تہا۔ چونکہ مسلمان یا اور غیر قومون کا دخل وہان پر نہین ہوا اسلئے وہ اب تک بجنسہ اوسی حالت مین موجود ہے کہ جیسا بنایا گیا تہا ہنٹر صاحب اپنی کتاب امپیریل گزٹیر کی جلد دس مین تحریر فرماتے ہین کہ ۱۸۱ء سے پہلے جگناتہہ جی کا کچہہ پتہ نہین ملتا اوسوقت پوجاری مورتی کو لیکر بہاگ گئے اور جنگل مین اوسکو دفن کر دیا پہر ایک راجہ اوسکو نکالکر لایا اسی طرح سے تین مرتبہ یہ مورتی چہیل چلکا مین دفن کی گئی اور وہان سے نکالی گئی ۱۱۷۴ء مین راجہ اننگ بہیم دیو اوڑیسہ کا راجہ ہوا اوس کا علاقہ چالیس ہزار میل مربع دریای ہوگلی سے دریای گوداوری تک شمال و جنوب مین وسون پور کے جنگل سے خلیج بنگال تک مشرق و مغرب مین تہا اوسکو برہم ہتیا کا پاپ لگا تہا اور اوسکے پرایشچت مین اوس نے ساٹہہ مندر۔ دس پل۔ چالیس کنوئین۔ ایکسو باون سیڑہیان اور گہاٹ بنائے اور چارسو پچاس گانون برہمنون کے آباد کئے ایک رات کو

خواب مین یہ نظر آیا کہ پوری مین جا کر جگناتہہ جی کا نام لوچنانچہ راجہ پوری مین گیا اور وہان اوس نے اپنے سرداروں اور رعایا کے سامنے یہ اقرار کیا کہ مین ساڑھے پچہتر لاکھ روپیہ لگا کر جگناتہہ جی کا مندر بناؤنگا۔ چودہ برس مین مندر تیار ہوا اور ۱۱۹۸ سنہ ع سے ابتک ویسی ہی شان شوکت کے ساتہہ موجود ہے اس مندر کی بابت مختلف لوگون کے مختلف خیالات ہین بعض کہتے ہین کہ یہ بودہ اور ہندو مذہب دونون کے ملانے کی کوشش کا نمونہ ہے بعض کہتے ہین کہ شاکت اور وشنو مذہبون کے ایک کرنیکا اسکے بنانے سے منشا تہا بعض کا یہ خیال ہے کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرمیشور کے سامنے کوئی ذات کی قید نہین ہے سب برابر ہین۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان کے قدیم وحشیون کی بت پرستی ویدون کے دیوتاؤن کی پوجا رامانج وغیرہ کی ایک پرمیشور کی ماننا بلبہہ آچاریہ کے فرقہ کے لوگون کی اوپاسنا کا یہ مندر خلاصہ ہے۔ مگر اسمین کوئی شبہہ نہین ہے کہ عجیب مقام ہے کہ جسکا ثانی ہندوستان مین نہین ہے ہندوؤن مین سب جگہہ پر ذات کی قید ہے مگر جگناتہہ پوری مین مہاپرشاد کے کہانے مین ذات کی قید بالکل نہین ہے ایک کو دوسرے کے ہاتہہ کا بلکہ اوسکا جہوٹا کہانے مین کچہہ بہی تامل نہین ہوتا۔ اوس کے اندر وبہلا دیوی کا مندر ہے کہ جس مین جاتری کو سب سے پہلے جانا پڑتا ہے۔ ہندوؤن کے کسی دیوتا کی شکل ایسی نہین ہے کہ جیسے جگناتہہ جی کی ہے پس جتنے خیالات کہ انکی نسبت قایم کئے جاتے ہین وہ سب کم و بیش درست ہو سکتے ہین مندر کی خدمت کرنیوالون کی تعداد چہہ ہزار ہے اور قریب بیس ہزار مرد عورت اور بچے اوسکی بدولت روٹی کہاتے ہین اوسکے ملازمون کے چہتیس فرقے اور ستانوی جماعتین ہین اور راجہ کہڑدا کو مندر کے جاروب کش کا لقب دیا گیا ہے۔ یہ مندر بشکل مربع ۶۵۲ فٹ لمبا اور ۶۳۰ فٹ چوڑا

ہے اوسکی دیوارین اتنی بلند ہین کہ باہر سے کچھ نظر نہین آتا اوس کے اندر ایک سو بیس مندر ہین کہ جنمین سے تیرہ ۱۳ مندر شیوجی کے ایک مندر سورج کا اور ایک دیوی کا ہے باہر اوسکے سنگھ دروازہ ہے اوس کے سامنے ایک لاٹ ہے کہ جو پہلے سورج کے مندر کے سامنے تھی۔ خاص جگناتھ جی کا مندر ۱۹۲ فٹ اونچا ہے اور اوسکے اوپر چکر اور دھوجا لگے ہوئے ہین مندر کے اندر یہ کیفیت ہے کہ چارونطرف نہایت خوبصورتی اور لیاقت کے ساتھ راماین اور مہابھارت کے مختلف واقعات کی دیوارون مین تصویرین کندہ کی گئی ہین مثلاً سیتا ہرن (सीता हरन) وغیرہ۔ پہلے بھوگ مندر ہے کہ جہان سب بھوگ رکھا جاتا ہے اِسکے بعد نٹ مندر ہے کہ جہان گانا بجانا ہوتا ہے پھر جگموہن ہے کہ جہان سے جاتری درشن کرتے ہین اِسکے اندر چندن لکڑے سے پرے رتن بیدی پر جگن ناتھ جی مہاراج اور بلبھدر جی مہاراج اور سبھدرا جی مہارانی براجمان ہین مندر مین بہت اندھیرا رہتا ہے اور اندر جاکر درشن مشکل سے ہوتے ہین جگناتھ جی اور باقی دونون مورتیون کی آرائش کی شان وشوکت غایت درجہ کی ہے مندر مین چار ۴ بجے صبح سے رات کے بارہ ۱۲ بجے تک برابر بھوگ لگتا رہتا ہے چار ۴ دفعہ دروازہ بند ہوتا ہے اور اوس وقت کسی کو درشن نہین ہوتے بھوگ اسقدر تیار ہوتا ہے کہ معمولی طور پر بیس پچیس ہزار آدمی اور خاص موقعون پر دو تین لاکھ آدمی مندر سے کھانا کھاتے ہین مندر کی آمدنی ہمیشہ سے کثیر رہتی ہے چنانچہ اسوقت پانچ لاکھ روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ پہلے وقتون مین جب وہان کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا تھا تو مرہٹون کی گورنمنٹ ۰۰۰ ۵۴ سے ساٹھ ہزار روپیہ تک دیتی تھی جو چڑھاوہ وہان چڑھتا ہے اوسکی کوئی حد نہین ہے یہانتک کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کوہ نور اِسکے لئے دئے جانیکی وصیت کی تھی۔ مسلمانون کے وقت مین جاتریون پر محصول

لگتا تھا اور اونکی دس پندرہ لاکھ روپیہ سال کی آمدنی تھی مندر کے پنڈے پجاری مالدار
ہین۔ اون کے گماشتے تمام ہندوستان مین پھر کر جاتریون کو لاتے ہین اور کوئی حصہ
ملک کا ایسا نہین ہے جہان کے جاتری نہ آتے ہون۔ جس زمانہ مین ریل نہین تھی لوگ
بیل گاڑیون مین یا پیدل جاتے تھے مگر جب بھی جاتریون کی تعداد سال مین پچاس ہزار
سے تین لاکھ تک ہوتی تھی اب ریل کے بننے سے کچھ ٹھکانا جاتریون کا نہین ہے چنانچہ
جس روز کہ مین وہان پر تھا کم سے کم ایک لاکھ جاتری ضرور ہوگا اور اوسکے دو روز پہلے
مندر مین دو تین آدمی لپک کر گرمی مین مر چکے تھے پہلے جو لوگ کہ جگناتھ جی کی جاترا کو جاتے
تھے اونکی واپسی کی امید نہین رہتی تھی۔ اسکی وجہ نہ صرف دور دراز کا سفر اور اوسکی سختیان
تھین بلکہ جس قسم کا کھانا پوری مین لوگون کو ملتا ہے اور جن مکانون مین اونکو ٹھیرنا پڑتا ہے
وہ بیشتر بیماری پیدا ہونے کا باعث ہوتے ہین وہان پر کوئی شخص کھانا نہین پکاتا بلکہ کھانا
پکا ہوا بانٹ دیا جاتا ہے مندر کا بھوگ جو بیشتر پکے ہوئے دال چاول ہوتے ہین بیچارے
جاتریون کو ہمیشہ تازے میسر نہین آتے۔ بعض وقت وہ اچھے پکے ہوئے بھی نہین ہوتے
گرمی سے اون مین ایک ہی روز مین بو آنے لگتی ہے اور چونکہ لوگون کو وہی کھانے
پڑتے ہین اس لئے وہ اکثر بیمار ہو جاتے ہین۔ مکانات بھی نہایت تنگ اور غلیظ ہین
اور پوری کی آب وہوا بھی اچھی نہین ہے۔ رتھ جاترا کے وقت مین کہ جب ہجوم کثرت سے
ہوتا ہے جاتریون کی مصیبت کا کچھ ٹھکانا نہین ہے۔ میری راے مین اس بات کی
ضرور نگرانی ہونی چاہئے کہ جو چیزین پرشاد کے نام سے جاتریون کو دیجاوین وہ کھانے
کے لایق ہون اور اگر اون مین تعفن ہو تو وہ پھینک دیجاوین مندر کے اندر روشنی بہت کم
ہوتی ہے اور روز روشن مین بھی اندھیرا رہتا ہے رات کیوقت وہان بہت سے حادثہ

ہونے کا برابر احتمال ہے پس روشنی کا بھی انتظام ہونا چاہیئے میری رائے مین ہندوؤن کا فرض ہے کہ ان باتون مین اصلاح کرانے کی کوشش کرین مندر کے پنڈون یا ملازمون سے اسکی توقع کرنا فضول ہے کیونکہ پنڈے تو جاتریون کے لوٹنے سے کام رکھتے ہین اور سوا اسی راجہ کہروا کے باقی ملازمون کو ان باتون سے کچھہ تعلق نہین ہے۔

راما نُج اچاریہ۔ موجدان مذہب مین راما نج آچاریہ بارھوین صدی مین مدراس مین ہوئے اور اونہون نے بھکتی مارگ کو قایم کیا اِن مہاتما کا جنم شنکر مہاراج کے دوسو برس بعد پیرامبر گاؤن ملک دکن مین ہوا تہا۔ اونہون نے کانچی پور اور سری رنگم مین ودیا پڑہی اور وشنو دہرم کا پرچار کیا وہ اکثر رنگناتہہ مین ہی رہتے تہے اور وہان پر ہی اُنہون نے اوپنشدون اور گیتا اور برہم سوتر پر بہاشیہ بنائی۔ پہر وہ شاستر آرتہہ (مباحثہ) کے لئے نکلے اور شیومت کو کہنڈن کر کے وشنومت قایم کیا اس پر سری رنگم کے راجہ نے اونکو مارنا چاہا مگر وہ بہاگ کر کرناٹک مین پہونچ گئے اور وہان کے راجہ کو وشنو بنایا۔ راما نج آچاریہ کا بھکتی پر بڑا زور تہا اُن کی سمپردائی کو سری وشنو سمپردائی کہتے ہین۔ اونہون نے بھی بہت سے مٹھہ قایم کئے لیکن اون مین سے کوئی باقی نہین ہے تاہم اُنکی سمپردائی کے لوگ جنوبی ہندوستان مین بہت کچہہ اور شمالی ہندوستان مین بھی کہین کہین موجود ہین اُنکا یہ مقولہ تہا کہ جب انسان کے پاپ دہل جاتے ہین تو وہ ایشور کی شرن مین آتا ہے اور گورو کے اوپدیش سے دن دن اپنی طبیعت کو پاک کرتا ہوا اور اپنے روزمرّہ کے کامون کو نیکی کے ساتہہ انجام دیتا ہوا اور برے کامون سے بچتا ہوا پرماتما کا دھیان کرتا ہے اور اُسکو پہونچ جاتا ہے مگر او سمین کے نہین ہوتا یہ مرتبہ صرف بھکتی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جو انسان کہ برابر دھیان کرتا ہے اور اپنے روزمرّہ کے کام سے غافل نہو اُسیکو ہی یہ مرتبہ ملتا ہے۔

کبیر داس — رامانج کے سو برس بعد بنارس مین رامانند ہوئے پھر اون کے چیلے کبیر ۱۴۰۰ء
مین ایک جولاہے کے گھر پیدا ہوئے اونہون نے بڑی بیباکی سے ہندو مسلمان دونون کے
مذہبون کی خرابیون کو ظاہر کیا پس دونون قومین اونکو مانتی تہین اور اونکے مرنے پر
ہندوؤن نے تو ایک مٹھہ کہ جسکو کبیر چورا کہتے ہین بنارس مین بنایا اور مسلمانون نے ایک
مقبرہ قایم کیا کبیر کہتے ہین کہ ہندو تو ایکادشی کا برت کرتے ہین اور مسلمان رمضان مین روزہ
رکھتے ہین تو بتاؤ کہ باقی دن کس نے بنائے اگر پرمیشور مندر مین ہی ملتا ہی تو پہر ساری کائنات
کس نے بنائی بہلا کسی کو رام مندر مین ملا ہے — لوگ کہتے ہین کہ ہری پورب مین ہے
اور علی کا شہر پچہم مین ہے لیکن اپنے من کو کہوجو وہین رام موجود ہے نہ ہردوار جانے سے کچھ
ہوتا ہے نہ کعبہ مین سجدہ کرنے سے کچھہ ہوتا ہے گلستان و بوستان پڑہے لیکن سعدی کا
ایک شعر بہی سمجھہ مین نہ آئے ایسے فاضل ہونے سے کیا ہوتا ہے —

گورو نانک — کبیر کے بعد ۱۴۶۹ء مین گورو نانک ہوئے اونہون نے سکھہ مذہب
کو قایم کیا اونکا سدہانت بہی کبیر کے سدہانت کے موافق تہا وہ بہی بہکتی مارگ مین بڑے
ہوئے ہین اور اونہون نے بہی وہ خرابیان جو ہندو مذہب مین پہیل گئی تہین مٹائین لیکن سکھہ
مذہب کے لوگون نے جو کارنمایان کئے وہ اونکی بہادری اور اپنے دہرم پر فدا ہونے سے
پیدا ہوئے ہین — گورو نانک جی کہتے ہین کہ اونکا ست نام کرتا پورکھ — نربہی — نرویر
اکال مورتی — ایونی — سوبہنگ [illegible] یہ اتنا شبد ہے گورو کی کرپا سے اس نام کو جپو وہ آدی مین
بہی سچ ہے جگ (آدی جگاد) کے شروع مین بہی سچ ہے وہ سچ ہے اور سچ ہوگا —
نانک کا سدہانت یہ تہا کہ سب مذہبون مین اصل مین کوئی فرق نہین ہے جو کچھ ہے وہ
جہالت کی وجہ سے ہے سب کو لازم ہے کہ اس فرق کو مٹا کر ایک ایشور کو مانین دنیا مین

کوئی ایسی چیز نہین ہے جو فانی نہ ہو لوگ سُکھ مین ہی تمہارے ساتھی ہوتے ہین دُکھ مین کوئی نہین ہوتا - جن چیزون سے کہ تم محبت کرتے ہو اُن سبکو آخرکار چھوڑ کر جانا پڑیگا - اسلئے ایشور سے محبت کرو سوا ایشور کے اور کوئی ساتھی نہ ہوگا دنیا مین سب اپنے اپنے آرام کو چاہتے ہین جب تک تمہارے پاس دولت ہے تب تک وہ تمہارے ساتھی ہین جسوقت دولت جاتی رہی وہ سب ہی چھوڑ دینگے یہ من بڑا ٹھگ ہے کہ اس نے ایشور کو بھولکر دنیا کی چیزون مین اپنے آپکو پھنسا دیا - گورونانک جی کے یہان گورو کی بڑی تعظیم رکھی گئی ہے اور واہ گورو کے کہتے ہی اونکے مریدون مین جو سکھ اور پھر سنگھ ہوگئے وہ جوش پیدا ہوتا تھا کہ بہت سون نے دھرم کے اوپر اپنا سر دیدیا طرح طرح کی تکلیفین سہین لیکن اپنے دھرم سے نہ ہٹے - اس کا تذکرہ بعد کو کرین گے -

مہاپربھو چیتن جی - اسی زمانہ مین بنگال مین مہاپربھو چیتن جی ہوئے اونھون نے کرشن بھکتی کا جو نمونہ دکھایا ہے ویسا ہونا مشکل ہے - یہ مہاتما سنہ ۱۴۸۶ء مین پیدا ہوئے اور سنہ ۱۵۲۷ء مین دیولوک کو پراپت ہوئے اونھون نے بچپن مین ندیا مین سنسکرت ودیا مین بڑی ترقی کی مگر کرشن بھکتی کا ایسا جوش چڑھا کہ سب چھوڑ کر دیوانہ وار پھرنے لگے اور سوائے کرشن کے اور کچھ نہین سوجھتا تھا - چوبیس (۲۴) برس کی عمر سے اونھون نے سنیاس لیکر وشنومت کو پھیلانا شروع کیا کوئی ذات یا فرقہ اونکے نزدیک موکش حاصل کرنے سے محروم نہین تھا - ہندو مسلمان سب اونکے چیلے ہوئے وہ کہتے تھے کہ ہر شخص جسمین بھکتی اور شردھا ہو موکش پاسکتا ہے ایشور کا دھیان کرنا ہی موکش کا راستہ ہے موکش کے معنی فنا نہین ہین بلکہ دنیا کے دکھون اور جسم کی تکلیف سے آزادی ہے -

چیتن جی کے چیلون مین روپ سناتن گوسائین جو پہلے مسلمان تھے ہوئے اونھون نے

بندرابن مین وہ قدیم مندر جو ابتک موجود ہین بنائے یعنی گوبند دیوجی کا - گوپی ناتہہ جی کا مدنموہن جی کا چیتن مت کے مقلد جو وشنو वैष्णव کہلاتے ہین اب بہی بنگال مین بہت ہین اون کے دو فرقے ہین ایک وہ کہ جو ذات کو مانتے ہین اور دوسرے وہ جو ذات کو نہین مانتے پہلے فرقہ کا نام وشنو वैष्णव ہے اور دوسرے فرقہ کا نام وشٹو वैष्टव ہے بنگال مین چیتن جی کی پوجا مثل وشنو جی کے ہوتی ہے اور لوگ اون کو وشنو جی کا اوتار مانتے ہین بعد چیتن جی کے سن ۱۵۲۰ع مین بلبہہ آچاریہ جی ہوئے کہ جنہون نے بال کرشن کی سیوا قایم کی یہ فرقہ بہت بڑا ہوا ہے اور بلبہہ آچاریہ گوشائین اب بہی ملک مین بڑے مالدار ہین مگر بعض کے طریقہ برتاؤ نہایت قابل اعتراض ہین اور اس سبب سے اس فرقہ کے لوگ اونکو اچہی نگاہ سے نہین دیکہتے اس زمانہ مین سنسکرت کے بعض بعض بڑے مصنف بہی ہوئے -

ودیارن سوامی - ودیارن سوامی جو راجہ بکہ کے منتری تہے - چودہوین صدی مین وجے نگر مین ہوئے اونہون نے رگ وید پر بہاشیہ کیا جو ساین بہاشیہ کے نام سے مشہور ہے انکو ہمہ دان کہتے تہے اور انکی تصنیفات جیسی مستند علم فلاسفہ مین ہین ویسی ہی علم حکمت وصرف و نحو مین بہی ہین پنچ دشی و جیون مکتی و لیویک وید انت مین ویسی ہی مستند کتابین ہین جیسی کرما دہو ندان علم حکمت مین - بہاشا کے لکہنے والون مین چاند اور ملک محمد جائیسی کا تذکرہ پہلے آچکا ہے - یہ زمانہ ہندوستان کی تاریکی کا زمانہ کہنا چاہئے - مگر اسمین بہی کچہہ نہ کچہہ آثار ترقی کے وقتاً فوقتاً نمودار ہوتے گئے ہین -

اوم

باب پنجم

ہندوستان مسلمانون کی شروع عروج مین
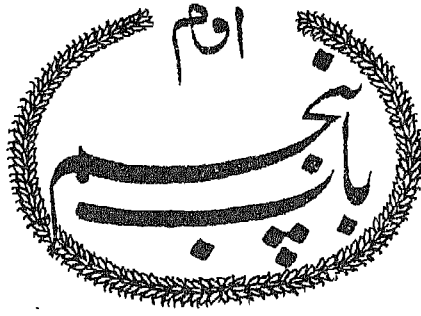
۱۵۲۶ء سے ۱۶۰۵ء تک

مسلمانون کی حالت قبل از اکبر

جو حالت کہ مسلمانون کی گورنمنٹ کی اوپر بیان کی گئی ہے اوس سے ثابت ہوگا کہ اس ملک مین اکبر کے وقت تک مسلمانون کی حکومت نہ تمام ہندوستان مین قایم ہوئی نہ ملک ایک حاکم کے تابع ہوا - بابر کے حملے سے پہلے ۱۵۲۶ء مین یہان کے مختلف سردار مختلف حصون پر قابض تھے اور اونکا کوئی خاص بادشاہ نہین تھا - دہلی اور اوسکے گرد تھوڑی دور تک سیدون کی سلطنت تھی مگر شہر سے چودہ میل پر ہی میوات مین احمد خان خود سر حاکم تھا - سنبھل مین کہ جو اب ضلع روہیلکھنڈ ہے دریا خان لودی - جلیسر مین اسحاق خان ترک - فرخ آباد مین راجہ پرتاب سنگہ - بیانہ مین داؤد خان لودی - لاہور - دیپال پور - اور سرہند مین - پانی پت تک بہلول لودی حاکم تھے اور ملتان جونپور - بنگال - مالوہ اور گجرات کے بہی بادشاہ علیحدہ علیحدہ تھے - سکندر لودی نے بہار اور بنگال پر حملہ کرکے اوسکو فتح کیا مگر بہار اوسے علاء الدین وہان کے بادشاہ کو دیدیا

اپنی وفات کے وقت وہ پنجاب و اضلاع شمالی و مشرقی و متوسط ہندوستان و بنگال و بہار
کا بادشاہ تھا مگر یہ حکومت بھی براے نام تھی ہر ضلع کا حاکم خود مختار تھا اور اُسکی مرضی ہی قانون
کا اثر رکھتی تھی جتنے خاندان خواہ غزنی یا غوری یا تغلق یا سید یا لودی ہوئے اون مین
سے ہر ایک صرف اپنے فائدہ ہی کے لئے لڑتا تھا اور اونکے ماتحت سردار بھی اوس کے
مانند اپنے فائدہ کے لئے لڑکر جب چاہتے تھے تب اوسکی اطاعت کرتے تھے اور جب
ضرورت نہین جانتے تھے تب نہین کرتے تھے فاتح اور مفتوح مین کوئی تعلق باہمی نہین تھا
نہ کوئی کوشش اس بات کی تھی کہ رعایا کے دلون مین بادشاہ کے ساتھہ اُنس پیدا کیا جاوے
فتح کرنے والے غیر قوم کے تھے اور غارت سے ہی حکومت کرتے تھے انکی حکومت محض
تلوار کے زور سے تھی رعایا کی محبت پر مبنی نہین تھی اسی وجہ سے اوسکو کوئی قیام نہین تھا
جس وقت بابر ہندوستان مین آیا اوس وقت شمالی ہندوستان مین وہی سلسلہ
دیہاتی انتظام کا جو ہمیشہ سے چلا آتا تھا موجود تھا اور کوئی ایک سردار ایسا نہین تھا کہ جسکے
ماتحت ہوکر سب لوگ غیر ملک سے حملہ کرنیوالے کا مقابلہ کرین بابر نے بھی کوئی سلسلہ انتظام
ملک کے لئے نہین چھوڑا وہ ضرور انسان کے فرائض سے واقف تھا اور یہ جانتا تھا کہ
انصاف ایمانداری کے ساتھہ ہونا چاہئے سزا دینے مین رحم کو دخل ہونا لازمی ہے غریبون
کی پرورش کرنی مناسب ہے اور اوس نے اپنے فتح کئے ہوئے ملکون کو اپنے ہمراہیون
کے تحت مین دے کر یہ حکم دیا کہ ہر ایک اون مین سے اون کا انتظام اوس کی ماتحتی مین
کرے لیکن وہ ماتحتی براے نام تھی۔ آگرہ کا لکھنؤ سے یا دہلی کا جونپور سے کوئی
تعلق نہین تھا ملک کا ایک حصہ دوسرے سے علیحدہ تھا ایک جگہ سے دوسری جگہ
پر جانے مین بہت محصول لگتا تھا خصوصاً چھوٹی چھوٹی ریاستون مین جو یہان پر قائم تہین کوئی

رشتہ محبت کا نہین تہا۔ مغلون کے خاندان کی جڑ اوسوقت تک قایم ہوئی تہی۔ یہہ سب باتین اکبر کے وقت مین ہوئین اوسی وقت سے ہندوستان مین مسلمانونکا اصلی فروغ ہوا۔ ہمایون کیوقت مین کوئی خاص بات نہین ہوئی مگر شیر شاہ کی عملداری گو تہوڑے دن تک رہی تاہم اوسمین ملک کی حالت اچہی ہوگئی۔

اکبر۔ شیر شاہ کے بعد ۱۵۵۶ء مین اکبر تخت پر بیٹہا اور ۱۶۰۵ء تک رہا اوس کے وقت مین کل ہندوستان مسلمانون کے تابع ہوگیا مگر سلوک سے بمقابلہ تلوار کے زیادہ تر اکبر نے ہندوؤن کے ساتہہ رشتے کئے انکو اعلیٰ عہدے دئے اور مسلمان سپہ سالارون کے خلاف ہندو سپہ سالارون اور وزیرون کو کر کے اپنی سلطنت کو مستحکم کیا۔ ۱۵۵۶ء مین مغلون کی عملداری بجنور۔ پنجاب و دہلی و آگرہ کے قریب ہی تہی اکبر نے اوسکو وسعت دی اور اول جیپور کی ریاست کو اپنے ماتحت کر کے وہان کے راجہ کی لڑکی سے شادی کی پہر جودہپور کو اپنے تابع کر کے وہان کے راجہ کی پوتی سے اپنے لڑکے سلیم کی کہ جو بعد کو شاہ جہانگیر ہوا شادی کی۔ چتوڑ کے راجہ نے اکبر کا بہت سخت مقابلہ کیا اور آخر کار مغلوب ہوا مگر بادشاہ کے ساتہہ کوئی رشتہ قایم نہین کیا نہ اپنی نسل کو مسلمانون کے ساتہہ ملایا۔ اسی وجہہ سے وہ لوگ آج تک تمام راجپوتون مین صحیح النسل ہونے کا جایز طور پر دعویٰ کر سکتے ہین۔

اکبر نے جیپور کے راجہ کے لڑکے کو پنجاب کا حاکم۔ راجہ مان سنگہہ کو کہ جس نے اکبر کے ساتہہ لڑائی مین برابر سلوک کیا تہا بنگال کا حاکم اور راجہ ٹوڈرمل کو وزیر مال مقرر کیا۔ چنانچہ منجملہ چارسو پندرہ منصبدارون کے اکیاون ۵۱ ہندو تہے اوس نے مسلمانون کے سوای اور لوگون پر جو جزیہ لگایا جاتا تہا موقوف کیا اور اپنی تمام رعایا کو برابری کی نگاہ سے دیکہا اوسکو ہر مذہب و ملت کا پورا ادب تہا وہ بلا تعصب اور مذہبون کی باتون کو برابر سنتا

تھا بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ ابوالفضل و فیضی کیوجہ سے اکبر پورا پورا پابند شرع نہین
رہا تھا مگر یہ خیال کہان تک درست ہے ناظرین خود اکبر کے کار نمایان سے دیکھ لین گے
اگر کسی خاص مذہب کے عقائد کا پابند ہونے سے ہی آدمی خدا کی پرستش کر سکتا ہی تو اکبر
کی نسبت یہ الزام درست ہے - اوس کے دربار مین عیسائی لوگ بھی موجود رہتے تھے
اور اوس نے ایک شخص فادر فراباتون کو گوا Goa سے بلا کر اپنے یہان چند نوجوانون
کو زبان یونانی مین تعلیم دینے کو مقرر کیا اور یونانی کتابون کا فارسی مین ترجمہ کرایا - فیضی نے
انجیل کے ایک حصہ کا ترجمہ کیا تھا - خانخانان نے کہ جسکا اصلی نام مرزا خان تھا بابر کی تحریرات
کا ترجمہ ترکی سے فارسی مین کیا - تان سین جسکا راگ ابتک مشہور ہے وہ بھی اکبر کے دربار
مین رہتا تھا فیضی اور ابوالفضل کی تصنیفات ہر شخص کو معلوم ہین یہ دونون اکبر کے بڑے
دوست تھے ابوالفضل اوسکا وزیر اعظم ہوا فیضی کا وقت تصنیف کتب مین زیادہ صرف
ہوا اوسکے یہان چار ہزار چھ سو کتابین عمدہ مضمون کی موجود تہین ہر ایک کتاب بہت صحیح
لکھی ہوئی اور عمدہ جلد بندھی ہوئی تھی - بادشاہ کے یہان مختلف مذاہب کے لوگ اکثر بحث
کرنے کو جمع ہوتے تھے جلسہ بیشتر جمعہ کے روز ہوا کرتا تھا - بعض لوگون کا خیال ہے کہ
مراد اکبر کا ایک بیٹا انجیل مین تعلیم پاتا تھا مگر اس مین کوئی شبہ نہین کہ بادشاہ کو مذہب
عیسائی کے ساتھ محبت بہت تھی اوسکا یہ خیال تھا کہ خدا ایک ہے ہم کو اپنی عقل کے ذریعہ
سے اوسکی وحدانیت اور صفات کو معلوم کر کے اوسکا سجدہ کرنا چاہئے اور ہماری بہبودی
اسی مین ہے کہ خواہشات نفسانی کو کم کرین اور انسان کے ساتھ نیکی کرین کسی مذہب
یا ملت کو کسی شخص کے اعتبار پر قبول نہ کرین کیونکہ انسان کیسا ہی اعلی ہو وہ ہمیشہ خطا وار ہے
انسان کے لئے اول تو کسی بیہودہ چیز کی پرستش کی ضرورت نہین ہے اور اگر ضرورت

سمجھی جاوے تو سورج یا ستارے یا آگ کو بطور نشانی کے مانکر خدا تک پہونچنے کے لئے پرستش کرو کسی پادری یا مُلّا یا عام جماعت مین پوجا یا نماز کی ضرورت نہین ہے نہ کھانے مین سوای اوسقدر قید کے کہ جو صحت بدن کے لئے ضروری ہے کسی قید کی ضرورت ہے صرف سورج کی بندگی اور آدہی رات۔ علی الصباح دعا اور دوپہر کیوقت سورج کا دہیان عوام الناس کے لئے کافی ہے"۔ چنانچہ ایک دفعہ جب بادشاہ سے مینہہ کے لئے دعا کرنے کو کہا گیا تو اوس نے جواب دیا کہ خدا ہماری خواہشون سے ناواقف نہین ہے اوس کو ہماری دعا کی ضرورت نہین ہے۔ اکبر نے اس مذہب کے پہیلانے کی کوشش کی مگر سوای چند لوگون کے اور کوئی اوسکا مقلد نہین ہوا تاہم بادشاہ کے ہر شخص کو اپنے عقائد کی پابندی مین آزادی دینے کا ملک پر بہت اچہا اثر تہا اوسکے وقت مین نماز روزہ خیرات تیرتہون اور مقدس مقامون پر جانا اور جماعتون مین ملکر پوجا یا پرستش کرنا یا نماز پڑہنا ہر شخص کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا تہا۔ ناپاک جانورون کے گوشت کا استعمال و شراب و قماربازی ممنوع کئے گئے تہے۔ نسبت بارہ برس کی عمر تک نہین ہوتی تہی۔ اکبر نے اپنا سنہ جاری کیا اور اوس مین مہینون کے نام مثل قدیم فارسی مہینون کے نامون کے تہے اور اوس سنہ کا شروع بادشاہ کی تخت نشینی کے سبب قریب کے نوروز سے شروع ہوا ۔ بجاے سلام علیکم کے لوگ "اللہ اکبر" کہکر سلام کرتے تہے اور اوسکا جواب "جل جلالہٗ" دیا جاتا تہا بادشاہ کو لوگون کا ڈاڑہی رکہنا ناپسند تہا اور اون سے بادشاہ کے روبرو سجدہ کرایا جاتا تہا اِن سب باتون سے مسلمان بہت ناراض تہے۔ ہندوؤن کے مذہب کے ساتھ اکبر بہت کم مداخلت کرتا تہا۔ مگر اوس نے مجرم کے جرم یا بیقصوری ثابت کرنے کے لئے جلتے ہوئے لوہے کو پکڑنا اور شادی صغیرسنی کو بند کر دیا بیواؤن کی شادی کی ہدایت کی۔

ستّی ہونا سوای اوس صورت کے کہ جب عورت خود پختہ ارادہ رکھتی ہو بند کیا۔ چنانچہ
ایک مرتبہ جب راجہ جودہپور اپنے بیٹے کی عورت کو ستّی ہونے پر مجبور کر رہا تہا اکبر فوراً وہان
پہونچ گیا اور ستّی ہونے سے اوسکو روک دیا اوس نے جاترون پر جو محصول لگائی جاتے
تہے سب معاف کر دئے اوسکا یہ قول تہا کہ گو یہ محصول ایک فضول خیال کے لوگون سے
لیا جاتا ہے تاہم ہر شخص کو اپنے مالک تک پہونچنے کے لئے پوری آزادی ملنی چاہئے اور
کوئی روک اوسکے لئے نہین ہونی چاہئے اُس کیوقت مین لڑائی مین جو لوگ پکڑے جاتے
تہے غلام نہین کئے جاتے تہے۔ ان سب باتون کا اثر اکبر کے بعد بہی باقی رہا اور اگر ملک
مین دیگر اسباب ظہور مین نہ آتے تو اوسکا اثر اور بہی زیادہ نیک ہوتا۔

اکبر کا ملکی انتظام کم و بیش اب تک چلا آتا ہے یہ انتظام جدید نہین تہا صرف پہلے انتظام مین
جو کچہہ نقص تہا وہ دور کیا گیا تہا اوسکا بانی شیرشاہ تہا مگر وہ اوسکو پورا نہین کر سکا اکبر نے
اوسکو پورا کیا۔ اکبر کا یہ منشا رہتا کہ زمین کی پیمایش صحیح صحیح کیجاوے ہر بیگہہ کی پیداوار
معلوم کر کے یہ قایم کیا جاوے کہ اوسمین حصہ سرکار وقت کسقدر ہونا چاہئے اور اُس حصہ
کی قیمت مقرر ہو۔ چنانچہ تمام زمین کی پیمایش کے لئے ایک طریقہ تمام قلمرو بادشاہ مین مقرر
کیا گیا۔ زمین کی تین قسمین قایم کی گئین اور تینون قسمون کی زمین کی پیداوار کا اوسط قایم
کر کے بادشاہ کا حصہ ایک ثلث قایم کیا گیا مگر یہ حصہ بہی حسب حالت کم ہو سکتا تہا اور ہر
کاشتکار کو اجازت تہا کہ وہ اپنی زمین کی از سر نو پیمایش کرا کے اوسکی اصلی پیداوار پر مالگذاری
ادا کرے جو زمین کہ بنجر نہین رہتی تہی اوس پر ہر فصل کا محصول لیا جاتا تہا۔ بنجر پر صرف
اوس فصل کا کہ جب اُس پر کاشت ہو محصول لیا جاتا تہا جو زمین کہ طغیانی سے ناقابل کاشت
ہو جاتی تہی یا جس پر تین سال تک کاشت نہین ہوتی تہی یا اوسکے درست کرنے مین کچہہ

خرچ ہوتا تھا تو اوس سے پہلے سال ۲/۵ لیا جاتا تھا اور ہر سال پانچوان حصہ اضافہ ہوتا تھا جو زمین کہ پانچ سال تک کاشت سے خالی رہتی تہی اوس پر چار سال تک بہت رعایت کی جاتی تہی ہر گانون کے زمین کی تفریق وہ ہی تہی جو اوپر ہے یعنی خاکی - چاہی - گوندہ وغیرہ ہر شہر و گانون کے اونیس برس کے نرخ نامہ پر اوسط قایم کیا گیا تھا اور مالگذاری کی تعداد قیمت پیداوار پر بلحاظ اوس اوسط کے مقرر ہوئی تہی - تاہم ہر کاشتکار کو یہ اختیار تھا کہ اگر وہ زر نقد نہ دینا چاہے تو غلہ و دیگر مالگذاری ادا کرے یہ سب بند و بست اول سالانہ ہوتا تھا لیکن بعد کو دہ سالہ ہوا - ہر زمین کا رقبہ و قسم و کمی بیشی مالگذاری اور تعداد مالگذاری برابر صحت کے ساتھ درج رجسٹر کی گئی اور وہ رجسٹر ہاے آج تک ہندوستان مین رائج ہین - اکبر کے وقت مین زمین کا محصول سترہ کروڑ پینتالیس لاکھ روپیہ تھا اور کل آمدنی سلطنت کی بیالیس کروڑ روپیہ تہی - بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ اکبر کیوقت کی مالگذاری سرکار انگریزی کی مالگذاری سے زیادہ تہی بعض کہتے ہین کہ جو تعداد اوپر بیان کی گئی ہے وہ کاغذی تعداد تہی دراصل اوسمین بہت کم وصول ہوتا تھا - تاہم جو تحقیقات کہ اکبر اور جہانگیر و شاہجہان اور اورنگ زیب اور شاہ عالم کے وقت کی مالگذاری کی کی گئی اوس سے یہ پایا گیا کہ اکبر کے وقت مین سترہ کروڑ پینتالیس لاکھ - جہانگیر کے وقت مین سترہ کروڑ پچاس لاکھ سے بائیس کروڑ تک - شاہجہان کیوقت مین بہی اوسیقدر اور اورنگ زیب کے وقت مین چوبیس کروڑ سے تیس کروڑ تک اور شاہ عالم کیوقت مین سنہ ١٧٦١ع مین جب احمد شاہ ابدالی کو مغلون کی ریاست کی آمدنی کا نقشہ دیا گیا تھا تو چونتیس کروڑ پچاس لاکھ چھیاسٹھ ہزار چار سو روپیہ مالگذاری کی آمدنی تہی کل آمدنی جہانگیر کیوقت مین پچاس کروڑ تہی اور اورنگ زیب کیوقت مین پہلے اسی کروڑ تہی اور پہر ستتہر کروڑ رہ گئی - اکبر نے جو تقسیم ملک کی کی تہی اوسکے

بموجب ایک کروڑ دام یعنی پچیس ہزار روپیہ کی مالگزاری کا ادا کرنے والا کروڑی قایم ہوتا تہا اور جب وہ ایک لاکہہ دام وصول کرلیتا تہا تو وہ خزانہ عامرہ مین بہیج دیتا تہا۔ چالیس دام کا ایک روپیہ ہوتا تہا۔

جو ہدایات افسران مال کے نام اکبر نے جاری کئے تہے اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس کو رعایا کی آسایش وبہبودی کا کتنا خیال تہا سرکاری محصول کی مستاجری نہین ہوتی تہی اور افسران مال پر تاکید تہی کہ خود کاشتکارون سے معاملہ کرین پٹواری یا مقدم کو درمیان مین نہ آنے دین یہ تمام اصلاحین راجہ ٹوڈرمل نے کہ جو اکبر کے وزیر ونہین تہا کی تہین۔

راجہ ٹوڈرمل۔ راجہ ٹوڈرمل ذات کے کہتری اور گوت کے ٹنڈن تہے بعض لوگون کا خیال ہے کہ لاہور پر علاقہ اودہ کے رہنے والے تہے بعض کہتے ہین کہ چونیہ ضلع لاہور کے متوطن تہے اور وہان پر ابتک اُن کے مکانات موجود ہین اونکی بیوہ مان نے اونکو بڑی تنگدستی اور افلاس کی حالت مین پالا تہا سب سے پہلے عام منشیون مین مظفرخان کے پاس کام کرتے تہے پہر بادشاہی متصدیون مین داخل ہوئے اونکی طبیعت مین غور اور قواعد کی پابندی اور کام مین صفائی بہت تہی اور ابتدا ہی سے ہر بات کے حاصل کرنے اور لیاقت بڑہانے کا شوق تہا ہر کام جو وہ کرتے تہے نہایت شوق اور طریقہ سے کرتے تہے جس وقت کہ بادشاہی متصدیون مین تہے اونکی معلومات امورات دفتر وحالات ملک مین ایسی تہی کہ امرا و دربار کے کارپرداز ہر بات کا پتہ اون سے معلوم کرتے تہے اونہون نے تمام دفتر کی ترتیب دیکر پہیلے ہوئے کام کو سمیٹا۔ ہر کام مین اونکا نام آنے لگا اور وہ رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہونچکر کاغذات پیش کرنے لگے ٹوڈرمل اپنے دہرم کرم کے پورے پابند تہے اور ابوالفضل اونکی صدق دلی اور دیانت داری کا مداح ہے مگر دسکو انکا ہندوؤن کے

دہرم کرم کی زیادہ پابندی کرنا ناپسند تہا لیکن ٹوڈرمل نے وقت ضرورت کے اپنی پوجا
پاٹ کو اپنے کار منصبی مین مخل ہونے نہ دیا اوس نے پہلے بادشاہ کے لشکر کا کہ جس مین
آدمی کا پتہ نہین لگتا تہا انتظام کیا پہر بادشاہ کی مختلف مہمون مین جاکر اوسکے دشمنون کو
فتح کیا۔ خانزمان کی مہم مین منعم خان کے ساتہہ اور چیتوڑ و تہنبورا اور سورت کے معرکون
مین اوسکی قلعہ گیری کی تدبیرون اور سامان ولوازمات مین عقل کی رسائی پر تمام مورخون کو
اتفاق ہے اونہون نے سنہ ۹۸۰ ہجری مین گجرات مین جاکر آئین مال وجمع خرچ کے دفتر کا چند
روز مین ہی بندوبست کر دیا اور سنہ ۹۸۱ ہجری مین جب منعم خان بہار کی مہم پر سپہ سالاری کر رہے
تہے اور اکبر کے امرا و لشکر آرام طلبی مین پڑے ہوئے تہے تو ٹوڈرمل نے وہان جاکر لشکر کا
انتظام کیا۔ جب پٹنہ فتح ہوا تو اوسکو اپنی خدمت کیوجہ سے علم اور نقارہ ملا یہ شخص ہر معرکہ
مین کمربستہ او مستعد رہتا تہا جہان کہین کہ بادشاہ کے کام مین خلل آتا تہا فوراً اوسکا انتظام
کر کے اپنی دانائی وہمت واستقلال طبیعت سے اصلاح کر دیتا تہا جہان کہین کہ دشمن کا
مقابلہ آپڑتا تہا تو میدان جنگ سے نہین ہٹتا تہا۔ چنانچہ داؤد خان افغان کی لڑائی مین جب
بادشاہی لشکر دشمنون سے مغلوب ہو کر گہر گیا تو ٹوڈرمل نہ ہٹا اور فوج کا دل بڑہاتا رہا اور
آخر فتحیاب ہوا۔ سنہ ۹۸۳ ہجری مین جب داؤد خان نے صلح کا پیغام بہیجا تو خانخانان وغیرہ
اور سب لوگ راضی ہو گئے مگر ٹوڈرمل جو اپنے آرام اور آسایش کو اپنے آقا کے کام پر قربان
کرتا تہا راضی نہ ہوا بلکہ اپنی طرف کے سردارون کی ہمت باندہی اور صلحنامہ پر اپنی مہر نہ کی اس
کے بعد پہر بہار مین جاکر اپنی لیاقت اور کارگذاری کو اسطرح پر دکہلایا کہ جملہ ناراض افسرون کو
کہین دوستانہ فہمایش سے اور کہین لالچ سے کہین خوف دلا کر لشکر کا انتظام قایم رکہا اور
جسقدر لڑائیان ہوئین اون مین کبہی دائین کبہی بائین جمین دلاوری سے کام کرتا رہا اور

سارے لشکر کو سنبھال لیا۔ غرضکہ بنگالہ کا بگڑا ہوا صوبہ اوس نے پہر بنا لیا اسکے بعد گجرات
اور دکن مین سلطان پور۔ سورت۔ بروچ۔ و بڑودہ وغیرہ کے دفترون کو درست کیا او
اکبر کے دشمنون سے مقابلہ کرکے فتح پائی۔ پہر ۹۸۸ھ ہجری مین بنگالہ مین جاکر وہان کی سرکشون
کو بڑی جانکاہی سے دبایا اور جو کچہہ سپاہ اور سردار باغی ہوگئے تہے انکو اپنی حکمت عملی اور
تحمل اور تدابیر سے اور جہان تلوار کی ضرورت تہی تلوار کے زور سے دبایا ۹۸۹ھ ہجری مین
ٹوڈرمل اپنے عہدہ وزارت پر مستقل بیٹہا اور بائیس صوبون کا دیوان ہوا پہر ۹۹۳ھ ہجری
مین چار ہزاری کا منصب اوسکو عطا ہوا اور ۹۹۷ھ ہجری تک اوس نے اپنے عہدہ کا کام
انجام دیا اور پہر بادشاہ سے بوجہہ ضعیفی کے گوشہ نشینی اختیار کرنے کی اجازت چاہی اور کہا
کہ اب موت کا زمانہ قریب ہے گنگا جی کے کنارہ جا بیٹہون اور باقی زندگی کا زمانہ پرمیشور
کی یاد مین گذارون مگر اکبر نے اجازت نہین دی۔ ٹوڈرمل بادشاہ کی حکم عدولی کو خدا کی
نافرمانی سمجہکر دربار مین حاضر ہوتا رہا مگر تہوڑے سے دن کے بعد اس جہان فانی سے رخصت
ہوا۔ یہ شخص راستی و مردانگی و معاملہ شناسی مین اوس زمانہ کے لوگون مین یکتا تہا بعض لوگ
کہتے ہین کہ تعصب کا غلام تقلید کا دوست اور دل کا کینہ ور تہا مگر اوسکی حرکات سے
ایسا ثابت نہین ہوتا تہا۔ اکبر کو جیسا اوسکی عقل و تدبیر پر اعتبار تہا اوس سے زیادہ امانت
و دیانت و نمک حلالی و وفاداری پر بہروسہ تہا باوجود اپنی لیاقت اور جان نثاری کے
اپنے تئین بڑہاتا نہین چاہتا تہا بلکہ اپنے مالک کے حکم پر چلتا اور اپنی جان و مال سے بیخبر ہوکر ہر
معرکہ مین جان توڑ کر کام کرتا تہا اوسکی خوش انتظامی کا نتیجہ اکبر کے ہر سلسلہ انتظام مین دکہائی
پڑتا تہا اوسکے وقت سے پہلے ہندوؤن مین فارسی پڑہنے کا رواج نہین تہا مگر اوس نے
تمام قلمرو اکبری مین دفتر فارسی مین کردئے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ہندو فارسی پڑہنے لگے اور

[illegible]ن کے ساتھہ بادشاہی دربار مین عہدے پانے لگے اسی کیوقت سے اُردو کی بنیاد [illegible] اور اکبر کے قلمرو مین جو اصلاح سکّہ مین ہوئی وہ بہی ٹوڈرمل کی وجہ سے ہوئی اُس نے حساب مین ایک رسالہ لکہا کہ جس مین گُر بنے ہوئے ہین اور اُن گُرون کو لوگ آج تک یاد کرتے ہین اوسکے نام سے ایک۔ کتاب مخزن اسرار بہی مشہور ہے کہ جسمین دہرم گیان اسنان پوجا پاٹ وغیرہ ایک حصہ مین اور دوسرے مین دنیوی کاروبار کا بیان ہی ایسے اشخاص ہی یہ ثابت کرتے تہے کہ ہندوؤنمین باوجود گرنیکے بہی کتنا زور عقلی و علمی ور بہادری باقی تہی —
اکبر کا ملکی انتظام — اکبر کی سلطنت مین سولہ صوبہ تہے الہ آباد۔ آگرہ — اودہ۔ اجمیر — گجرات۔ بہار — بنگال — دہلی۔ لاہور۔ ملتان — مالوہ۔ برار — خاندیش۔ احمدنگر ٹہٹہ سندہ اور کابل۔ ان مین سے صوبہ آگرہ سے ایک کروڑ چہتیس لاکہہ چہپن ہزار دو سو ستاون روپیہ صوبہ دہلی سے ایک کروڑ پچاس لاکہہ چالیس ہزار تین سو اٹہاسی۔ صوبہ برار سے ایک کروڑ پہتّر لاکہہ چہتّر ہزار ایک سو سترہ روپیہ کی آمدنی تہی باقی صوبون سے ایک کروڑ سے پچاس لاکہ تک کی آمدنی تہی۔ ہر صوبہ مین ایک صوبہ دار سپہ سالار ہوتا تہا اوسکو کل اختیار ملکی اور فوجی حاصل تہا مگر وہ بادشاہ کی ہدایت کے موافق عمل کرتا تہا وہ چار یا پانچہزاری سے کم نہین ہوتا تہا اوسکے ماتحت دیوان و بخشی بارگاہ شاہی سے مستقل طور پر مقرر ہوتے تہے مال اور دیوانی کا کام دیوان کرتا تہا مفصلات کے عامل کارکن اور تحصیلدار جنکو کروڑی کہتے تہے دیوان کے ماتحت ہوتے تہے فوجداری کا کام بخشی کے تعلق تہا۔ ایک افسر میر عادل اور ایک قاضی بہی ہوتا تہا۔ قاضی مقدمہ کی کارروائی کرتا تہا اور قانون بیان کرتا تہا میر عادل حکم دیتا تہا بڑے بڑے شہرون مین ایک ایک کوتوال ہوتا تہا باقی چہوٹے چہوٹے شہرون مین افسران مال حاکم پولیس ہوتے تہے گانون کے لوگ خود اپنا بندوبست کرتے تہے —

انصاف کے قاعدہ سب جم پہونچی تھی - بیڑی ڈالتے یا قید کرنے یا تازیانہ لگانے کی سزا
نہین ہوتی تھی جب تک خود حاکم نہ دیکہتا ۔ ۔ برائی کہ بادشاہ کے یہان سے منظور کرالیا
موت کی سزا ہمیشہ بادشاہ کی منظوری سے ہوتی تہی جسم کے کسی عضو کا کاٹنا روا نہین تہا۔
انصاف مین دیر نہین ہوتی تہی - بادشاہ خود ہی انصاف کرتے تہے شہادت باضابطہ پر
انصاف کا زیادہ انحصار تہا انتظام راہداری و مسافرون اور بیوپاریون کی حفاظت کے لئے
بڑے بڑے امیرون کو شاہراہین یعنی سڑکین تقسیم کی ہوئی تہین جنہین کہ وہ دورہ کرتے تہے
اور راہگیرون کو مدد دیتے تہے فوج کی تنخواہ نقد خزانہ سے دیجاتی تہی قبل تنخواہ دینے کے
ہر شخص کا حلیہ بادشاہ کے یہان لکہا جاتا تہا ہر گہوڑے و اونٹ و بیل و گاڑہی پر نشان
لگایا جاتا تہا اور سب کی تنخواہ مقرر تہی اور مقررہ وقت پر دیجاتی تہی سپہ سالارون کو جاگیر
کا دینا کم کردیا گیا تہا اور جہان کہین کہ جاگیرین دیجاتی تہین وہان اونکی نگرانی بخوبی کیجاتی
تہی فوج مین دہ ہزاری اور پنجہزاری سے لیکر دس آدمیون کے حاکم یعنی منصب دار ہوتے
تہے وے لوگ اوتنی فوج کہ جتنی اونکے لئے مقرر تہی رکہہ سکتے تہے اور اونکی تنخواہ خزانہ
سے ملتی تہی بعض اوقات یہ لوگ اوس فوج کا دسوان حصہ بہی نہین رکہتے تہے ان سب
منصب دارون کی فوج کا مجموعہ شاہی فوج ہوتی تہی جب یہ فوج لڑائی پرجاتی تہی تو بادشاہ
ایک شخص کو اوسکا سپہ سالار مقرر کرتا تہا اوسکے ماتحت اور بڑے بڑے افسر ہوتے تہے
مگر ان افسرون مین کوئی سلسلہ متابعت کا نہین تہا ہر شخص اپنے گروہ کا حاکم ہوتا تہا سواے
بادشاہ کے بیٹون کے پنجہزاری سے زیادہ کوئی نہین ہوتا تہا اور کل فوج مین صرف تیس
پنجہزاری تہے کہ جنہین تین راجپوت راجہ بہی شامل تہے یعنی راجہ بہاڑا مل - بہگوان داس اور
مان سنگہ ہر ایک منصب دار کا فرض تہا کہ آدہے پیادے اور آدہے سوار رکہے پیادون

مین ایک چہارم کے پاس بندوقین ہوتی تہین باقی کے پاس تیرکمان ہوتے تہے سوای
اِنکے احدی لوگ بہی ہوتے تہے وہ معمولی سوارون سے زیادہ تنخواہ پاتے تہے۔ جو سوار
کے دریای سندہ کے اوس پار سے آتے تہے اونکو پچیس عـــہ ماہواری ملتا تہا ہندوستانی
سوارون کو بیس عـــہ ماہواری ملتا تہا۔ بندوقچیون کے چہ روپیہ اور تیراندازون کو ڈہائی روپیہ
ماہواری ملتا تہا منصب دارون کی بڑی بڑی تنخواہین ہوتی تہین بعض کو پانچ پانچ ہزار روپیہ
ملتا تہا اونکے عہدے موروثی نہین ہوتے تہے بلکہ ایک منصب دار کے مرنے پر بادشاہ اوس
کے بیٹے کو کوئی معمولی عہدہ دیدیتا تہا۔ ابوالفضل کہتا ہے کہ اکبر کے یہان چوالیس لاکہ فوج
تہی مگر یہ شاید مبالغہ ہے۔ بہت سی عمارتین جو اکبر کے وقت مین بنی تہین اب تک موجود
ہین مثلاً فتحپور سیکری کے محل و درگاہ و مقبرہ ہمایون واقعہ دہلی و قلعہ آگرہ اوسی کے وقت
مین الہ آباد و اٹک کے قلعے بہی بنائے گئے تہے چنانچہ قلعہ آگرہ سب سے زیادہ مشہور ہے
یہ قلعہ پہلے سکندر لودی نے اینٹ۔ پتہر۔ چونہ سے تیار کر کے آگرہ کو دارالسلطنت بنایا
تہا مگر اکبر نے اِس قلعہ کو سنگین بنایا اور اوسکے خرچ کا یہ انتظام کیا کہ تین سیر غلہ فی جریب تمام
ملک پر لگا دیا قلعہ کی دیوار کا عرض تیس گز بیان کیا جاتا ہے اوسکی بلندی ساٹہہ گز اور چار
دروازے ہین۔ تین چار ہزار آدمیون کی مدد پانچ برس تک جاری تہی اور تیس لاکہہ روپیہ
اوس مین خرچ ہوا۔ اکبر کے یہان ہر صیغہ کا انتظام نہایت خوبی کے ساتہہ ہوتا تہا فضول خرچی
کہین نہین ہوتی تہی اور اِس انتظام کی خوبی یورپ کے مسافرون نے جو اوس وقت ہندوستان
مین آئے تہے بڑی صراحت کے ساتہہ بیان کی ہے لشکر مین ہر قسم کا سامان و ہر قسم کے ڈیرے
و خیمہ و قنات موجود ہوتے تہے یہ لشکر ایک میل مربع مین پڑتا تہا اور اوسکی شان و شوکت
بیان سے باہر تہی۔ بادشاہ کی سالگرہ نہایت رونق کے ساتہہ ہوتی تہی چار چار جگہہ تک

زردوزی وریشمی قالین ومخمل کے فرش بچھتے تھے سونے وموتی وہیرے وجواہر کی کثرت سے اوس مقام کی شان وشوکت دوگنی ہوجاتی تہی امیرون اور منصب دارون کو خلعت دئے جاتے تھے بادشاہ سونے کی ترازو مین سونے۔ چاندی اور خوشبوؤن کے ساتھہ تُلتے تھے سونے چاندی کے بادام اون کے اوپر سے پھینکے جاتے تھے۔ بادشاہ اپنے تخت پر سنگ مرم کے محل مین رونق افروز ہوتے تھے اور اون کے چارونطرف اُن کے سردار بیٹھتے تھے کہ جنکی پوشاکون اور زیورون کی نسبت سر طامس رو لکھتے ہین کہ مینے کبھی ایسی لاانتہا دولت نہین دیکھی۔

اکبر کے ذاتی عادات۔ اکبر بہت سادہ مزاج تھا اور بمقابلہ اور بادشاہون کے ترک شان کو کم پسند کرتا تھا وہ اپنے تخت پر کھڑا ہو کر یا اوسکے نیچے بیٹھکر انصاف کرتا تھا رحم دل اور عادل اور خلیق تھا خود ہنرون مین دستکاری رکھتا تھا کھانے پینے مین کمی کرتا تھا صرف تین گھنٹے سوتا تھا عوام الناس کے ساتھہ بہت اخلاق برتتا تھا اور امیرون کی نذرون کے مقابلہ مین عام کی نذرون کو زیادہ محبت کے ساتھہ قبول کرتا تھا اوسکے متعلقین اوس سے محبت کرتے تھے اور اوس کا رعب مانتے تھے اور اوسکے دشمن سب اوس سے ڈرتے تھے۔ اوسکی ہمیشہ یہ خواہش تھی کہ اپنی رعایا کی بہبودی مین مصروف رہکر لوگون کے دلون کو اپنے ہاتھہ مین لون۔ باوجود ہزارون تفکرات اور پیچیدہ معاملات کے اوسکا مزاج کبھی برہم نہین ہوتا تھا بلکہ وہ ہمیشہ خوش وخرم رہتا تھا وہ ہمیشہ وہ کام کرتا تھا کہ جس سے خدا راضی ہو اور اپنی طبیعت کو دقیق مسئلون کے حل کرنے مین مایل کرتا تھا علم وعمل کی ترقی اور دوسرون کی علم سے ہمیشہ فائدہ اوٹھانے اور اپنے علم یا واقفیت کو کمتر خیال کر کے ہر شخص کی بات کو اس غرض سے سُنتا تھا کہ شاید اوسکی زبان سے کوئی اچھی بات نکل آوے یا کسی اچھے

کام کا تذکرہ اوسکے کان تک پہونچے وہ باوجود اسقدر عقل وتمیز کے کبھی تحقیقات سے درگذر نہین کرتا تہا اور رئیسون کے یہان تو فسانہ گو سُلانے کے لئے آتے تہے مگر اکبر کے یہان فسانہ گو اوسکو جاگتا رہنے کے لئے آتے تہے اوسکی تمام زندگی اندرونی وبیرونی ریاضت ونیکی مین گذرتی تہی وہ نہ کبھی اپنا وقت ضائع کرتا تہا نہ کسی فرض کے پورا کرنے مین غافل رہتا تہا اوسکا ہر کام خدا کی عبادت خیال کیا جاتا تہا اور ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتا رہتا تہا اور اپنی برتاؤ کی اوپر نظر رکہتا اوسکا کام تہا کہ علی الصباح جب آفتاب نکلتا تہا۔ دوپہر کیوقت جب اوسکی پوری روشنی ہوتی تہی شام کیوقت جب وہ غروب ہوتا تہا اور آدہی رات کے وقت جب وہ چڑہنا شروع ہوتا تہا تب اوس کی بندگی کرتا تہا وہ مہینون گوشت نہین کہاتا تہا اور نہ خواہش نفسانی کو روکتا تہا اور اکثر اوقات چوبیس گہنٹے مین ایک دفعہ سے زیادہ نہین کہاتا تہا۔ رات کو تہوڑی دیر اور پہر صبح کے وقت تہوڑی دیر سوتا تہا باقی تمام رات کام کرنے اور علما وصوفیون سے گفتگو کرنے مین گذارتا تہا۔ صبح ہونے سے آدہ گہنٹہ پہلے اکیلا خدا کی بندگی کرتا تہا پہر ہر قسم کے لوگ حاضر ہوتے تہے تمام دن رات مین دو دفعہ بادشاہ کے پاس ہر شخص جا سکتا تہا جب کسی افسر سلطنت کو کسی معاملہ مین ہدایت درکار ہوتی تہی تو وہ بادشاہ کے پاس بلا تکلف جا سکتا تہا۔" جو ہدایات کہ اکبر نے سپہ سالارون فوجدارون اور کوتوالون وغیرہ کو جاری کین وہ سب اوسکی دانشمندی کو پورے طور پہ ثابت کرتی ہین مثلاً سپہ سالارون کی ہدایت مین یہ لکہا ہے سپہ سالار خدا کو خوش کرنے کی ہر طرح پر کوشش کرین اور رعایا کی بہبودی کا پورا خیال رکہین ہر شخص کے حفظ مراتب کا لحاظ رکہین لوگون کی مزاج دانی کرین بد زبانی سے باز رہین انصاف کرتے وقت صرف گواہون کی شہادت یا بیانات حلفی پر اکتفا نہ کرین بلکہ ہر طرح پر تحقیقات کر کے اصلیت کو دریافت

کرین انصاف کرنے مین دیر نہ کرین خداپرستون اور درویشون کی صحبت اختیار کرین۔ عاقلون کے ساتھہ بیٹھین ہر شخص سے بے تکلف نہ ہون۔ میر عادل و قاضی کے لئے ہدایت تھی کہ وہ بلا رو رعایت و بلا طمع نفسانی کے انصاف کرے تحقیقات مین ہر قسم کی کوشش عمل مین لاوے ظالم اور مظلوم مین تمیز کرے شروع تحقیقات مین واقعات مقدمہ کے دریافت کرکے اوسکے ہر رگ و پہلو کو جانچے ہر گواہ کا اظہار علیحدہ علیحدہ تحریر کرے معاملہ پر پورا خوض کرکے اصلیت کو دریافت کرلے۔ کوتوال کے لئے ہدایت تھی کہ وہ چوکی پہرے سے ایسا ہوشیار رہے کہ لوگ آرام سے سووین شہر کے ہر محلہ و گلی کی خبر رکھے ہر شخص کے چال چلن سے واقف ہو گلیون اور بازارون کو صاف رکھے بیکارون کو کسی ہنر مین لگاوے اگر وہ چور کو پکڑ کر مال مسروقہ برآمد نہ کریگا تو خود مال کی قیمت کا ذمہ دار ہوگا اوسکا فرض تھا کہ نرخ بازار کو اعتدال پر رکھے کسی شخص کو شہر کے باہر غلہ خریدنے کو نہ جانے دے امیرون کو روزمرہ کی ضروریات سے زیادہ نہ خریدنے دے وزنون و باٹون کا نگران رہے شراب خواری کو روکے زاہدون و درویشون کی حفاظت کرے اور اون لوگون کی جو درویش بنکر رعایا کو لوٹتے ہین نگرانی رکھے عورتون کے نہانے کی گہاٹ و کنوئین مردون کے گہاٹون و کنوؤن سے علیحدہ رکھے کسی عورت کو اوسکی مرضی کے خلاف ستی نہونے دے لاوارث مال کی حفاظت کرے۔ مالگذار کے لئے ہدایت تھی کہ وہ اپنے تئین کاشتکارون کا دوست سمجھے اور اپنے کام مین سستی کو دخل دے اور ایسی جگھہ پر کام کرے جہان ہر شخص اوسکے پاس پہنچ سکے کاشتکار کو جب ضرورت ہو روپیہ قرض دے اور اونکی آسایش کے موافق اون سے روپیہ واپس لے۔ جب کسی گاؤن مین وہان کے مقدم کی کوشش سے کاشت مین ترقی ہو تو اوسکو فی بیگہ آدہا بسوہ زمین دے

ہر قسم کی پیداوار سے واقفیت حاصل کرے - ہر کاشتکار سے واقفیت پیدا کرے اگر
کاشتکار زر نقد نہ دے سکے تو غلہ بذریعہ کنکوت یا بٹائی یا کھیت بٹائی یا لنگ بٹائی کرے
مالگذاری وصول کرنے مین سخت مزاجی کو دخل نہ دے -

اکبر کے صوبون کی حالت -

جو حالت کہ ملک کے مختلف صوبون کی اکبر کے وقت مین تھی وہ بھی یہان
کی ترقی کی شاہد ہے - بنگال مین پانچ پانچہزار روپیہ کی تیاری کے
بانس کے مکانات بنتے تھے - سن کے قالین ایسے نفیس ہوتے تھے کہ گویا ریشم کے
بُنے ہوئے ہین - ہیرے - زمرد - موتی وغیرہ غیر ملکون سے بنگال مین کثرت آتے تھے
چاٹگام تجارت کی بڑی جگہ تھی وہان پر عیسائی اور اور لوگ تجارت کے لئے آتے تھے سونار
گانون مین خاصا اور بربکاباد مین تنزیب جسکو گنگاجل کہتے تھے تیار ہوتی تھی شریف آباد
کے بیل پندرہ پندرہ من بوجہ اوٹھاتے تھے - اوڑیسہ مین ایک سو اونیس قلعے تھے -
کٹک مین راجہ مکند دیو کا محل نو درجون کا تھا - پوری مین جگناتھ جی کا مندر اوس وقت بھی
ایسا ہی متبرک سمجھا جاتا تھا جیسا اب سمجھا جاتا ہے اور اوسوقت مین بھی اتنا ہی بھوگ لگتا
تھا کہ جتنا اب لگتا ہے بتیس ہزار آدمی جیسکہ اب بھوجن کرتے ہین جب بھی بھوجن کرتے تھے
ابوالفضل اوسکی سات سو تیس برس کا بنا ہوا کہتا ہے -

صوبہ بہار مین کاشت بہت ہوتی تھی وہان کا چانول ضرب المثل تھا گھی پان کی ویسی ہی
ہی کثرت تھی جیسکہ اب ہے کاشتکار لوگ عمدہ عمدہ کپڑے پہنکر اپنی مالگذاری داخل کرنے آتے
تھے ہاتھی بکثرت ہوتے تھے - لوگون کو کشتیان بنانے مین بڑی دستکاری تھی - رنگین شیشہ
اور کاغذ بھی بہت تیار ہوتا تھا - گیا مین جو اوس زمانہ مین بھی بڑا مقدس مقام تھا جواہرات
کی بڑی تجارت ہوتی تھی - سرکار مونگیر مین ایک دیوار دریای گنگا سے پہاڑ تک بطور حد

فاصل بہار اور بنگال کے بنی ہوئی تہی۔ صوبہ الہ آباد مین ہر قسم کے پہل اور پہول و خربوزہ
وانگور ہوتے تہے۔ بنارس۔ جلال آباد و مئو مین تنزیب اور مخمل کپڑا بنتا تہا۔ جونپور اور
نرول مین قالین بنتے تہے۔ بنارس مین سنسکرت پڑہنے کے لئے دور دراز سے لوگ
آتے تہے۔ کالنجر کا قلعہ جو ایک پہاڑ پر بنا ہوا ہے بڑا مشہور تہا وہان پر آبنوس بہت ہوتا
تہا۔ صوبہ اودہ مین کاشت بہت ہوتی تہی۔ وہان کا چانول خوشبو کے لئے مشہور تہا پہل
و پہول بکثرت ہوتے تہے۔ بہرائچ مین حبیب سالار کی زیارت کو لوگ دور دور سے آتے تہے
اودہ۔ لکہنو۔ نیمکہار۔ بلگرام بڑی رونق کی جگہہ تہین۔ صوبہ آگرہ مین بہی کاشت بہت
ہوتی تہی یہان پر خوشبودار پہول۔ پان۔ اور خربوزے اور انگور بکثرت ہوتے تہے شہر آگرہ
بڑا شہر تہا جمنا کے دونون طرف پانچ کوس تک خوشنما مکانات و باغ تہے کہ جنمین ہر ملک
کے لوگ رہتے تہے اور ہر قسم کی پیداوار موجود تہی۔ قلعہ سنگ سرخ کے اندر جو اکبر نے بنایا
تہا پانسو مکانات پتہر کے موجود تہے دریا کے دوسری طرف چہار باغ تہا۔ فتح پور سیکری کے
قلعہ کے اندر بہت شاندار مکانات تہے چہار و نطرف باغات و مکانات و پہاڑ پر ایک مسجد
و مدرسہ و شہر کے پاس ایک جہیل بارہ کوس مین اور ایک جنگل تہا آگرہ مین ہر قسم کے کاریگر
موجود تہے یہان پر عمدہ کمل اور باریک کپڑا بہت بنتا تہا۔ بیانہ کے آم اور مصری مشہور
تہی وہان ایک کنوان تہا کہ جسکے پانی سے شکر کے گیندوڑے بنکر دور دور جاتے تہے۔
گوالیار کے گانیوالے مشہور تہے تانسین کو اکبر نے ایک کروڑ دام یعنی ڈہائی لاکہ روپیہ
انعام دیا۔ برت مین ایک تانبے کی کان تہی کہ جس مین ایک من کچی دہات سے پینتیس
سیر تانبا نکلتا تہا۔ مالوہ کے دریا و جہیلون و ملک کی رونق و شادابی کی بہی اوس زمانہ
مین بڑی تعریف تہی۔ سب مالوہ ہمیشہ سے مشہور چلی آئی ہے دونون فصلین اچہی ہوتی

itsurdu.blogspot.com

تھین گیہون۔ پوست۔ نیشکر۔ خربوزہ۔ انگور وہان بکثرت ہوتے تھے۔ اُجین کے پاس
ایک مقام کدھا تھا کہ جہان کے کاشتکار اپنی مالگذاری مین مہرین اور ہاتھی دیتے تھے۔
چندیری مین چودہ ہزار مکانات پتھر کے تھے۔ تین سو چوراسی بازار و تین سو ساٹھہ سرائین
اور بارہ ہزار مسجدین تھین۔ مندو مین املی۔ نارجیل کے موافق ہوتی تھی۔ صوبہ خاندیش
مین پھول۔ پھل و چاول وہان بہت ہوتے تھے۔ برہان پور کے باغون مین چندن ہوتا
تھا۔ صوبہ برار مین ایک مقام بیرگدھ تھا کہ جہان ہیرے کی کان تھی۔ آندور اور ترل مین
فولاد کی کانین تھین صوبہ گجرات مین آم اسقدر افراط سے ہوتا تھا کہ کل صوبہ کو باغ انبہ کہنا
چاہیئے وہان کے نقاش اور کاریگر مشہور تھے۔ خوبصورت دواتین اور ڈبیان اور مخمل و
کپڑا مثل ترکستان و یورپ و فارس کے بنتا تھا جواہرات کی بڑی تجارت ہوتی تھی احمد آباد مین
ہر ملک کی چیزین ملتی تھین پہلے تین سو ساٹھہ اور پھر چوراسی پورے تھے کہ جہان ایکہزار مسجدین
تھین کھمبے مین مختلف قسم کے سوداگر جہاز لاتے تھے سورت تجارت کی بڑی جگہہ تھی پارسی لوگ
وہان رہتے تھے۔ صوبہ دہلی مین فارس و تاتار و ہندوستان کے میوہ جات پیدا ہوتے
تھے ہر قسم کی عمارتین پتھر و اینٹ کی موجود تھین اور ہر ملک کی چیزین دستیاب ہوتی تھین۔
ابوالفضل کہتا ہے کہ شہر دہلی کئی جگہہ آباد ہوا اور اوجڑا سلطان قطب الدین و شمس الدین
التمش راے پتھورا کے قلعہ مین رہتے تھے غیاث الدین بلبن نے ایک دوسرا قلعہ بنایا
کہ جسمین بہت سی شاندار عمارتین تھین اور اوس نے یہ قانون جاری کیا کہ جو کوئی اوس قلعہ مین
پناہ لیوے وہ سزا سے بچ جاوے پھر معز الدین نے کنگلوکھیری جمنا کے کنارہ پر بنائی۔
اُسی کو امیر خسرو نے قران السعدین مین بیان کیا ہے مقبرہ ہمایون اوسکے پاس ہی ہے پھر سلطان
علاؤالدین نے ایک نیا شہر اور قلعہ جسکو سری کہتے ہین بنایا سلطان تغلق نے تغلق آباد

بسایا اور اسکے بیٹے محمد تغلق نے دوسرا شہر بنایا فیروز تغلق نے فیروز آباد بسایا کہ جس مین وہ
جمنا سے نہر لے گیا پھر دین پناہ بنایا گیا اسکے بعد شیر خان نے دوسری دہلی بسائی مگر یہ بھی
اب ویران ہے۔ کورکھیتر کی اسیقدر پرستش ہوتی تھی جیسیکہ اب ہوتی ہے کل صوبہ دہلی
بڑا شاداب تھا بعض مقامون پر سال مین تین تین فصلین ہوتی تھین۔ صوبہ لاہور بھی بڑا
آباد تھا وہان پر ایران و توران کی اشیا پیدا ہونے لگین تھین کشمیر و کابل و بدخشان سے
خربوزہ اور پہاڑی برف آکر بکتی تھی وہان کے گھوڑے مثل عراق کے گھوڑون کے مشہور
تھے۔ لاہور مین ہر ملک کے لوگ اور ہر قسم کے کاریگر موجود تھے نمک جیسے اب نکلتا ہے
ویسے ہی پہاڑون سے نکلتا تھا ایک دام یا دو دام فی من فروخت ہوتا تھا اور زمیندار دس
دام فی بوجھہ پر اور سرکار ایک روپیہ اٹھارہ من لیتی تھی نگر کوٹ ویسی ہی پرستش کی جگہہ
تھی جیسیکہ اب ہے۔ جوالا مکھی کی بابت ابوالفضل کا خیال ہے کہ یہ شعلہ قدرتی پہاڑ مین سے
نکلتا ہے کوئی خاص معجزہ کی بات نہین ہے۔ صوبہ کشمیر کی شادابی و رونق اور وہان کی پیداوار
کی تعریف جیسی کہ جب تھی ویسی ہی اب ہے یہان کے پشمینے کے دوشالے ہر ملک مین
جاتے تھے۔ چورون و فقیرون کا نام نہین تھا۔ چار چار منزل کے مکان تھے ہر قصبہ مین کاریگر
موجود تھے لوگ کشتیون پر تجارت کرتے تھے وہان کے برہمن مشہور تھے۔ لوگ بھوج پترون
پر لکھتے تھے۔ رشی ایشور کی پوجا کرتے تھے کسی سے کچھہ نہین مانگتے تھے مگر کوئی مسافرون
کی آسایش کے لئے پھل دار درخت لگاتے تھے سرینگر ہمیشہ سے بڑا اور دو وہان کے لئے
مشہور تھا۔ پنپور مین بارہ ہزار بیگہہ مین زعفران ہوتی تھی کشمیر کے متعلق کابل و قندھار تھا
قندہار مین محصول انگور کی کاشت پر مثقالون کے حساب سے لیا جاتا تھا۔ کابل مین میوہ جات
کی بہت کثرت تھی شہر کابل بڑا خوبصورت شہر تھا۔

تعلیم وغیرہ ۔ اکبر کے وقت مین مدرسہ جات اور کالجون مین تعلیم بلحاظ حالت یا مذہب
طلباء کے بخوبی ہوتی تھی اور اخلاق اور حساب اور زراعت واقلیدس ونجوم وطریقہ انتظام
وعلم طبعی وتواریخ وغیرہ مین اسکو تعلیم دیجاتی تھی ۔ ہندوؤن کو ویاکرن اور ویدانت اور پاتنجل
پڑہایا جاتا تہا اور شروع مین ہی جب طالبعلم حروف ملانے لگتا تہا تو اسکو ایسے مصرع بتلائے
جاتے تہے کہ جنمین کوئی بات اخلاق کی ہو شادی صغیر سنی کے روکنے کے لئے بادشاہ کی
طرف سے ۲ دو آدمی مقرر تھے ایک عورت کی اور ایک مرد کی حیثیت کو دریافت کرتا تہا شادیون
پر محصول لیا جاتا تہا پانچہزار سے ایک ہزار کے منصب دار سے دس مُہر ۔ نو سے پانچ سو تک
کے منصب دار سے چار مُہر ۔ پانچ سو سے ایک سو تک کے منصب دار سے ۲ دو مُہر ۔ اسّی سے
بیس تک کے منصب دار سے ایک مہر اور دیگر رئیسون سے چار روپیہ ۔ اوسط درجہ کے
آدمیون سے ایک روپیہ اور عوام الناس سے ایک دام لیا جاتا تہا ۔ اکبر کے وقت مین کنوون
سے پانی کھینچنے کی کلین اور جہاز بھی بنتے تہے یہ جہاز افریقہ اور روم اور دیگر عیسائی ملکون کو
جاتے تہے کشتیون پر بازار وباغ لگائی جاتے تہی جہازون اور ملاحون کی نگرانی کیلئے افسر
مقرر تہے الہ آباد ۔ لاہور ۔ بنگال اور سندہ سے جہاز برابر جاتے تہے جو مال کہ آتا تہا اور باہر
جاتا تہا اوس پر بہت تہوڑا محصول لیا جاتا تہا پیداوار اوس زمانہ مین بمقابلہ حال کے بہت
زیادہ تھی اور نرخ ارزان تہا عمدہ سے عمدہ زمین مین اٹھارہ من گیہون اور اوسیقدر جَو اور
سترہ من چانول ۔ تیرہ من جوار ہوتی تہی اوسط پیداوار گیہون وجَو کی تیرہ من فی بیگہہ وچانول
کی اسیقدر اور جوار کی دس من تیرہ سیر تہی گیہون بارہ دام فی من جَو آٹھہ دام فی من اور اول
درجہ کے چانول ننانوے دام فی من مونگ اٹھارہ دام فی من جوار دس دام فی من باجرہ آٹھہ دام
فی من دال اٹھارہ دام فی من سے بارہ دام فی من تک میدا بائیس دام فی من گھی دو سو پانچ ۲۰۵

دام فی من تیل اسّی دام فی من دودھ پچیس دام فی من گرڈھ چھتیس دام فی من شکر ایک سو اٹھائیس
دام فی من بکتی تھی نمک سولہ دام فی من تھا آٹا چار دو دام فی سیر کے قریب بکتی تھی بکری کا گوشت
چھپّن دام فی من تھا انار ساڑھے چھ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک اور کشمیری انگور ایک سو آٹھ
دام فی من بکتے تھے ہر قسم کے میوہ جات مثلاً آم - انناس - کیلہ - شریفہ - خربوزہ - تربوز
کھجور - تارچیل - اخروٹ اور ہر قسم کے ساگ و ترکاریاں کثرت سے ہوتی تھیں خوشبو کی
چیزیں جو اب رائج ہیں سب رائج تھیں اور مشک ایک روپیہ تولہ سے ساڑھے چار روپیہ تولہ تک
بکتا تھا ہر قسم کے پھول ملک میں ہوتے تھے - نئے نئے کام فارس - چین - یورپ کے
لوگوں کو بلا کر اس ملک کے لوگوں کو سکھائے گئے تھے لاہور میں دوشالے بنانیکے ایک ہزار
کارخانے موجود تھے - مختلف قسم کے زربفت اس ملک میں بنتے تھے اور یورپ سے بھی
مخمل - زربفت - زری اور طاش کے کپڑے آتے تھے ایک ایک تھان کی قیمت ساٹھ سے
ستّر مہر تک ہوتی تھی ریشمی کپڑا یہاں پر بھی بنتا تھا اور ہرات - مشہد اور یورپ وغیرہ سے بھی
آتا تھا اور ایک تھان کپڑے کی قیمت چار چار مہر تک ہوتی تھی روئی کا کپڑا بیشتر یہیں بُنا جاتا
تھا اور اوسکی نفاست اس سے ظاہر ہوگی کہ خاصا تین روپیہ سے پندرہ مہر تھان تک کا
ململ چار روپیہ سے پانچ مہر تھان تک کی تن سُکھ و گنگا جل بھی اسی قیمت کا چوتر دو روپیہ سے
نو مہر تک کا بافتہ ڈیڑھ روپیہ سے پانچ مہر تک کا ڈوریہ و بہادر شاہی چھ روپیہ سے دو مہر تک
کی بنتی تھی غریبوں کے لئے چھینٹ و گزی و سلاہٹی بکثرت ہوتی تھی اور ان چیزوں کی قیمت
دو دام سے ڈیڑھ روپیہ گز تک ہوتی تھی پشمینہ بھی بہت بنتا تھا تاگوری - لاہوری پشمینہ کا
تھان دو روپیہ سے ایک مہر تک سوف چار سے پندرہ مہر تک ہوتا تھا دوشالے دو روپیہ
سے آٹھ مہر تک کے بنتے تھے سر پیچ ۸ سے چار مہر تک کے جامہ وار بھی اسی قیمت کا ہوتا تھا

کمل ولوئی وٹوپیان بہی بنتی تہین کمل دس دام سے دو روپیہ تک کے اور پٹو ایک روپیہ سے دس روپیہ تک کے ہوتے تہے علاوہ ازین بہت سا کپڑا جسکا رواج جاتا رہا بنتا تہا مثلاً مطبق مشجر فرہنگی۔ کورتہ وار۔ گجراتی۔

فن خوشنویسی ونقاشی ومصوری بہی ترقی پر تہا۔ محمد حسین کشمیری کہ جسکا خطاب زرین قلم تہا نستعلیق مین بہت کامل تہا۔ بادشاہ کے یہان روزمرّہ ایک نہ ایک لایق آدمی کتاب پڑہتا تہا اور اخلاق ناصری۔ گلستان۔ بوستان۔ شاہنامہ۔ کلیات ملّا جامی۔ کیمیای سعادت روز پڑہی جاتی تہی بہت سی کتابون کا سنسکرت سے فارسی وہندی مین ترجمہ ہوا۔ امیر فتح اللہ شیرازی وکشن جوشی وگنگادہر ومہیش ومہانند وابوالفضل نے زائچہ جدید کا فارسی سے ہندی مین ترجمہ کیا اور مہابہارت کا باہتمام نقیب خان ومولانا عبدالقادر بدایونی وشیخ سلطان تہانیسری کے فارسی مین خلاصہ کیا اور نام اوس کا رزم نامہ رکہا۔ راماین واتہروَن وید کا ترجمہ حاجی ابراہیم سرہندی نے کیا فیضی نے اپنی لیاقت سے اپنے تئین اکبر کے دربار کا ایک رکن بنا کر ملک الشعرا کا خطاب پایا تہا بعض لوگ کہتے ہین کہ اوس نے بنارس مین ایک بڑے پنڈت کی خدمت کر کے سنسکرت پڑہی اور ہندو بنکر اوسکے گہر رہا رخصت ہونے کیوقت اپنی قومیت ظاہر کی اور اپنے قصور کی معافی چاہی چنانچہ پنڈت نے افسوس کیا مگر اوسکی ذہانت اور قابلیت سے خوش تہا اور اوس سے یہ عہد لیکر کہ گایتری اور ویدون کا ترجمہ نہ کرنا رخصت کیا مگر اس قصہ کے مستند ہونے مین کلام ہے تاہم اس مین کوئی شبہ نہین کہ فیضی فارسی اور سنسکرت دونون کا فاضل تہا اوس نے لیلاوتی کا جو سنسکرت مین مشہور کتاب علم حساب کی ہے ترجمہ کیا مہابہارت کے پربون کو بہی فارسی مین لکہا مگر اوس کی سب سے مشہور کتاب جو سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ کی گئی قصہ نلدمینتی ہے فیضی کے ترجمہ

بھگوت گیتا سے چند شعر نقل کرتے ہین جس سے ثابت ہوگا کہ ترجمہ نہ صرف صحیح ہے بلکہ مترجم نے اپنی طبیعت کی نیکی وخوبی کو برابر دکھلایا ہے شعر

عجائب درختے است این کائنات — کہ بخشش بہالاست ایخوش صفات
ہمہ شاخہا سوی پائین عیان — ورقہا ہی بیداست ہر برگ آن
ولے پائدار است و ناپائدار — نباشد چو آب روانش قرار
بود بیدوان ہر کہ این راز یافت — بہ کار آن مایۂ ناز یافت
تماشہ کن او را درین کہنہ کاخ — بہر شاخ باشد پراگندہ شاخ
ز گن شاخہا یش نموی کند — ز آزہ وہوا سر خرو میکند
دگر نہ کند میل بالا روی — بمغز سخن رس کہ عارف شوی

ہری ونش پوران کا بھی اکبر نے فارسی مین ترجمہ کرایا اسی بادشاہ کے وقت مین ایک تاریخ ایک ہزار برس کی نقیب خان وغیرہ نے تیار کی۔ نقاشون اور مصورون کو بہت انعام دیا جاتا تہا۔ میر سید علی تبریزی وخواجہ عبدالصمد شیرازی و دسونت کہار و بساون و کیسولال ومکند وغیرہ مشہور نقاش تہے۔ کتابون پر بہت سی تصویرین بنائی جاتی تہین چنانچہ قصہ امیر حمزہ پر جو بارہ دفترون مین تہا ایک ہزار چار سو تصویرین بنا کر ایک کتاب مین رکہی گئین۔ ہر قسم کے ہتیار وزرہ بکتر بہی بنتے تہے اور نصف روپیہ سے پندرہ مہر تک کی تلوارین وایک مہر تک کی کٹار وچار آنہ سے تین مہر تک کی کمان وتیس روپیہ دستہ تک کے تیر تیار ہوتے تہے بندوقین ایسی بنائی جاتی تہین کہ ونکے پہٹنے کا احتمال نہین ہوتا تہا۔ ہاتھی۔ اونٹ۔ بیل۔ خچر وگہوڑے ہر قسم کے بافراط موجود تہے بیل کہیتی وگاڑہی کے کام مین ہاتھی واونٹ سواری وباربرداری کے کام مین آتے تہے ہاتہیون کی قیمت

itsurdu.blogspot.com

سو روپیہ سے لاکھہ روپیہ تک ہوتی تہی یا پنچہزار اور دس ہزار کی قیمت کے ہاتہی عام طور پہ فروخت ہوتے تہے ہاتہیون کو بہت سے کرتب سکہائے جاتے تہے بہینسے سرکار مین ہاتہی کہینچنے مین لگائے جاتے تہے بعض بعض گئوئین پندرہ پندرہ سیر تک دودہ بہینسین تیس سیر دودہ تک دیتی تہین ملک مین ہر قسم کی عمارت موجود تہی اور جو مصالحہ اب عمارت کے کام مین آتا ہے وہ پہلے بہی آتا تہا مگر قیمتون مین بڑا فرق تہا مثلاً فتحپور کا پتہر سُرخ تین دام فی من بکتا تہا- اینٹین قسم اول کی تیس دام فی ہزار بکتی تہین لکڑی شیشم کی قریب پندرہ دام ایک گز الہی لمبی و سات تسو موٹی و آٹہہ تسو چوڑی ملتی تہی شیشہ روپیہ کا سوا سیر بکتا تہا- اول قسم کے معمارون و بڑہیون کو سات دام روز ملتا تہا باقی کو چہہ دام سے دو دام تک ملتا تہا جو سنگتراش پہول پتے کاٹتے تہے اونکو چہہ دام فی گس کے حساب سے مزدوری ملتی تہی بہشتیون کو دو دام سے تین دام تک اور عام مزدورونکو دو دام روز ملتا تہا-

اکبر کے وقت مین ایک جہاز دریای راوی سے لاہور کے نیچے سے چہوڑا گیا اور وہ ٹہٹہہ مین جا ملا- ایران کا ایلچی لاہور سے ایران کو جہاز مین گیا- ایک جہاز ایسا تیار کیا گیا تہا کہ جسمین پانچہزار من بوجہہ آ سکتا تہا یہ جہاز سنہ ۱۰۰۲ ہجری مین راوی کے کنارہ پر تیار ہوا تہا- اوسکا مسطول پینتیس گز الہی تہا اور اوسمین دو ہزار نو سو چہتیس بڑے بڑے شہتیر سال کے لگے ہوئے تہے دوسرا جہاز جو سنہ ۱۰۰۴ ہجری مین تیار ہوا وہ پندرہ ہزار من بوجہہ اوٹہا سکتا تہا اوسکا مسطول سینتیس گز کا تہا اور اوسکی تیاری مین سولہ ہزار تین سو اڑتیس روپیہ خرچ ہوئے تہے یہ تمام ترقی اکبر بادشاہ اور اوس کے مشیرون کی لیاقت کی وجہہ سے تہی- چنانچہ چند مشیرون کا اختصار کے ساتہہ ذکر کیا جاتا ہے - ابو الفضل- فیضی- راجہ ٹوڈرمل- راجہ مان سنگہ- راجہ بیربل کے نام اکبر کے نام کے ساتہہ ہر شخص کی زبان پر ہین ابو الفضل کی

itsurdu.blogspot.com

انشا پردازی اور لیاقت سے ہر شخص واقف ہے یہ شخص بڑا مزاج شناس تھا۔ آئین اکبری
سے ثابت ہوتا ہے کہ کیسے ایک شخص غیر قوم اور غیر مذہب کے لوگون کے اصول مذہبی سے
اسقدر واقفیت صحیح صحیح پیدا کرسکتا ہے۔ آئین اکبری مین ہر ایک کارخانہ و ہر ایک معاملہ
و کل جمع خرچ و سلطنت کے ہر صوبہ کے طریقۂ انتظام و مشہور مقام و پیداوار کا اس صراحت
کے ساتھ حال بیان کیا گیا ہے کہ اس زمانہ کے انگریزی گزیٹیرون مین بھی مشکل سے ملتا
ہے ہندوؤن کے عقائد و علوم و دقیقون کی تصریح یہ بتلاتی ہے کہ اس شخص نے کتنی محنت
کی ہوگی اور جس طریقہ سے ہر چیز بیان کی گئی ہے وہ نہایت صحیح اور بلا کسی قسم کے تعصب
کے ہے اور تحقیقات اتنی کامل ہے کہ معمولی ہندوؤن کو تو کیا پنڈتون کو بھی اتنی معلومات
نہین ہوتی۔ خود ابوالفضل آئین اکبری مین لکھتا ہے کہ مین نے ہند و عقلا کی صحبت بہت
کی ہے اور ہر فرقہ و مذہب کے مسئلون کو معلوم کر کے اس کتاب مین اس غرض سے لکھا ہے
کہ آیندہ کے عقلا افلاطون و ارسطو و صوفیون کے مسائل سے اونکا مقابلہ کر کے بلا دخل
دینے تعصب کے یہ معلوم کرسکین گے کہ حقیقت کیا چیز ہے ہندوؤن کی کتابون مین بہت
بے بہا اور اعلیٰ ہدایتین ہین۔ "مین اپنے مضمون کو کیسے ادا کرون جب کہ مین کار دنیا مین
غرق ہون۔" ہندوؤن کی بابت وہ کہتا ہے کہ "ساکنان این مرز بوم حق طلب
مہربان دل غریب دوست شگفتہ رو کشادہ پیشانی دوستدار دانش محب ریاضت
انصاف پژوہ قناعت گزین جہد آور کار گذار نمک شناس حقیقت مند وفا دوست۔ گوہر این
گروہ روز سختی فروغ دیگر دہد۔ و سپاہ این دیار میدان گذاشتن نشناسد چون دشواری فرا
پیش آید از اسپان دور تر غنودہ آمدہ دل بہا و جانفشانی گردند و عار گریختن را سخت تر از
قالب تہی کردن شمارند و برخے اسپان پے کردہ بہ پیکار درآیند در کمتر زمانے دشوار

کارہا بآسانی یاد گیرند وازاوستادان برگذارند و در جویائے رضامندی ایزدی جان و
تن کاستہ نقد زندگی بشگفتگی دربارند و ہمگین مردم بہ یگانگی ایزد گرایند و آنکہ پیکری سنگ
یا چوب و چیز آنرا بزرگ داشت نمایند و سادہ لوح بت پرستی انگارد چنین است
نگارندۂ اقبالنامہ با بسیاری دانش منشان راست گذار سراز کوی تشستہ روشن شد کہ
پیکر برخی رسیدگان بارگاہ تقدس را وجہہ سمت برسازند و اندیشہ را از پراگندگی بازدارند
و پرستش ایزدی را ناگزیر اندیشند و درہمگین عبادات و عادات از آفتاب عالم افروز یاوری
جویند و قدسی ذات دادار بیہمال را از کاکرد نر ترشمرند بہ ہمارا بالفتح را وہای خفی و میم والف
کہ لختی حال او در آغاز این نامہ گذشت آفرینندہ دانند و پروردہ و برپا دارندۂ آفرینش
را بشن بکسر با و سکون شین منقوطہ و نون انگارند و نیست گردانندہ را رُدر بضم را و سکون
دال و را برشناسند و آنرا مہادیو نیز گویند - گروہی بدان خیال کہ ایزدان بیچون بدین سہ
قدسی پیکر برآمد و ازان گردی بدامن تقدس نہ نشیند بدان سان کہ نصاری مسیح را برگذارند
و طایفہ برین کہ بشری نفوس از ایزدی پرستش و شایستہ سگالی و نیک کرداری بدین والا
مایگی رسند بے تکلف ایزد پردی و نفس دشمنی درین مردم را وان پایہ پیدای دارد
کہ در کشورہا کمتر نشاد ہند ؎

ترجمہ - اس زمین کے باشندے خدا پرست مہربان دل غریب دوست ہنس مکھ
کشادہ پیشانی عقلمند محنت کش منصف مزاج صابر جفاکش کارگذار نمک حلال سخی وفادار
ہین سختی کے وقت مین اونکی اصلیت ظاہر ہوتی ہے میدان جنگ مین پیٹھہ دینا نہین
جانتے ہین جس وقت مشکل پیش آتی ہے تو پیادہ پا ہو کر اپنی جان دینے کو تیار ہو جاتی
ہین اور بھاگنے کی بدنامی کو مرنے سے زیادہ سخت گنتے ہین اور بعضے گھوڑونکی کو نخین

کاٹ کر اڑنے کو آتے ہین اور مشکل کامون کو تھوڑے دنون مین آسانی سے یاد کر لیتے ہین بلکہ اون کامون مین اوستادون سے بھی فوق لیجاتے ہین ایشور کے خوش کرنیکے واسطے اپنی زندگی کو بخوشی دیدیتے ہین سب لوگ ایشور کو ایک مانتے ہین اور اگر لوگ پتھر و لکڑی کی مورتی یا کسی اور چیز کی تعظیم کرتے ہین تو اوسکو بیوقوف آدمی تو بت پرستی جانتا ہے مگر مصنف نے بہت سے عقلمندون سے معلوم کیا ہے کہ تصویر بعض خدا پرستان مقبول بارگاہ کو وسیلہ اپنی دلجمعی کا کیا ہے تاکہ اون کا دل دوسری طرف منتشر نہ ہوا ور پرستش خدا کی ضروری سمجھتے ہین۔ تمام اپنی عبادت اور عادتون مین اوسی سے مدد ڈھونڈھتے ہین اور اوسی کی پاکی کو سب سے برتر سمجھتے ہین اور برہما (ब्रह्मा) کو کہ جسکا تھوڑا ذکر اس کتاب کے شروع مین ہو چکا ہے اپنا خالق جانتے ہین اور پالنے والا اور قایم رکھنے والا مخلوق کا بشنو (विष्णु) کو جانتے ہین اور نیست نابود کرنے والا رودر جس کو مہادیو بھی کہتے ہین مانتے ہین ایک گروہ اوس خیال مین ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ان تینون پاک صورتون مین جنم اس طرح لیا کہ قطعی ناپاک نہوا اور یہ مثال بعینہ ایسی ہے کہ نصاریٰ مسیح کو بزرگی دیتے ہین اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ یہ انسان اپنی نفاست اور خداپرستی اور نیک عادت اور بلند رتبہ کو پہونچے بے تکلف خداپرستی اور نفس کشی اون آدمیون مین اسقدر ظاہر ہوتی ہے کہ اور کسی ولایت مین نہین ہے"

ابوالفضل جیسا کہ انشاپردازی اور مزاج شناسی مین یکتا تھا ویسا ہی میدان جنگ مین بھی بہادر اور انتظام ملکی مین لایق تھا۔ اکبر کے اکثر مہمات مین گیا بہت سی جگہون کے حاکمون کو جو بادشاہ سے سرکش تھے اپنی لیاقت اور خوش تدبیری سے اوسکی متابعت مین لایا ۵۲ باون برس چند مہینے کی عمر مین اکبر کے بیٹے سلیم نے کہ جو بعد کو بادشاہ جہانگیر ہوا اُسکو اوجین

کے راجہ سے قتل کرایا جس وقت کہ اکبر کو اوسکے مرنے کی خبر پہونچی تو اوسکو نہایت رنج ہوا اور وہ کہنے لگا کہ اوسکو مارنا بمقابلہ ابوالفضل کے مارنیکے بہتر ہوتا اوسکی قبر اب بھی بمقام انتری ریاست گوالیار مین زیارت گیجگہہ ہے۔ ایسے ہی عالی دماغ لوگون نے اکبر کے عروج کو بڑہایا تہا۔

بیربل - اکبر کے ساتہہ راجہ بیربر (بیربل) کا نام بھی برابر آتا ہی یہ شخص کالپی کا رہنے والا تہا راجپند رہبٹ کی سرکار مین نوکر تہا پہر اکبر کے پاس پہونچگیا اوسکی ظرافت اور طبیعت کی رسائی مشہور ہے وہ جس مہم پر بہیجا جاتا تہا اوسکو اپنی طبیعت کی رسائی سے بلا خونریزی کے طے کرلیتا تہا اور ہنسی ہنسی مین اپنا کام نکال لاتا تہا اپنی دانائی اور مزاج شناسی کی حکمت سے ہمیشہ اپنی مراد کو پہونچتا تہا دربار کے تمام راجہ اور مہاراجہ وامیر وامرا اوسکو مانتے تہے اپنے لطیفون وکلام سے وہ کام نکالتا تہا جو لشکرون سے بھی نہین نکلتا تہا چنانچہ ۹۸۴ ہجری مین جب اکبر نے اوس کو راجہ ٹون کرن کے ساتہہ راجہ ڈونگر پور کے پاس بہیجا تو اوس نے ڈونگر پور کے راجہ کو راضی کرکے اوسکی بیٹی اکبر کے محلسرای مین داخل کرادی آخر کو پہاٹون کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا اکبر کو اوسکے مرنے کا اتنا رنج ہوا کہ دو روز تک کہانا ہی نہین کہایا وہ بادشاہ کے پاس ہر وقت بیٹہنے والا تہا اور اکبر کو اوس سے اسقدر محبت تہی کہ جب لوگون نے یہ خبر اوڑائی کہ بیربل سنیاسی ہوگیا تو بادشاہ نے اوسکی تلاش مین ایک آدمی کو بہیجا اور لوگون نے ایک فرضی شخص کو بیربل بناکر کہڑا کردیا مگر اوسکی اصلیت فوراً دریافت ہوگئی۔ بیربل کا منصب دو ہزاری تہا مگر اوسکو انعام و اکرام بہت ملتا تہا صاحب السیف والقلم اوسکا خطاب تہا بادشاہ اوسکو آرام کیوقت بھی اپنے حرم سرای مین اندر بلالیتے تہے وہ اپنے خیالات مین بہت آزاد تہا اسیوجہ سے اوسکی نسبت مسلمان مورخ مختلف قسم کے الزام لگاتے ہین بیربل اکبر کے مذہب کا مقلد تہا اوسکی کہاوتین اکثر موجود ہین جو کسی کتاب مین جمع نہین کی گئین۔

راجہ مان سنگھ والی امبر بھی دربار اکبری کے بڑے رکن تھے انکی بدولت راجپوتون کے اکثر خاندانون سے اکبر کا میل ہوا۔ انہون نے بہت سی لڑائیان فتح کین تمام مشرقی علاقہ بنگال کا مطیع کرا کے اکبر کے تابع کیا۔ یہ شخص بڑا جوانمرد تھا انتظام اور سربراہی کی لیاقت اوسکی سرشت مین تھی موقع وقت پر چوکتا نہ تھا عقل کا سلیم اور ملک گیری اور ملک داری کے قواعد کا جاننے والا تھا جدہر لشکر لیکر گیا کامیاب ہوا کابل مین بچہ بچہ اُسکے نام سے واقف تھا اُسنے مشرق مین دریائے شور کے کنارہ تک اکبر کی حکومت پہونچا دی۔ مان سنگھ کی زندگی مین قابل تعریف یہ بات تھی کہ وہ اپنے مذہب اور اصولون مین پکّا تھا اکبر نے بہت چاہا کہ وہ اُسکے مذہب کا مقلد ہو جاوے مگر وہ نہ ہٹا وہ ہمیشہ خوش اخلاق اور شگفتہ مزاج رہتا تھا اور فقیرون اور خاکسارون کیخدمت کرتا تھا ہندو مسلمانون مین کوئی امتیاز نہین تھا ہر قوم کے کامل لوگ اُسکے یہان رہتے تھے اور وہ اُنکی بڑی قدر کرتا تھا۔ بعد وفات اکبر کے جہانگیر نے اوسکی قدر نہین کی اور وہ دربار سے رخصت ہو کر دکھن کو چلا گیا اور وہان دو برس رہکر ۱۰۲۳ھ ہجری مین مر گیا۔

سورداس اکبر کے زمانہ کے مشہور آدمیون مین سورداس جی بھی ہوئے ہین بعض کہتے ہین کہ وہ سارست برہمن تھے بعض اونہین چھتری بتلاتے ہین وہ بلب آچاری جی کے چیلے تھے اونہون نے ہی کرشن بھگتی کو اپنے پدون سے شمالی ہندوستان مین جگا یا اُنکے کہے ہوئے پد ہر شخص کی زبان پر ہین۔ ڈاکٹر گریرسن صاحب کہتے ہین کہ اُنہون نے اور تلسی داس جی نے ہندی نظم کی خوبی مین کوئی بات باقی نہین چھوڑی اُنہون نے سوا لاکھ پد کہے اور اُنمین سے اکثر دہرم گیان اور ویراگ سے بھرے ہین۔

اکبر کا زمانہ ہندوستان کے لئے ویسی ہی ترقی کا زمانہ تھا کہ جیسے ملکہ ایلیزبتھ کا انگلستان کے لئے یہ بادشاہ اپنے نفس پر قادر اور خدا پر بھروسہ کرنیوالا تھا اسی سبب سے آجتک اُسکا نام ہندوستان مین یادگار ہے تمام مورخ اوسکو اکبر اعظم کے نام سے کہتے چلے آئے ہین اور کہین گے۔

باب ششم

ہندوستان مسلمانون کی عروج اور شروع زوال مین

سنہ ۱۶۰۵ء سے سنہ ۱۷۰۷ء تک
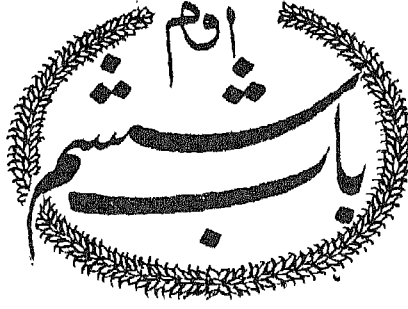
مسلمانون کا عروج جہانگیر کے عہد مین۔

اب بعد اکبر کے جو کیفیت اس ملک کی جہانگیر و شاہجہان و اورنگزیب کے زمانہ مین ہوئی اوسکو مختصر طور پر ظاہر کرکے یہ دکھلایا جاوے گا کہ مسلمانون کا عروج کب تک رہا اور کیون اون کا زوال ہوا۔ جہانگیر نے بائیس برس تک حکومت کی مگر اوسکی سلطنت مین کوئی ایزادی نہین ہوئی۔ بندھیاچل کے جنوب مین جو حصہ تہا وہ دہلی کی سلطنت سے علیحدہ رہا۔ ملک امبر احمد نگر مین اور راجپوت راجپوتانہ مین باوجود شکست کہانیکے قریب ترخود مختار رہے۔ سنہ ۱۶۲۱ء مین قندہار مغلون کے ہاتہ سے نکل گیا۔ مالگذاری سلطنت کی قریب قریب اوتنی ہی رہی کہ جتنی اکبر کے وقت مین تہی۔ مگر کل آمدنی مین کچہ اضافہ ہوگیا تہا۔ جہانگیر کے وقت مین اکبر کے خیالات مذہبی آزادی کم و بیش قایم رہے۔ خود بادشاہ ظاہرا مسلمانون کے عقیدہ کا پابند تہا مگر دل مین زیادہ خیال مذہبی نہین تہا بلکہ باوجود اسکے کہ وہ اورون کو شراب پینے کی ممانعت کرتا تہا وہ خود رات

بھر شراب پیتا تہا اور سر طامس رو Sir Thomas Roe کہ جو دربار مغلیہ مین سفیر ہو کر اوس وقت مین آئے تہے کہتے ہین کہ بادشاہ ایک نیچے تخت پر جو ہیرے و موتیون اور لعلون سے جڑا ہوا تہا بیٹہتا تہا۔ سامنے سونے کے پیالے اور رکابیان رکھی جاتی تہین کوئی تکلف نہین ہوتا تہا اور سوای سر طامس رو اور بعض بعض دیگر اشخاص کے باقی سب خوب شراب پیتے تہے اور جہانگیر اسقدر پیتا تہا کہ پیتے پیتے سو جاتا تہا۔ اوسوقت بادشاہ نہایت مہربانی سے پیش آتا تہا اور ایک مرتبہ تمام مذہبون کی بابت گفتگو کرتے کرتے رونے لگا مگر یہ حالت صبح کے وقت نہین رہتی تہی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب ایک مصاحب نے رات کی شرابخواری کا ذکر کیا تو جہانگیر نے متعجب ہو کر پوچہا کہ اور کون کون لوگ اس فعل بد مین شریک تہے اور اون سبکو اسقدر پٹوایا کہ ایک اون مین سے مر گیا۔ بادشاہ اس معاملہ مین اسقدر سخت تہا کہ وہ اپنے روبرو کسی شخص کو جسکے منہہ سے ذراسی بہی شراب کی بو آتی تہی یا جسکے چہرہ پر شرابخواری کے کچہہ بہی نشانات پائے جاتے تہے اپنے روبرو نہین آنے دیتا تہا۔ سر طامس رو لکہتے ہین کہ گو بعض اوقات اوسکے حرکات بیرحمی یا بچون کے سے ہوتے تہے مگر عام طور پر وہ باتمیز اور منصف مزاج تہا۔ اوس نے ہر شخص کو اپنے پاس پہونچنے کے لئے قلعہ کی دیوار سے اپنے محل تک ایک زنجیر لٹکوائی کہ جسمین اوسکے محل مین فوراً استغیث کی آواز پہونچ جاتی تہی اور اوسکو کسی افسر کے ذریعہ سے بادشاہ تک پہنچنے کی ضرورت نہین رہتی تہی۔ جہانگیر نے اپنی تخت نشینی کے چہہ برس بعد اوسکے شوہر کو قتل کرا کر نور جہان سے شادی کی۔ اوس وقت سے بادشاہ بالکل اوسکے تابع ہو گیا اور گو بعض چیزون مین اوسکی حکومت سے کچہہ خلل پیدا ہوا مگر عام طور پر نور جہان کا اثر بادشاہ کے برتاؤ اور روزمرہ اور سلطنت کے کامون پر اچہا ہوا۔ اسکی وجہہ یہ تہی کہ وہ جیسے اپنی خوبصورتی

مین مشہور تھی ویسی ہی اپنی لیاقت مین بہی فرد تھی۔ اوسکی لیاقت کیوجہہ سے دربار شاہی
کے تکلف مین ترقی اور اوسکے خرچ مین کمی ہوئی۔ اوس نے بہت سے نئی قسم کے اسباب
خانہ داری ایجاد کیئے۔ عورتون کی پوشاک مین اصلاح کی اور بعض لوگون کا خیال ہے کہ عطر
گلاب اوس نے یا اوسکی مان نے ایجاد کیا۔ سر طامس رو و دیگر اشخاص کی تحریرات سے
معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے وقت سے ملک کی حالت کچھہ بگڑ گئی تھی۔ بندرگاہون کے حاکم
مسافرون کے اسباب کو جس قیمت پر چاہتے تھے زبردستی لی لیتے تھے۔ دکن مین چارون طرف
بربادی کے نشانات نظر آنے لگے تھے۔ برہان پور جو پہلے بڑا شہر تہا اوسمین صرف چار
پانچ گہر اچھے باقی رہ گئے تھے اور شہرون کی بہی یہی حالت تھی۔ سر طامس رو کہتے ہین
کہ گو خود بادشاہ کے مکانات خوبصورت اور مضبوط تہے مگر ریاست کے لوگ اسوجہہ سے
کہ اونکو کوئی حق وراثت حاصل نہین تہا مکانات نہین بناتے تہے بلکہ خیمون مین یا ایسے
مکانات مین جو جہونپڑیون سے بہی خراب تہے رہتے تہے۔ صرف آگرہ مین بادشاہ کے حکم
سے عمدہ عمدہ مکانات بنتے تہے اور بازارون مین کثرت اژدہام سے راستہ نہین ملتا تہا۔
باہر رہزنی بہت ہوتی تہی۔ دربار مین اسقدر سختی ادب آداب مین تہی کہ سر طامس رو نے
اپنے مالکون کو لکہا کہ "آپ کو مجھسے کمتر رتبہ کا آدمی یہان بہیجنا چاہیئے تہا۔ مین ان لوگون کی
سختی کی وجہہ سے نہایت پریشان ہون اور چونکہ مین اونکے ادب آداب کو پورا نہین بجالا
سکتا اسلیئے میرے دشمن بہت ہوگئے ہین"۔ صوبون کے گورنمنٹون کی مستاجری ہوتی تہی وہان
کے حاکم ظالم ہوتے تہے صرف راجپوتون اور پٹہانون مین کچھہ بہادری باقی رہ گئی تہی باقی
لوگون مین دلاوری کم ہوتی جاتی تہی تاہم ملک مین اچھے اچھے کاریگر موجود تہے۔ چنانچہ
سر طامس رو نے ایک گاڑی اور ایک تصویر جہانگیر کو نذر دی تو چند روز مین ہی بہت سی

ویسی ہی تصویرین اور گاڑہیان ایسی بن گئین کہ جنمین تمیز کرنا ناممکن تہا کہ کونسی تو سر طامس رو صاحب نے دی اور کونسی یہان بنی۔ یوروپین لوگون کی آمد رفت شروع ہو گئی تہی اور اون کے مذہب کو بہی کسی قدر ترقی تہی۔ چنانچہ جہانگیر نے اپنی تسبیح کے اوپر ایک شبیہہ حضرت مسیح اور دوسری حضرت مریم کی بنوائی تہی اور اوسکے دو بہتیجے اوسکی رضامندی سے عیسائی ہو گئے تہے۔ جہانگیر کو مذہبی مباحثات کا بڑا شوق تہا۔ چنانچہ تزک جہانگیری مین وہ لکہتا ہے کہ "ایک روز پنڈتون سے مین نے پوچہا کہ اگر تمہارے یہان ذات مقدس حق تعالیٰ کا نیچے آنا اور دس مختلف قالبون مین داخل ہونا روا ہے تو جب خداوند تعالیٰ خالق تمام کائنات ہے وہ صاحب طول وعرض و اونچائی یا گہرائی کیسے ہوا اگر مراد نور الٰہی کے ظاہر ہونے سے ہے تو وہ خود تمام اجسام مین اور تمام موجودات مین برابر موجود ہے دس صورتون کے ساتہہ مخصوص نہین اگر کسی صفت کے ثابت ہونے سے ظہور صفات الٰہی مراد ہے تو اِس صورت مین بہی تخصیص درست نہین ہے اِس واسطے کہ ہر دین و آئین مین صاحب معجزہ وکرامات ایسے ہوئے ہین کہ وہ دوسرون کے مقابلہ مین اپنی عقل و فراست سے ممتاز ہوئے۔ چنانچہ بہت مباحثہ کے بعد پنڈتون نے قبول کیا کہ انسان ذات خالص کے دریافت کرنے مین قاصر ہے بغیر وسیلہ ظاہری کے معرفت کے راستہ مین کوئی نہین جا سکتا اِسلیئے اوس نے اِن دس صورتون کو وسیلہ قایم کیا ہے۔ اوس وقت مین جیسے کہ ٹوڈرمل نے اکبر کے علاقہ مین زمین کا بندوبست کیا تہا ملک امبر نے دکن مین کیا اور وہان پر اتبک اوسکا نام مشہور چلا آتا ہے اوس نے بہی مستاجری بند کر دی۔ مالگذاری معینہ لی اور دیہات کا سلسلہ انتظام از سر نو قایم کیا شہر کہرکی آباد کیا اور اپنے ملک کو غیر ملکون کے لوگون سے بچایا۔ جہانگیر کے وقت مین

تمباکو کی کاشت اِس ملک مین شروع ہوئی- بادشاہ کی طرف سے اوس کے پینے اور کہانے کی سخت ممانعت تہی مگر لوگ اوسکو کثرت سے استعمال کرنے لگے شاید لوگون کو اب بہی نہین معلوم ہے کہ لفظ تمباکو ہندوستان کی کسی زبان کا نہین ہے بلکہ امریکہ کی زبان کا لفظ ہے اور سنسکرت مین جو لفظ تمال تمباکو کے لئے استعمال مین آنا بیان ہوا ہے وہ ظاہرا غلط ہے- اٹلی کا ایک مسافر پٹیرو ڈی ویلی Petro De Valle کہتا ہے کہ جہانگیر اپنی رعایا کو جہوٹے الزام لگا کر تنگ نہین کرتا نہ اونکے مال کو لوٹتا ہے- برخلاف اِس کے بعض لوگ کہتے ہین کہ ملک مین بدانتظامی شروع ہو گئی تہی-

شاہجہان- جہانگیر کے بعد شاہجہان ۱۶۲۸ء مین تخت پر بیٹہا اور اُس نے ۱۶۵۸ء تک حکومت کی اوسوقت مین مغلون کے ہاتہہ سے قندہار تو بالکل جاتا رہا مگر دکن مین اونکی عملداری بہت بڑہ گئی اور گو خود بادشاہ آرام پسند تہا اور اوسکو کشمیر مین جانے اور عالیشان مکانات بنانے کا بڑا شوق تہا مگر انتظام سلطنت مین فرق نہین آیا- کل قلمرو مغلیہ مین امن امان رہا- بادشاہ اپنے وزیرون کو نہایت احتیاط کے ساتہہ مقرر کرتا تہا اور اکبر نے جو بندوبست ملک کا کیا تہا اون مین بجاے کمی کے ترقی کی گئی اور گو اکبر بڑا قانون بنانے والا اور فتح کرنے والا تہا مگر شاہجہان سا ملک کا انتظام کرنے والا کوئی بادشاہ مغلون مین نہین ہوا اور تمام انگریزی مسافرون کا جو اوسکے وقت مین ہندوستان مین آئے اِس امر پر اتفاق ہے کہ ہندوستان کی حالت اوسکے زمانہ مین نہایت آسایش وبہبودی کی تہی ٹیورنیر صاحب Tavernier جو اوسکے وقت مین ہندوستان مین آئے تہے کہتے ہین کہ شاہجہان اپنی رعایا پر مثل بادشاہ کے حکومت نہین کرتا بلکہ ایسا برتاؤ کرتا تہا جیسا کہ باپ بیٹون سے کرتا ہے اور گو اوسکی گورنمنٹ مین کچہہ سختی معلوم

ہونے لگی۔ مگر عام طور پر رعایا کے جان و مال کی بڑی حفاظت ہے"۔ اکبر کے وقت مین مالگذاری کی آمدنی ساڑھے سترہ کروڑ تھی۔ شاہجہان کیوقت مین بائیس کروڑ ہو گئی پھر پونے اکیس کروڑ رہ گئی۔ اوس وقت مین اٹھارہ صوبہ ہندوستان مین اور پانچ صوبہ ہندوستان کے باہر مغلون کے تابع تھے۔ صوبہ دہلی کی آمدنی دو کروڑ پچاس لاکھ روپیہ اور صوبہ آگرہ و لاہور کی دو کروڑ پچپن پچپن لاکھ روپیہ صوبہ اجمیر کی ڈیڑہ کروڑ صوبہ دولت آباد کی ایک کروڑ ساڑھے سینتیس لاکھ صوبہ برار کی اسیقدر صوبہ احمدآباد کی ایک کروڑ ساڑھے بتیس لاکھ صوبہ بنگال کی ایک کروڑ پچیس لاکھ اور صوبہ الہ آباد۔ بہار۔ مالوہ۔ و خاندیش کی ایک ایک کروڑ صوبہ اودہ و تلنگانہ و ملتان کی پچہتر پچہتر لاکھ صوبہ اوڑیسہ کی پچاس لاکھ صوبہ سندہ کی بیس لاکھ صوبہ بگلانہ کی پانچ لاکھ تھی یعنی کل میزان ہندوستان کے محصول کی بیس کروڑ ستہتر لاکھ پچاس ہزار تھی۔ کشمیر کی آمدنی ساڑھے سینتیس لاکھ کابل کی چالیس لاکھ بلخ کی بیس لاکھ قندہار کی پندرہ لاکھ اور بدخشان کی دس لاکھ تھی۔

شاہجہان نامہ مین شاہجہان کی تعریف مین گو مبالغہ کیا گیا ہے مگر چند باتون کی تائید غیر ملکون کے مورخون سے بھی ہوتی ہے۔ انصاف مین کمی نہین ہوتی تھی عدالتون مین بموجب شرع محمدی کے انصاف کیا جاتا تھا۔ اہالیان دربار و عوام مین کوئی فرق نہین تھا۔ شاہجہان اور بادشاہون کے ظلم کی کیفیت سنکر نہایت رنج ہوتا تھا وہ اپنے ماتحتون کی طرف سے ہر وقت خبردار رہتا تھا بڑے بڑے معاملات مین خود اپنے ہاتھ سے حکم لکھتا تھا اپنے اوقات کا پابند تھا۔ کھانے پینے مین احتیاط کرتا تھا کبھی وقت کو ضائع نہین کرتا تھا علی الصباح دو گھنٹہ عجز و انکساری کے ساتھ نماز و دعا مین مشغول رہتا تھا اکبر کے اصولون پر پوری نظر رکھتا تھا اور گو لوگ لکھتے ہین کہ اوسمین کچھہ تعصب تھا مگر وہ اوسکو ظاہر نہین ہونے دیتا تھا۔ عیسائی پادریون کو اپنے

دربار مین اور ہندوؤن کو اپنی فوج مین جگہہ دینے مین دریغ نہین کرتا تہا آفتاب کے طلوع ہونے پر وہ جہروکہ مین اپنی رعایا کے کام کے لئے دو گھنٹہ تک بیٹہتا تہا۔ وہان پر لوگ اوسکے سامنے اپنی فریاد کرتے تہے اور داد کو پہونچتے تہے سلطنت کے افسر رعایا کے معاملات کو سنکر اُن کا خلاصہ بادشاہ کے روبرو بیان کرتے تہے اور بادشاہ اُن پر حکم دیتا تہا پہر بادشاہ دیوان عام مین جاتا تہا وہان پر ایک شامیانہ لگا ہوا تہا اور چارونطرف فرش بچہا ہوتا تہا اور تین طرف ایک جنگلہ لگا ہوتا تہا اس مقام پر شاہزادے اُسکے دائین بائین کہڑے ہوتے تہے۔ منصدیان ریاست اپنے اپنے رتبہ کے موافق کہڑے ہوتے تہے اور بادشاہ کے روبرو ملکی و مالی معاملات پیش کرتے تہے بخشی اعظم منصب دارون کی عرضیان پیش کرتا تہا۔ معاملات خانگی کو منصدی خانگی پیش کرتے تہے۔ بادشاہ خود صوبون کے حاکمون کی عرضیان پڑہتا تہا۔ روپیہ کے متعلق معاملات دو دو دفعہ پیش ہوتے تہے۔ گہوڑون وہاتہیون کے دانہ وچارہ کا حساب و دفترون وجاگیرون وخیرات کے معاملات برابر بادشاہ کے روبرو پیش کئے جاتے تہے ہر شخص کی تنخواہ اور ہر جانور کا دانہ گہاس مقرر تہا۔ گہوڑون پر اسقدر توجہہ تہی کہ اگر کسی سوار کا گہوڑا اوسکی غفلت کیوجہہ سے دُبلا ہوجاتا تہا تو اوسکو سزا ہوتی تہی۔ بادشاہ دیوان عام مین چار پانچ گہنٹہ تک رہتا تہا اور وہان سے اپنے مکان خاص مین جاتا تہا وہان پر خاص لوگ اوسکے روبرو خاص خاص معاملات پیش کرتے تہے اور بڑی بڑی درخواستون پر جو صوبہ دارون کی طرف سے آتی تہین۔ بادشاہ خود اپنے ہاتہہ سے حکم لکہتا تہا اور جب کسی حکم کی عبارت مین نقص ہوتا تہا خود اپنے ہاتہہ سے صحیح کرکے دستخط کرتا تہا بادشاہ کے بیٹون مین سے ایک بیٹا حکم کی پشت پر اپنے دستخط و مہر کرتا تہا اور اوسکے نیچے ریاست کے افسر اعلی کے دستخط ہوتے تہے۔ اس کے بعد اوس حکم پر سلطنت کی مہر کہ

جو ممتاز الزمانی کے پاس رہتی تھی کیجاتی تھی - بادشاہ کے روبرو ریاست کا وزیر اعظم لئیق اور فاضل آدمیون کے حوائج بیان کرتا تھا اور بادشاہ حسب حیثیت اونکی حاجتون کو رفع کرتا تھا - بادشاہ اپنا کچھ وقت کاریگرون کی کاریگری و معمارون و زردوزون و سنارون و مرصع کارون و سرکاری مکانات کے داروغاؤن کے کامون کو دیکھنے مین بھی صرف کرتا تھا اور عمارت کے کام سے اسقدر واقف تھا کہ بڑی بڑے نقشہ جات مین جو ترمیم کرتا تھا بہت سے مکانات کا بنیادی پتھر خود بادشاہ نے رکھا اور جیسا کہ اس زمانہ مین گورنمنٹ انگریزی مین ایک قسم کے کل سرکاری مکانات ایک مقرری نقشہ پر بنتے ہین ویسا ہی شاہجہان کے عہد مین بھی ہوتا تھا - بادشاہ صرف قاضیون و مفتیون و داروغاؤن پر رعایا کا انصاف نہین چھوڑتا تھا بلکہ ہر چہارشنبہ کو اپنے مکان خاص مین متصدیون و علماء و مفتیون و چند امراؤن کے روبرو خود ایک ایک مستغیث کو علیحدہ علیحدہ بلاکر دادرسی کرتا تھا جو مستغیث کہ وہان پر موجود نہین ہوتے تھے اونکی دادرسی کے لئے احکام حکام ماتحت کے نام جاری ہوتے تھے اور اون مین یہ لکھا جاتا تھا کہ اگر اون لوگون کا انصاف تم سے نہ ہوسکے تو آگرہ مین بھیجدو وہان سے اوٹھکر بادشاہ برج مین جاتا تھا اس مقام پر کوئی شخص بلا اجازت نہین جاسکتا تھا وہان پر وہ تخلیہ مین اپنے وزیر کے ساتھ معاملات ملک پر غور کرتا تھا اور دو تین گھڑی تک عام طور پر اور بعض اوقات دو دو پہر تک بیٹھتا تھا پھر عصر کی نماز کے بعد کھانا کھا کر آرام کرتا تھا - محل مین ایک بیگم حاجتمندون کے حوائج پیش کرتی تھی - غریبون کو نقد یا زمین دیجاتی تھی جن لڑکیون کی بوجہ افلاس شادی نہین ہوسکتی تھی اونکی شادی کے لئے روپیہ دیا جاتا تھا اور اونکی لیاقت کے موافق شادی کرادی جاتی تھی - نماز کے بعد بادشاہ پھر عام خاص مین آتا تھا اور معاملات کا فیصلہ کرتا تھا پھر مغرب کی نماز کے بعد چار پانچ گھڑی تک معاملات ریاست پیش ہوتے تھے اس کے بعد

مختلف قسم کے گانے بجانے والے حاضر ہوتے تھے خود بادشاہ کو بھی اس فن میں مہارت تھی۔ ان جلسون مین صوفی لوگ آکر معرفت کی باتین کہتے تھے پھر بادشاہ برج شاہی مین جاکر اپنے وزیرون کے ساتھ معاملات ملکی مین مشورہ کرتا تھا اور قصہ خوانون کے قصے اور داستان گویون کی داستان سنتے سنتے سوجاتا تھا۔ بادشاہ کو بابرنامہ اور اکبرنامہ کے سُننے کا بڑا شوق تھا اور وہ صرف قریب دوپہر کے سوتا تھا اس سے ظاہر ہوگا کہ شاہجہان کا وقت کیسے گذرتا تھا۔ غیر ملکون کا ہر مسافر جو اوس وقت مین آیا وہ یہان کی دولت پر عش عش کرتا تھا محض اس امر سے ہی کہ دہلی جیسا شہر شاہجہان نے آباد کیا ملک کی دولت کا کچھہ پیمانہ ہوسکتا ہے۔ مینڈس لو یورپ کا ایک مسافر کہتا ہے کہ آگرہ اصفہان سے کہ جو بڑی رونق پر تھا دوگنا ہے اور نہ صرف شہرون مین بلکہ دُور دراز کی ملکون مین بھی ہر طرف بہبودی کے نشانات موجود تھے ایک انگریز مورخ نے شاہجہان کے عہد حکومت کو روم کی حالت سے جو بادشاہ سیویرس Severus کے عہد مین تھی مقابلہ کرکے یہ کہا ہے کہ ویسی ہی آسایش عام جیسیکہ روم مین تھی اس ملک مین بھی ہے۔ رعایا کی جان ومال دونون ملکون مین برابر محفوظ ہین مگر دونون جگھون پر وہ علامات ترقی جو اور مہذّب ملکون مین ہین نہین ہین۔

شاہجہان کے وقت کی عمارات۔

شہر دہلی کہ جو شاہجہان کے وقت مین از سر نو تعمیر ہوا اب تک شاہجہان آباد کہلاتا ہے اس شہر کے بازارون کی برابر ہندوستان مین کسی شہر کے بازار نہین ہین چنانچہ ایف برنیر صاحب F. Bernier اپنے سفرنامہ مین تحریر فرماتے ہین کہ گو یورپ کے بڑے بڑے شہر مثل پیرس کے بڑی بڑی عمارتون سے بھرے ہوئے ہون مگر یہ کہنا کہ دہلی کی خوبصورتی پیرس کی خوبصورتی سے کم ہے غلط ہے ہر ملک کے

شہرون کی عمارتین اوس ملک کی آب وہوا کے لحاظ سے بنائی جاتی ہین پس اگر پیرس کے سے بازار کہ جن مین تنگ تنگ بند مکانات بیسیون منزل کے ہین دہلی مین لا کر رکھے جاوین توکیا دہلی اوس سے زیادہ خوبصورت ہوجائیگی اسی طرح پر اگر دہلی کے کشادہ وہوادار مکانات پیرس مین رکھے جاوین توکیا پیرس کو زیادہ رونق ہوجائیگی مصنف نے بھی پیرس کو دیکھا ہے اور اوسکی رائے بھی برنیر صاحب کی رائے کے مطابق ہے۔

یہ شہر ۱۰۴۸ ہجری اور قلعہ ۱۰۴۹ ہجری مین بننا شروع ہوا۔ قلعہ کی تعمیر مین پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوئے اوسکا رقبہ ایک ہزار گز طول اور چھہ سو گز عرض مین اور پچیس گز اونچائی مین ہے اوس کے اندر کی عمارات مثلاً باغ حیات بخش۔ موتی محل۔ حمام۔ برج طلائی۔ امتیاز محل۔ و دیوان عام و دیوان خاص وغیرہ مین سے کچھہ اب موجود ہین کچھہ مسمار ہوگئے حال مین کچھہ عمارتون کی مرمت از سر نو کی گئی ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی یہ کوشش ہے کہ انکو اپنی اصلی حالت پر لایا جاوے۔ اس سے اونھون نے ہندوستان پر بڑا احسان کیا ہے۔

جامع مسجد کہ جو مشہور عمارت ہے اوسکی بنیاد خود شاہجہان نے سنہ ۱۰۶۰ ہجری مین رکھی اور چھہ برس مین پانچہزار آدمیون نے اوسکو تیار کیا اوسکی تعمیر مین قریب دس لاکھہ روپیہ کے صرف ہوئے۔ شہر پناہ کو بادشاہ نے ڈیڑھ لاکھہ روپیہ صرف کرکے پہلے مٹی و پتھر سے بنوایا مگر جب وہ گرنے لگی تو پھر پختہ شہر پناہ چھہ ہزار چھہ سو دس گز لمبی چار گز چوڑی اور نو گز اونچی پانچ لاکھہ روپیہ کے صرف سے تعمیر کرائی۔ جمنا سے ایک نہر فیروز خلجی سفیدون تک لایا تھا مگر وہ بے مرمت پڑی رہی پھر اکبر کے وقت مین شہاب الدین صوبہ دہلی نے اوسکی مرمت کرائی مگر شاہجہان اوسکو دہلی تک لایا اور وہ ہی نہر تمام شہر مین اب تک جاری ہے۔ شہر پناہ کے خندق کے پاس ایک بڑا باغ تھا جو اب قدسیہ باغ کے نام سے مشہور ہے۔ قلعہ کے سامنے بڑے بڑے

بازار تھے جنمین علی الصباح گھوڑے پھیرے جاتے تھے - وہان پر بادشاہ کے رسالہ مین جو گھوڑے ترکستان وتاتار سے داخل ہونے کے لئے آتے تھے داغی کیئے جاتے تھے - ایک بڑا بازار لگتا تھا کہ جسمین ہرقسم کی چیزین فروخت ہوتی تھین - مداری اور تماشہ کرنے والے ونجومی وجوتشی اِس بازار مین اپنی اپنی کتابین کھولکر لوگون کی جنمپتری یا ہاتھ دیکھنے کو بیٹھتے تھے اونکے پاس لوگون کا اژدہام رہتا تھا اوس زمانہ مین ہندو اور مسلمان دونون نجومیون کے بڑے معتقد تھے اور ساعت کا بچار تا ہندؤن مین ویسا ہی جاری تھا جیسا مسلمانون مین قلعہ سے لاہوری دروازہ تک چاندنی چوک کا بازار جیسا اب ہے ویسا ہی تھا وہان پر ہرقسم کے ساہوکار وتجار بیٹھتے تھے اون کے مکانات بھی وہین پر تھے شہر کی گلیون یا بازارون مین منصب دارون یا امیرون کے مکانات تھے بعض کچے بعض پکے - کچے مکانات جیسکہ اب ہین ویسے ہی تھے اور پختہ مکانات مین امیر اور کچے مکانات مین غریب ورسپاہی اور امیرون کے نوکر رہتے تھے - شہر مین آتش زدگی بہت ہوتی تھی ایک سال ساٹھہ ہزار مکانات تین دفعہ کی آگ مین جل گئے - امیرون کے مکانات شہر کے باہر بنے ہوئے تھے اون کے بقایا اب بھی موجود ہین نشست برخاست کا طریقہ ویسا ہی تھا جیسا اب پورانے زمانہ کے لوگون مین ہے - امیرون کے مکانات مین سفید چاندنی کے اوپر دوسری چاندنی گرمی مین اور ریشمی قالین جاڑے مین بچھائے جاتے تھے - کمرے کے صدر کی طرف پھول پتون اور کلابتون کے ریشمی کام کے مسند وتکیہ رکھے جاتے تھے کمرہ کے چارونطرف کمخواب یا مخمل یا پھولدار ساٹن کے تکئے لگائے جاتے تھے - طاقون مین چینی کے برتن وپھولدان آراستہ کیئے جاتے تھے - چھت گیری مختلف قسم کے رنگون کی ہوتی تھی مگر کوئی تصویر نہین بناتے تھے کیونکہ تصویر بنانا شرعًا ممنوع تھا - برنیر صاحب کہ جنکے سفرنامہ سے یہ حالت شہر دہلی کی

اخذ کی گئی ہے تحریر فرماتے ہین کہ "گو اِس شہر کی برابر ایشیا مین شہر نہین ہے مگر یہان کی دوکانون مین شان و شوکت یورپ کی سی دوکانون کی نہین ہے لوگ عمدہ کپڑے و کمخواب و پگڑیان و زردوزی کے کام کی پوشاکین تو کھولکر کبھتے ہی نہین اور اگر ایک دوکھولکر دوکان مین رکھتا ہے تو اوسکی برابر کی بیسیون دوکانون مین سوا گھی تیل کے ہنڈون اور جو۔ چانول۔ گیہون اور اناج کے ٹوکرون کے اور کچھہ نظر نہین آتا۔ شہر مین میوہ بہت بکتا ہے۔ فارس۔ بلخ۔ بخارا۔ اور سمرقند سے بادام۔ پستہ۔ اخروٹ کشمش وغیرہ بہت آتی ہے انگور کی پٹاریان بہت آتی ہین تین چار قسم کے سیب و ناسپاتی وسردے بہت بکتے ہین اُمرا ان میوہ جات کو بہت خریدتے ہین اور انکی قیمت بہت ہوتی ہی ایک سردا چار روپیہ کو بکتا ہے بعض بعض امیر اپنے کہانے کے لئے اسّی اسّی روپیہ کا میوہ ایک وقت مین خریدتے ہین۔ شہر مین خربوزہ بہت ہوتے ہین مگر اچھے نہین ہوتے ہین اور جو بیج کہ فارس سے منگاکر نہایت احتیاط کے ساتھہ بویا جاتا ہے وہ بھی ایک سال کے بعد اچھا پہل نہین دیتا۔ دہلی مین اچھے آم نہین ہوتے بلکہ بنگال و گولکنڈہ و گوا سے آتے ہین تربوز امیر لوگ بڑی محنت اور صرف سے اپنے باغون مین بُواتے ہین۔ شہر مین بہت سے حلوائی اور نانبائی بیٹھتے ہین مگر امرا کے یہان باورچی خود روٹی پکاتے ہین۔ قلعہ مین بادشاہ کے خانسامان چوری کرکے لوگون کے ہاتھہ چیزین بیچتے ہین جیسے کہ آجکل امیرون کے نوکر کرتے ہین شہر مین گوشت ہر قسم کا بکتا ہے۔ کبابیون کی دوکانین بہت ہین۔ کبوتر۔ تیتر۔ مرغابیان و خرگوشون کی بہت افراط ہے۔ امیرون کو ہر شے میسر ہے مگر نوکرون اور روپیہ کی کثرت اور گھوڑے کی بدولت دہلی مین اوسط درجہ کے لوگ کم ہین یا تو بڑے امیر یا بہت غریب ہین شہر مین کاریگرون ہاتھہ اشیا کے بنانے کی لیاقت کی کمی نہین ہے لوگ بلا اُن قیمتی و

باریک اوزاروں کے کہ جنسے یورپ کے لوگ قیمتی چیزین بناتے ہین ویسی ہی چیزین تیار کرسکتے ہین کاریگری ایسی بڑہی ہوئی ہے کہ وہ یورپ کی ساخت کی چیزوں کو ہو بہو نقل کردیتے ہین اور سُنار ایسے خوبصورت سونے کے زیور بناتے ہین کہ اسمین شبہ ہوتا ہے کہ کوئی سُنار یورپ کا ایسا بنا سکیگا۔ تصویرین نہایت عمدہ بنتی ہین اور ایک شخص نے ایک ڈہال پر اکبر کے فتوحات کی ایسی تصویر بنائی ہے کہ جسکی سب لوگ تعریف کرتے ہین۔ دارالخلافت مین بڑی بڑی کاریگری کے نمونوں کا موجود نہ ہونا اسوجہ سے نہین ہے کہ لوگون مین عقل کی کمی ہے اگر کاریگرون کی امداد کی جاوے تو کاریگری اور صنعت کی ترقی ہوگی مگر ان بدقسمت لوگون کی حقارت کی جاتی ہے اون سے سختی کا برتاؤ کیا جاتا ہے اور اُنکی محنت کی اجرت کم دیجاتی ہے۔ امیر لوگ ہر چیز زبردستی سے سستی لیا چاہتے ہین جب کسی منصب دار یا امیر کو کاریگر کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بازار سے اوس کو پکڑ بُلاتا ہے اور جب وہ کام کرچکتا ہے تو اوسکو اجرت معقول نہین دیتا بلکہ وہ اُجرت دیتا ہے جو اوسکی راے مین معقول ہو اور کاریگر اسی کو غنیمت سمجھتا ہے کہ اوس پر کوڑا نہین بجا پس کیسے توقع ہوسکتی ہے کہ کسی کاریگری مین کوئی ترقی کا مادّہ پیدا کرے بلکہ ہر کاریگر کی یہی فکر ہے کہ جلدی سے کام پورا کرے روٹی پیدا کرے اور پیٹ بھرے وہ لوگ جو عمدہ کاریگر ہوتے ہین صرف بادشاہ کے یا کسی اور امیر کے نوکر ہوتے ہین اور اوسکے یہان کام کرتے ہین "۔

قلعہ کے اندر بہت سے کارخانے بڑے بڑے مکانات مین تھے سنار۔ زردوز۔ مرصع کار مصور۔ بڑہئی۔ خیرادی۔ درزی۔ چمار۔ گلکاری بنانیوالے۔ کمخواب بنانے والے کام کرتے تھے۔ بعض عورتون کے بُرقون کی ایسی باریک تنزیبین کلابتون کے کام کی بناکر

آراستہ کرتے تھے کہ اونکا ایک ایک تھان چالیس چالیس پچاس پچاس روپیہ کو بکتا تھا اور بعض بعض تنزیبین ایسی باریک ہوتی تھین کہ ایک مرتبہ ہی کام مین آسکتی تھین یہ لوگ اپنے کارخانہ جات مین صبح سے شام تک کام کرتے تھے ہر شخص اپنا پیشہ اپنی اولاد کو ہی سکھلاتا تھا دوسرے کو نہین اور اپنے پیشہ کے لوگون مین ہی شادی کرتا تھا پس ان لوگون مین پیشہ محدود تھے اور کوئی امید ترقی کی نہین تھی یہی باعث ہندوستانکی صنعت کے زوال کا ہوا۔

دربار شاہی کی کیفیت برنیر صاحب اس طرح پر لکھتے ہین کہ "عام خاص نہایت عمدہ عمارت ہے اس کے چارونطرف ایک منزلے دالان ایسے بنے ہوئے ہین کہ جہان ایک سے دوسرے مین جاسکتے ہین صدر دروازہ پر جو بیچ مین ہے نقارخانہ بنا ہوا ہے یہان پر بڑے بڑے نقارہ اور جھانجہ رکھے ہوئے ہین وہ دن رات مین وقت معینہ پر بجائی جاتے ہین اور انکی آواز جو پہلے مجھکو بری معلوم ہوتی تھی اچھی معلوم ہوتی ہے نقارخانہ کے سامنے ایک بڑا وسیع شاندار مکان ہے کہ جسمین بہت سی قطارین کھمبون کی موجود ہین ان کھمبون پر اور مکان کی چھت پر سونے اور رنگ آمیزی کا کام ہو رہا ہے یہ مکان زمین سے اونچا اور ہوادار ہے اور تین طرف سے کھلا ہوا ہے اوس دیوار کے بیچ مین جو محلسرای کے ملحق اور فرش سے اونچی ہے ایک بڑی کھڑکی ہے کہ جسکو جھروکہ کہتے ہین یہان پر دوپہر کے وقت بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین اون کے دائین بائین اونکے بیٹے ہوتے ہین اور چارونطرف خواص مورچھل وچنور لئے نیچی نگاہ کئے ہوئے مودبانہ کھڑے رہتے ہین تخت کے نیچے ایک جنگلہ چاندی کا لگا ہوا ہے اوس کے اندر راجہ وامراء وایلچی ہاتھہ باندھے اور نیچی نگاہ کئے ہوئے مودبانہ کھڑے ہوتے ہین اوس سے پرے منصب دار یا چھوٹے درجہ کے امیر ادب کے ساتھہ کھڑے ہوتے ہین باقی مکان مین ہر قسم کے لوگ غریب وامیر جمع ہوتے ہین اور

چونکہ یہان پر بادشاہ ہر شخص کی دادرسی کرتے ہین اسلئے اسکو عام خاص کہتے ہین۔ دربار
ڈیڑہ دو گہنٹہ رہتا ہے۔ پہلے شاہی گہوڑے پہر پلے ہوئے ہرن و نیل گاہی و بنگالی ہینسے
و چیتے و شکاری کتّے و ہر قسم کے شکاری پرند بادشاہ کے روبرو ہو کر نکلتے ہین اسکے بعد
امراء کے رسالہ زرہ بکتر پہنے ہوئے اور بعض بعض امراء و منصب دار اپنے اپنے کرتب کہلاتے
ہوئے نکل جاتے ہین۔ بادشاہ نہ صرف اپنے رسالہ کی طرف توجہ کرتے ہین بلکہ وہ ہر سوار و
پیادہ کی حالت سے خود واقف ہین اور ترقی و تنزلی و موقوفی خود کرتے ہین تمام عرضیان بادشاہ
کے روبرو پڑہی جاتی ہین اور جن اشخاص کو حکم ہوتا ہے وہ اونکے روبرو فوراً حاضر کئے جاتے
ہین اور بادشاہ خود اونکا اظہار لیکر فوراً دادرسی کرتے ہین ہفتہ مین ایک دفعہ بادشاہ دو گہنٹہ
تک مین دس غریب آدمیون کی عرضیان سنتے ہین انکو ایک نیک و معزز عمر رسیدہ آدمی پیش
کرتا ہے ہفتہ مین دوسرے روز بادشاہ عدالت خانہ مین دو قاضی القضات کے ہمراہ
جاتے ہین جب بادشاہ کی زبان سے کوئی لفظ نکلتا ہے جملہ حاضرین آسمان کی طرف ہاتہہ
اوٹہاکر کرامت کرامت کہتے ہین۔ ہر شخص کو خوشامد کی عادت ہے اور لوگون کی زبان پر
یہہ شعر رہتا ہے ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این		بباید گفت اینک ماہ و پروین	

عام خاص کے برابر غسل خانہ ہے اوسمین بادشاہ افسران سلطنت سے ملاقات کرتے ہین
اور اونکی رپورٹین سنتے ہین اور معاملات اہم پر غور کرتے ہین ہر امیر کا فرض ہے کہ اس
دربار مین شام کو اور عام خاص مین صبح کیوقت حاضر ہو اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوسکو سزا ہوتی
ہے خود بادشاہ بہی دونون درباروں مین سوای اوس صورت کے کہ کام ضروری ہو یا بیماری
سے لاچار ہون ضرور جاتے ہین اور اوسکی یہان تک پابندی ہے کہ اورنگ زیب سخت

بیماری کی حالت مین بہی اگر دونون وقت نہین تو ایک وقت دربار مین ضرور جاتا تہا اور
اسکی وجہہ یہہ تہی کہ اوسکی ایک روز کی عدم موجودگی سے بہی تمام ملک مین غدر ہوجاتا تہا اور
تمام دوکانین بند ہوجاتی تہین غسل خانہ کے متصل بادشاہ کی حرم سرا ہی مین بڑے خوبصورت
مکانات حسب حیثیت بیگمون کے بنے ہوئے تہے ہر مکان مین پانی کی باولی وخوبصورت
باغ وبڑے بڑے دالان وصحن وچبوترے موجود تہے ہر شے آسایش کی وہان پر پائی جاتی
تہی دریا کی طرف سونے کے پتر سے آراستہ کیا ہوا خاص محل تہا- عید الفطر وعید الضحیٰ کے دربار
مین بادشاہ بڑی شان وشوکت کی پوشاک پہنکر تخت طاؤس پر بیٹہتے تہے اونکی پگڑی مین
علاوہ اور ہیرون کے ایک ہیرا ہشت پہلو کہ جسکا وزن ٹیورنیر صاحب یورپ کے جوہری
نے ۱۵۲ ۴/۲۵- انگریزی کیرٹ تخمینہ کیا ہے لگتا تہا- تخت طاوس کے چہہ پائے سونے کے
تہے اون مین ہیرے ولعل وزمرد جڑے ہوئے تہے- یہ تخت شاہجہان نے اُن جواہرات
سے جو اوسکو مختلف ملکون کی لوٹ اور امیرون اور راجاؤن کی نذرون مین ملے بنا تہا اِس
تخت کے اوپر دو مور ہیرون اور موتیون سے جڑے ہوئے تہے یہ مور یورپ کے ایک
کاریگر لاگرنیز نے بنائے تہے- تخت کے پاؤن سے بین پچیس انچہ اوپر بارہ پائے لگے ہوئے
تہے کہ جنپر چہنڈوا لگتا تہا یہ سب پائے بہی سونے کے تہے اور ہیرون وموتیون ولعلون سے
جڑے ہوئے تہے- ایک ایک لعل کے گرد چار زمرد لگے ہوئے تہے بعض جگہہ ایک
زمرد کے گرد چار لعل لگے ہوئے تہے زمردون ولعلون کے بیچ مین سپاٹ ہیرے لگے
ہوئے تہے تخت پر چڑہنے کے لئے چار سڈہیان تہین تین سڈہیان تخت تک پہنچتی
تہین اون مین سے سب سے بڑی بادشاہ کی ہوتی تہی بادشاہ کی سیڈہی کے پیچہے بڑا تکیہ
لگتا تہا باقی سڈہیون کے پیچہے چہوٹے چہوٹے تکئے لگتے تہے- اس تخت کے اوپر ایک

ڈھال و تلوار و تیر و کمان ہیرون سے جڑے ہوئے لٹکتے تھے - چندوے مین ہیرے و موتی جڑے ہوئے تھے اور موتیون کی جہالر لگی ہوئی ہے - مور کے پنکھوں مین نیلم جڑے ہوئے تھے مور سونے کا تہا اور اوسکی چہاتی مین ایک بڑا لعل جڑا ہوا تہا - مور کے دونون طرف سونے کے گلدستے تھے اونمین بہی ہیرے جواہر جڑے ہوئے تھے - سامنے ایک زیور رکھا جاتا تہا کہ جسمین ایک ہیرا جسکے چارونطرف لعل و زمرد جڑے تھے تہا چندوے کے بارہ کھمبون اور جہالرون کے موتی نہایت گول اور صاف تھے اور ایک ایک چھ کیرٹ سے دس کیرٹ وزن مین تہا - تخت سے چار فیٹ پر دو چتر سرخ مخمل کے لگے ہوئے تھے اور اون مین بھی بڑے قیمتی لعل و ہیرے و موتیون کی جہالرین لگی ہوئی تہین - تخت کے پیچھے ایک چھوٹا سا تخت تہا اس تخت کے اوپر کوئی چندوا نہین تہا - تخت طاؤس چھ فیٹ لمبا اور چار فیٹ چوڑا تہا اور اوسکی قیمت دس ارب ستّر کروڑ روپیہ تھی اسی تخت کو نادرشاہ لوٹ کر لے گیا -

کوہ نور - شاہجہان نے وہ ہیرا جو کوہ نور کے نام سے مشہور ہے حاصل کیا یہ ہیرا میر جملہ نے جو گولکنڈہ کا حاکم تہا بادشاہ کو پیش کش کیا تہا وہ کلور کی کان سے کہ جو دریای کرشنا پر علاقہ حیدرآباد دکن مین واقعہ ہے نکلا تہا اور ۱۶۵۶ء یا ۱۶۵۷ء مین شاہجہان کو دیا گیا اوس وقت اوس کا وزن ۷۵۶ کیرٹ یعنی ۱۴ ۴/۵ روپیہ بھر تہا - ایک کیرٹ چار گرین کا ہوتا ہے جسوقت کہ ٹیورنیر صاحب انگریز جوہری نے اوسکو دیکھا تہا تو وہ ۲۶۸ ۱۹/۵۰ کیرٹ کا تہا اور اوسکو وینس کے ایک جوہری ہورٹینسیو بورجیو نے کاٹا تہا ۱۷۳۹ء مین نادرشاہ اس ہیرے کو محمد شاہ بادشاہ سے لوٹ کر لے گیا اور اوسی نے اوسکو کوہ نور کے نام سے نامزد کیا پھر یہ احمد شاہ درّانی کے پاس ۱۷۵۱ء و شاہ زمان کے پاس ۱۷۹۳ء مین و شاہ شجاع

کے پاس سنہ ۱۷۹۵ء مین اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس سنہ ۱۸۱۳ء مین پہونچا اور جب انگریزون نے سنہ ۱۸۴۹ء مین پنجاب کو فتح کیا تو وہ ملکہ معظمہ کو پیش کش کیا گیا اب یہ ہیرا $186\frac{1}{16}$ کیرٹ ہے سنہ ۱۸۵۲ء مین وہ انگلستان مین تراشا گیا تو اوسکا وزن $106\frac{1}{16}$ کیرٹ رہ گیا۔

مصنف نے اس ہیرے کو لندن ٹوور مین شاہی جواہرات کے ساتھ رکھا ہوا دیکھا ہے وہ شکل مین گول ہے اور اوسکی خوبصورتی اور چمک دمک بیان سے باہر ہے۔

ملک کی حالت شاہجہان کے وقت مین

شاہجہان کے وقت مین مکّا اور بصرہ اور بندر عباس وجاپان و فرانس و یورپ گیل یعنے پرتگال وسیام ولنکا وچین سے جہاز اس ملک کے مال کی قیمت مین سونا وچاندی لاتے تھے اور وہ سب یہان ہی صرف ہوجاتا تھا شیشہ کے برتن انگلستان سے بانات وغیرہ فرانس سے پچیس ہزار کے قریب گھوڑے اوزبک وفارس وعرب ومکّہ وبصرہ وبندر عباس سے۔ میوہ جات سمرقند وبلخ وبخارا وفارس سے عنبر جزیرہ مالدیپ وموزم بیک سے۔ گینڈے کے سینگ وہاتھی دانت وغلام حبش سے مشک وچینی کے برتن چین سے موتی لنکا اور ٹوٹی کورن سے آتے تھے مگر ان سب چیزون کے بدلے بجای روپیہ کے یہان کی پیداوار جاتی تھی۔ دہلی کے بازارون مین حالانکہ وہ بہت چوڑے تھے تمام دن لوگون کا اژدہام رہتا تھا مگر اوس زمانہ مین خوش پوشاک لوگ بمقابلہ پہٹے کپڑے پہننے والون کی بہ نسبت آجکل کے کم ہوتے تھے الا امیر وراجہ ومنصب دار ہی اچھے اچھے کپڑے پہنکر شہر مین نکلتے تھے ہر جمعہ کے روز بادشاہ ہوئے سے مین نماز پڑہنے جاتے تھے اور اونکی سواری بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکلتی تھی اون مین سالگرہ کا جلسہ بہت دہوم دہام سے ہوتا تھا اور اوس وقت اُن کے روبرو بیٹھ کر ہیرے... کے بیچ تہین بادشاہ اوس روز سونے کے ساتھ تلتے تھے سوا لاکہ

روپیہ کا چبوترہ بعض بعض امراء بادشاہ کے لئے بناتے تہے محل مین مختلف قسم کے میلے
ہوتے تہے اور بیگمات منصب دارون اور امراء کی عورتون سے کمخواب وغیرہ خریدتی تہین
بعض اوقات بادشاہ بہی ان میلون مین جایا کرتے تہے اور مثل معمولی آدمیون کے قیمت
پر عورتون کے ساتہہ پیسہ پیسہ پر جہگڑتے تہے اور عورتین بہی بادشاہ کو صاف سُناتی تہین
بیگمون اور امیرون کی عورتون مین اس قسم کی ردّ و بدّل ہوا کرتی تہی مگر اخیر مین میلہ بہت
خوشی کے ساتہہ ختم ہوتا تہا۔ دہلی سے آگرہ تک جو سڑک جاری تہی اوسمین برابر کوس مینار
کہ جو بعض بعض اب بہی موجود ہین لگی ہوئے تہے شہر آگرہ جیسا کہ اب بسا ہوا ہے بسا ہوا تہا مگر
یہان پر چار پانچ بڑے لمبے بازار تہے آگرہ کے گرد منصب دارون و راجاؤن اور امیرون
کے باغ تہے کہ جنمین شہر کی عمارتین دور سے چہپی ہوئی معلوم ہوتی تہین۔ آگرہ مین عیسائیون
کا مدرسہ اور گرجا اوس وقت مین موجود تہا اور اون کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے مین پوری
آزادی تہی اور اون کا دربار شاہی مین پورا ادب ہوتا تہا بعض پادری اپنے علم و فضیلت
کے لئے جیسے اب مشہور ہوتے ہین مشہور تہے اون کی طرف سے مصیبت زدون بیکسیون
کو ویسی ہی خیرات ملتی تہی جیسے کہ اب ملتی ہے اور وہ لوگون سے ویسے ہی حلم و اخلاق سے
پیش آتے تہے جیسے کہ بعض اون مین سے اب پیش آتے ہین اس شہر مین ڈچ لوگون کی
بہی کوٹہی تہی۔ یہ لوگ بانات و شیشہ کے برتن ولوہے کی چیزین بیچتے تہے اور نیل وغیرہ
اس ملک سے خرید کر بہیجا کرتے تہے لکہنؤ مین بہی اوسوقت مین فرنگی محل بنا ہوا تہا اور وہان پر
ڈچ لوگ کپڑا خریدتے تہے اور مصالحہ بہیجتے تہے۔

روضۂ تاج گنج۔ آگرہ مین شاہجہان نے وہ عمارت بنائی کہ جسکی وجہ سے اوس کا نام ہمیشہ
روشن رہیگا۔ ہر ملک کے لوگ جو تاج کو دیکہنے آتے ہین اوسکی تعریف مین قاصر رہتے ہین۔

فرگسن صاحب اپنی تواریخ تعمیرات ہندوستان مین تحریر فرماتے ہین کہ تاج مین ایسی ایسی خوبصورت چیزین بنائی گئی ہین اور ایک کو دوسری کے ساتھ ایسی نسبت ہے کہ دنیا مین کوئی عمارت اوس کے مقابل نہین ہوسکتی ہے اور کیسے سے کیسا ہی لاپرواہ آدمی ہو اُسکے دل پر بھی ضرور اس خوبصورتی کا اثر ہوگا۔ بعض انگریز کہتے ہین کہ تاج مین سنگ مرمر کے ذریعہ سے خواب کی کیفیت کو اصلی کر دکھایا ہے۔ ہنٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس عمارت کو دیوؤن نے بنایا اور جوہریون نے مرصع کیا۔ یہ عمارت سنہ ۱۶۴۸ء مین پوری ہوئی مگر انگریز کہتے ہین کہ اوس کا نقشہ ایک فرانسیسی مصور نے جس کا نام اوسٹن ڈی بورڈو تھا تیار کیا فارسی مین اوسکو اوستاد عیسیٰ نادر العصر کہا گیا ہے اسکی تعمیر بائیس برس تک جاری رہی اور بیس ہزار آدمی لگے رہے اور کل عمارت کا خرچ تین کروڑ سترہ لاکھ اٹھتالیس ہزار چھبیس روپیہ ہوا مگر ڈھائی سو برس کے بعد بھی اوسکی حالت وہی ہے کہ جو روز تعمیر پر تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہان کے معمار اوس زمانہ مین کس لیاقت کے آدمی ہوتے تھے اسطرح پر اگر آگرہ کے قلعہ کی عمارتون کو دیکھا جاوے تو یہ معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کی انجینیری کے مقابلہ مین اُس وقت کی معماری کیا تھی اگر موتی مسجد کو جو شاہجہان نے سنہ ۱۶۵۴ء مین بنائی دیکھو گے تو یہ معلوم ہوگا کہ صفائی و سادگی مین یہان کی عمارتین دنیا کی کسی عمارت سے کم نہین ہین اگر اعتماد الدولہ کی طرف خیال کروگے تو ضرور یہ معلوم ہوگا کہ ملک مین کتنی دولت ہوگی کہ جب بادشاہون کے وزیر بھی اتنی بیش قیمت عمارتین بناتے تھے۔

غرضکہ شاہجہان کے وقت مین ملک نہایت آباد و رونق پر تھا اور برنیر صاحب کا یہ کہنا کہ میری آنکھین اس خوبصورت ملک کو دیکھکر سیر نہین ہوتین درست ہے۔

گوشائین تلسی داس۔ شاہجہان کے وقت مین گوشائین تلسی داس شمالی ہندوستان مین

اور بابا تو کارام دکھن مین ہوئے گوشائین تلسی داس سمت ۱۵۸۹ مین پیدا ہوئے اور سمت ۱۶۸۱
تک رہے اور جو کام کہ اونہون نے عوام کو اصلی ہندو مذہب مین تعلیم دینے کا کیا وہ ہمیشہ
اس ملک کے لئے یادگار رہیگا اون کی رامائن و بنئے پترکا و دوہاولی و ست سئی وغیرہ
ہزارون عورتون مردون غریبون امیرون بڑون چھوٹون مین وید سے بھی زیادہ مانی جاتی
ہین۔ ادہر پنجاب سے لیکر بھاگلپور تک ادہر ہمالیہ سے نربدا تک اونکی سچی بھگتی کا اثر
برابر قایم ہے۔ وہ کہتے ہین کہ مین یقیناً کہتا ہون اور کوئی جھوٹ یا فضول بات نہین کہتا
کہ جو شخص سری رام چندرجی کا بھجن کرتے ہین وہ اس دنیا سے کہ جس سے چھوٹنا مشکل ہے
جلد سنجات پاوین گے۔ پانی سے گھی یا بالو سے تیل نکل آوے مگر پرمیشور کی بھکتی کے بغیر
انسان کی موکش نہین ہوسکتی۔ ہزارون آدمیون کی زندگی اونکے نیک کلام کی وجہ سے
سدھر گئی اور جیسے کہ سری کرشن کی عوام مین پوجا کا رواج دینے کے باعث سورداس جی ہوئے
ویسے ہی رام چندرجی کے لئے تلسی داس جی ہوئے۔

زبان اردو کی پیدایش اور اوس کی حالت۔

شاہجہان کے عہد مین کہ جب شہر دہلی بسایا گیا تو ہندو مسلمانون کے
ملنے سے ایک نئی زبان پیدا ہوگئی جسکا نام اردو ہے لفظ اردو
سے مراد لشکر ہے اور یہ لفظ ترکی زبان کا ہے شاہجہان کے وقت مین اردوئے معلی یعنی لشکر
اعظم دہلی کا نام ہوا اور اوس سے جو زبان کہ وہان بولی جاتی تھی وہ بھی اردو کے نام سے
مشہور ہوئی اسمین سنسکرت اور پراکرت الفاظ فارسی عربی و ترکی الفاظ کے ساتھ برابر شامل
ہین اور یہ ہی تمام ہندوستان مین کم و بیش رائج ہے مگر اس زبان کی ترقی جیسی ہونی
چاہیے نہین ہوئی۔ پہلے اس مین عربی و فارسی کے الفاظ استعمال کرنے کا زیادہ رواج تھا۔
اب سادگی آتی جاتی ہے بہت سے شاعرون نے کہ جنکے کلام اب تک مشہور ہین اس زبان

مین لکھا مگر اون کی تصنیفات زمانہ حال کے خیالات کے مطابق نہین ہے۔ اُردو شاعری مین ایک بڑا نقص یہ ہے کہ وہ خیالی باتون پر بمقابلہ مفید یا کارآمد باتون کے زیادہ متوجہ ہین علم ادب یا تاریخ یا فلاسفی یا سائینس کی کتابین سوای اُن کے کہ جو انگریزیدانون یا انگریزی خیالات کے لوگون نے لکھین اس زبان مین بہت کم ہین اور جیسی ترقی کہ بنگالی و مرہٹی و گجراتی وغیرہ زبانون کی ہوئی اوسکا عشر عشیر بہی اس زبان مین نہین ہوئی۔ سودا۔ آتش۔ ناسخ۔ ذوق۔ غالب۔ ظفر۔ وغیرہ کے کلام کیسے ہی فصیح ہون مگر وہ زبان کے علم ادب کی کسی اعلی حالت کو نہین دکھلاتے نہ کوئی شخص اون کو پڑھکر اپنے خیالات مین ترقی پاسکتا ہے۔ فی زمانہ اس زبان مین ناول کہ جو بیشتر انگریزی سے ترجمہ کیئے جاتے ہین بہت چل گئے ہین مگر بہت مفید اور کارآمد کتابون کی بہت ہی کمی ہے اور یہ کمی جب تک رفع نہین ہوگی کہ جب تک انگریزیدان اوسکی طرف ویسی ہی توجہ نہ کرینگے۔ عام شکایت یہ ہے کہ آجکل کے انگریزیدان انگریزی کو بمقابلہ اپنی دیسی زبانون کے زیادہ آسانی و فصاحت سے لکھہ پڑہ سکتے ہین اور روزمرہ کی گفتگو مین بلاضرورت بہی انگریزی کے الفاظ استعمال کرکے اپنی زبان کو بگاڑتے ہین جبتک یہ شکایت رفع نہین ہوگی زبان کی ترقی نہین ہوسکتی۔

اورنگ زیب شاہجہان کے بعد اُسکے بیٹے اورنگ زیب نے ۴۹ برس یعنی ۱۶۵۹ء سے ۱۷۰۷ء تک بادشاہت کی اسکے عہد حکومت مین سلطنت مغلیہ کے عروج کی اخیر حد ہوکر زوال شروع ہوگیا وجہہ یہ تہی کہ وہ مثل اکبر و جہانگیر و شاہجہان کے اپنی ہندو رعایا و ہندو راجاؤن کی دلجوئی کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوا اور اپنی متعصب مزاجی سے اونکو اپنے سے علیحدہ کردیا۔ ۱۶۵۷ء مین جب شاہجہان بیمار ہوا تو اوسکے چارون لڑکے تخت لینے کے لئے آمادہ ہوئے مگر اورنگ زیب ہی اپنے سب بہائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا۔

جس وقت شاہجہان بیمار ہوا انتظام سلطنت داراشکوہ کے ہاتھ مین تہا اوس نے بادشاہ کی بیماری کی خبر پھیلنے نہ دی مگر روشن آرا بیگم نے کہ جو اورنگ زیب سے ملی ہوئی تہی اوسکو یہ خبر پہونچا دی اور پھر وہ عام ہو گئی۔ چونکہ بادشاہ کئی روز تک جھروکہ مین نہین گئے لوگون نے مشہور کر دیا کہ وہ مر گئے۔ داراشکوہ۔ شاہ شجاع۔ مراد بخش نے تخت کے لئے لڑائی شروع کر دی اور ہر ایک اپنے اپنے کو بادشاہ کہنے لگا اورنگ زیب ہی صرف خاموش رہا اور ہر طرف نگاہ رکھی وہ یہ جانتا تہا کہ دارا کی تعجیل اور شجاع اور مراد بخش کی سستی سے کچھ نہو سکیگا اور اوسکی ہی فتح ہوگی۔ دارا وغیرہ نے تو تخت کے لئے علانیہ کوشش کی مگر اورنگ زیب نے خفیہ اور پیچیدہ طور پر سعی کی اوسکو دہوکا اور حکمت عملی سے مطلب پورا کرنا خوب آتا تہا۔ دارا نے شجاع اور مراد کو آسانی سے فتح کر لیا مگر اورنگ زیب کے فتح کرنیکے لئے آگرہ سے بہت بڑی فوج لیکر فیروزآباد گیا وہان پر بڑے زور شور سے لڑائی ہوئی اور اورنگ زیب بہت ہی استقلال سے لڑا جس وقت فوج بہاگنے لگی تو ہاتھی کے پیر بند ہوا دئے تاکہ وہ پیچھے نہ ہٹے۔ اس سے اوسکے لوگون کی ہمت بندھ گئی اور بجائے شکست کے فتح ہوئی پھر دارا بہاگ گیا اور اورنگ زیب نے آگرہ پہونچکر شاہجہان کو قید کر لیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے صرف دارا کو دبانے کے لئے ایسا کیا ہے مگر غرض یہ تہی کہ رعایا اس کے قابو مین ہو جاوے اور اورنگ زیب نے شاہجہان کے ساتھ بہت ہی اچھا برتاؤ کیا اور اوسکی آسایش کی سب چیزین مہیا کر دین شاہجہان کو قید کر کے اوس نے مراد بخش کو کہ جسکو اب تک وہ بادشاہ کہتا تہا قید کر لیا اور ۱۶۵۸ء مین خود تخت پر بیٹھ گیا اسکے بعد اوس نے دارا کا تعقب کیا اور کئی شکستون کے بعد دارا کے نمکحرام ہمراہیون نے اوسکو اورنگ زیب کے حوالہ کر دیا اور اورنگ زیب نے اوسکو کافر کہکر مروا ڈالا اور اوسکا سر شاہجہان کے پاس بہیجا۔

اورنگ زیب کا انتظام سلطنت۔

اورنگ زیب نے شروع مین تو اکبر کے بڑے مسئلہ عدم مداخلت کو مدنظر رکھا مگر رفتہ رفتہ اپنا بندوبست پورا کر کے ہندوؤن کو ہر طرح سے دبانا شروع کیا جزیہ جو کہ اکبر نے معاف کر دیا تھا پھر جاری کیا مگر اوسی کے ساتھہ اسّی کے قریب چھوٹے چھوٹے محصول معاف کر دئے۔ فوجی انتظام اس طرح پر تھا کہ منصب دار پانچسو سے لیکر دوازدہ ہزاری تک کے اور خاص خاص لوگ پانزدہ ہزاری تک ہوتے تھے مگر یہ لوگ تعداد معینہ کے گھوڑے نہین رکھتے تھے۔ ان منصب دارون کو تنخواہ نقد یا زمین دیجاتی تھی۔ بادشاہ کی فوج زیادہ تر انہین منصب دارون اور کچھہ راجاؤن کی دی ہوئی تھی راجاؤن کو بھی تنخواہین ملتی تھین ہزاری کے منصب کے نیچے کے بیشمار لوگ تھے ان مین سے قریب دو تین سو کے دارالخلافت مین ہمیشہ موجود رہتے تھے ہر ایک سوار کے پاس دو گھوڑے کم از کم ہوتے تھے کیونکہ ایک گھوڑے کا سوار ایک ٹانگ کا آدمی خیال کیا جاتا تھا۔ ہر سوار کو پچیس روپیہ ماہوار ملتا تھا کچھہ روزینہ دار بھی ہوتے تھے جنکو روزینہ تنخواہ ملتی تھی امرا اور چھوٹے منصب دارون کی جائدادین اونکے مرنے کے بعد ضبط ہوجاتی تھین چاہے وارث ہو یا نہو اسی خیال سے اکثر ہوشیار لوگ اپنی دولت چھپا کر یا زمین مین دفن کر کے رکھتے تھے تاکہ اگر اون کے ورثا کو سرکار سے کچھہ نہ ملے تو بھوکے نہ مرین۔ پیادے دو لاکھہ پندرہ ہزار تھے اس کے علاوہ ہر مہم پر بہت سے خدمتگار اور کاریگر اور سپاہیون کے بی بی بچّے تک جاتے تھے اس سے لشکر دو تین لاکھہ آدمیون کا ہوجاتا تھا اور فضول خرچ اور تکلیف کا باعث ہوتا تھا کچھہ توپین بھی لشکر مین رہتی تھین کچھہ شتربان بھی ہوتے تھے مگر تلوار اور تیر زیادہ کام مین آتے تھے۔

انتظام ملکی بھی قریب قریب اسی اصول پر مبنی تھا منصب دارون کی طرح جاگیردار ہوتے تھے۔

صوبہ دار اکثر منصب داروں میں سے مقرر کئے جاتے تھے اور اون کو بجائے نقد روپیہ کے زمین ملتی تھی یہ لوگ بادشاہ کے اسوجہ سے زیادہ تابع رہتے تھے کہ عہدہ جاگیرداری اور منصب داری اوسکے اختیار میں تھا۔ یہ لوگ پانچواں حصہ اپنی آمدنی کا مالگذاری میں دیتے تھے مگر منصب دار اپنے علاقہ میں بیشتر خودمختار ہوتے تھے اور حتی الامکان رعایا کو لوٹتے تھے چونکہ جاگیردار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے تھے تاکہ وہ ایک جگہہ پر رہنے سے قابو یافتہ نہ ہوجاویں اس لئیے بیچارے کسانوں اور تجاروں کی بڑی مصیبت تھی صوبہ کے حاکم جوچاہے سو کرتے تھے اور بادشاہ کو اوسکی خبر تک نہ ہوتی تھی اگر ہوجاتی تھی تو سزا بھی خوب ملتی تھی اورنگ زیب کی طرف سے مخبر اور افسر نگران مقرر تھے اور یہ اوس کو تمام خبریں پہونچایا کرتے تھے مگر صوبہ دار ان کو اکثر رشوت دیکر جوچاہے جو لکھوا دیتے تھے آگرہ دہلی اور اور بڑے شہروں کے قرب وجوار میں تو یہ ناممکن تھا اور وہاں پر بادشاہ پورے طور پر انصاف کرسکتا تھا مگر دور و دراز کے صوبوں میں خرابی کو کوئی روکنے والا نہیں تھا اس طریقہ انتظام کا جو اثر رعایا پر ہوا اوسکی نسبت برنیر صاحب ہے کہ جنہوں نے بچشم دید لکھا ہے اور کوئی مستند شاہد نہیں ہوسکتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے ظلم سے زیادہ اور کوئی چیز خیال میں نہیں آسکتی یہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جسکے روبرو مظلوم کاشتکار یا کاریگر یا پیشہ ور اپنی فریاد کرسکے کوئی بڑا امیر یا حاکم عدالت یا کوئی جماعت ایسی نہیں ہے کہ جو ان بیرحم ظالموں کے ظلم کو روکے۔ قاضیوں کو ان لوگوں کی دادرسی کرنے کا اختیار نہیں ہے اس ظلم ہی کیوجہ سے ہر قسم کی تجارت بند ہوگئی اور ہر شخص کے طریقہ برتاؤ پر برا اثر ہوا ہے کوئی شخص تجارت کرنے کی ہمت نہیں کرتا اگر کہیں دولت پیدا بھی کیجاوے تو بجائے اسکے کہ کمانے والا اپنی آسایش اور آرام کا سامان بہم پہونچاوے وہ یہی کوشش

کرتا ہے کہ مین اپنے کھانے پہننے سے غریب ہی نظر آؤن۔ اسی وجہ سے لوگ بہت سا سونا چاندی خرید کر زمین مین دفن کرتے ہین بادشاہ کو اگر وہ چاہے تو بھی اپنے ماتحت حاکمون کے ظلم کے روکنے کا کوئی ذریعہ نہین ہے۔ اِن لوگون کا ظلم اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس سے کاشتکار اور کاریگر کو روزمرّہ کی ضروریات کا بھی سامان بہم نہین پہونچتا اور وہ بیچارے بھوکون کے مارے تکلیف سے مرجاتے ہین۔ اِس ظلم کی وجہ سے اِن لوگون کے اولاد پیدا نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بچپن مین ہی مرجاتی ہے اسی ظلم کی وجہ سے کاشتکار اپنی جھونپڑی کو چھوڑ کر دوسری جگہہ اس امید سے بھاگ کر چلا جاتا ہے کہ وہان پر اُس پر کم ظلم ہوگا یا فوج مین داخل ہوجاتا ہے کہ جس سے وہ ظلم سے بچے زمین کی سوای جبر کے اور طرح پر کاشت نہین ہوتی کوئی شخص خندقون یا نہرون کی مرمت کرنے پر راضی نہین ہوتا کل ملک مین کاشت بہت خراب ہوتی ہے اور بہت سا حصہ بوجہہ نہونے آبپاشی کے بلا کاشت پڑا رہتا ہے مکانات بھی ویران پڑے ہین کوئی شخص نہ نیا مکان بنانا چاہتا ہی نہ پُورانے مکان کی مرمت کراتا ہے کاشتکار کو تو یہ خیال ہوتا ہے کہ مین ایک ظالم کے لئے جو کل ہی آکر مجھے لوٹ کر تباہ کر دیگا کیون محنت کرون اور استمرارداروں اور گورنرون اور ٹھیکہ دارون کا یہ خیال ہے کہ ہمکو زمین کی بربادی کی کیا فکر ہے ہم کیون اپنا وقت و روپیہ خراب کرکے اوسکو درست کرادین کیونکہ ہم سے بھی ایک لمحہ مین زمین چھین جاسکتی ہے اور ہماری محنت سے نہ ہمکو فائدہ ہوگا نہ ہماری اولاد کو پس خواہ کاشتکار بھوکا مرے یا بھاگ جاوے ہمکو تو زمین سے جو کچھ مل سکے لینا ہی چاہئے اور جب ہم اوسکو چھوڑ کر جائین تو بیابان ہی چھوڑین یہ ہی حال کاریگرون کا بھی ہے کوئی کاریگر اپنے کام مین دل نہین لگاتا کیونکہ اوسکو یہ معلوم ہے کہ وہ اپنی محنت کی کمائی سے کوئی زمین یا جائداد پیدا نہین کرسکتا بلکہ اوسکی یہی کوشش رہتی

ہے کہ جہان تک ہو سکے غریب ہی نظر آوُن کوڑے کے زور سے ہی وہ کام کرتا ہے اگر موٹا کہانا موٹا پہنتا ملجا دے تو اوسکو غنیمت جانتا ہے اگر وہ روپیہ پیدا کرتا ہے تو اُس کے پاس نہین رہتا بلکہ کسی ساہوکار کے پاس چلا جاتا ہے اور ساہوکار کو بہی یہ خوف برابر بنا رہتا ہے کہ مین بہی نہ لٹ جاؤن۔ پس اس ملک مین اگر جہالت نہ ہو تو کیا ہو نہ یہان پر کوئی بڑے مدرسے ہین نہ کالج ہین نہ ایسے لوگ ہین جو کالج یا مدرسہ بناوین نہ لوگون کے پاس ایسی جائدادین ہین کہ جو اِس کام کے لئے کافی ہون اگر کسی کے پاس روپیہ ہو بہی تو وہ اِس خوف سے کہ لُٹ نہ جاوے کوئی ایسا کام کرنا نہین چاہتا۔ برخلاف اسکے اگر کوئی ایسا مدرسہ بنے بہی تو طالب علمون کو اوس مین تعلیم کے لئے آنے کی رغبت نہین ہوتی کیونکہ اُن کے لئے کوئی ایسا عہدہ یا منصب نہین معلوم ہوتا کہ جس مین وہ اپنی لیاقت کو دکہلا سکین ایسے ملک مین کوئی ترقی نہین ہو سکتی کوئی شخص نظر نہین آتا کہ جو یورپ کے لوگون کی سی محنت سے روپیہ پیدا کرے یہان ہر شخص کو خواہ کیسا ہی بڑا ہو یہ ہی فکر رہتی ہے کہ میری دولت دوسرون پر ظاہر نہ ہو اگر کسی سوداگر کے پاس فوج بہی ہوتی ہے اور وہ سوداگری کرنے کی ہمت بہی کرتا ہے تو اوسکو بہی یہ ہی خوف رہتا ہے کہ جس شخص کی فوج اوسکی حفاظت کرتی ہے شاید وہ ہی اوسکو نہ لوٹ لے۔ بادشاہ کے یہان شہزادے یا امیرزادے یا رئیس زادے یا سوداگرون اور کارخانہ والون کے لڑکے جو تعلیم یافتہ ہون جنکو ادب آداب کا پورا سلیقہ ہو جو بادشاہ کے ساتھ محبت رکہین اور جو اپنے خاندان کی آبرو کو بہادری کے ساتھ قایم رکہنے کو مستعد ہون اور جنکو کارنمایان دکہلا کر ترقی کی امید ہو نہین ہین بلکہ جاہل و ظالم و غلام و خوشامدی کہ جو نہایت نیچے درجہ سے اوس کے پاس پہونچگئے ہین جنہین نمک حلالی اور حب الوطنی کا نام و نشان بہی نہین ہے جو اپنے غرور کے مارے مرے جاتے ہین اور جنہین ہمت و نیک

و بد کی تمیز نہین ہے بہرے ہوئے ہین - تمام ملک اس وجہ سے تباہ ہے کہ ایک بڑے
دربار کی شان وشوکت اور ایک بڑی فوج کا کہ جو ملک کو زیر متابعت رکھے خرچ چلے -
یہان کے لوگون کی مصیبتین خیال مین بھی نہین آسکتین کوڑہ وچابک کے زور سے ہی وہ
محنت کرنے پر مجبور رہتے ہین اور جب وہ کوڑے کو بھی برداشت نہین کرسکتے تو اون کے
باغی ہوکر فرار ہونے سے روکنے کیلئے جنگی فوج موجود ہے -
عمدہ قانون کی یہان پر کمی نہین ہے مگر عمدہ قانون جب تک کہ اوس پر عملدرآمد نہ ہو محض
بیسود ہے وہ ہی بادشاہ اور وزیر جو رعایا کی دادرسی کرسکتے ہین ظالم حاکمون کو مقرر کرتے
ہین اور اگر مستغیث کی دادرسی ممکن بھی ہو تو وہ اپنا گھر دکام چھوڑکر ڈیڑہ سو کوس دارالخلافت
ریاست مین کس طرح پر آسکتا ہے اگر راستے کے چورون اور رہزنون سے بچکر وہ دارالخلافت
تک پہونچ بھی جاوے تو اوسکا صحیح صحیح حال بادشاہ تک پہونچنا ناممکن ہے کیونکہ وہان پر ظالم
حاکم کے دوست ہر وقت لگے رہتے ہین پس ہر صوبہ کا حاکم وہان کا خود مختار بادشاہ ہے -
حاکم صوبہ کو اختیار ہے کہ جیسے چاہے ویسے کرے اگر یہ کہا جائے کہ یہان پر قانون اور قانون
پیشہ لوگ کم ہین اور فارسی کا یہ مسئلہ کہ ناحق کوتاہ بہتر از حق دراز - تو اسکا جواب یہ ہے کہ
گو جائداد مین تمام رعایا کے حق ملکیت کو یک قلم بند کردینے سے مقدمات مین کمی ہوگی اور
قانون پیشہ لوگ اور حکام عدالت کی ضرورت نہین رہیگی مگر یہ علاج بجای بیماری کے دفع
کرنے کے اوسکو اور بڑہا دیگا بجای ایسے حکام کے کہ جنکی ایمانداری پر بادشاہ کو اعتبار ہو ہر شخص
حاکم کی مرضی کے تابع ہوگا اور جو خرابی کہ اوس سے برپا ہوگی اوس کا کچھہ اندازہ نہین ہوسکتا
غریبون کا کہ جنکو رشوت دینے کی طاقت نہین انصاف ہوجاتا ہی لیکن عام طور پر جہان روپیہ خرچ
ہوسکتا ہے وہان انصاف نہین ہے غرضکہ یہان پر اسوجہ سے کہ سرکار ہی تمام زمین کی

مالک سے ہر قسم کا ظلم و غلامی و وحشیانہ برتاؤ و افلاس و ناانصافی موجود ہی زمین بجای کاشت کئے جانے کے جنگل ہے۔ برنیر صاحب کا سفرنامہ (صفحات ۲۰۱ لغایتہ ۲۳۸) وجہ اس خرابی کی اورنگ زیب کا اپنے ماتحت سرداروں و رعایا کی دلجوئی نہ کرنا تھی۔

اکبر اور اوسکے جانشینوں کی خوش انتظامی اور نیک برتاؤ کی بدولت بہت سے ہندو راجہ مغلوں کے بڑے پاسدار ہو گئے تھے اورنگ زیب کے وقت مین ہندوؤن کے ساتھہ مخالفت ہونے سے سلطنت کو زوال پہونچا۔ ادہر راجپوت ادہر پٹھان ادہر فارس کے لوگ اور اودہر دکن کے مختلف فریق اورنگ زیب کے سامنے موجود تھے اور ان سب سے اپنے تئین محفوظ رکھنے کے لئے بادشاہ کو ایسی فوج کہ جو شخص اوسی کے اوپر منحصر ہو رکھنی لازمی تھی اور جو خرابیان کہ جنگی گورنمنٹ سے ہوتی ہین وہ برپا ہوئین اگر ہندوؤن کو ظلم برداشت کرنے کی عادت نہوتی تو بادشاہت جلد ختم ہو جاتی لیکن اون کو بھی صبر نہو سکا او ملک مین چارونطرف فساد پھیلنے لگا۔

۱۶۶۴ء مین جب بادشاہ نے کشمیر کا سفر کیا تو ملک مین ہر طرف امن و امان تھا اور جب وہ ۱۶۶۵ء مین واپس آیا تو اوس نے تمام ملک مین وہ ہی امن و امان پایا۔ سیواجی نے اوسکی اطاعت قبول کر لی تھی اور ۱۶۶۸ء مین جے سنگہ کہ جو ہمیشہ سے بادشاہ کا حامی اور مددگار تھا اور جسونت سنگہ کہ جو اوسکا دوسرا مشہور جنرل تھا مر گیا پس بادشاہ کو ہندوؤن کو زیر کرنے کے لئے اون تدبیرون کو کہ جنکو وہ ایک عرصہ سے سوچ رہا تھا عمل مین لانے کا موقع ملا۔ چنانچہ اپریل ۱۶۶۹ء مین اوسکو معلوم ہوا کہ بنارس اور اور دیگر ہندوؤن کے بڑے مقامات کے پنڈت اپنا علم نہ صرف اپنے ہی لوگون کو بلکہ مسلمانون کو بھی سکھلاتے ہین بادشاہ کو اسکی برداشت نہ ہو سکی اوس نے تمام صوبون کے حکام کے نام حکم جاری کیا کہ کافرونکے تمام

مدرسون اور مندرون کو خوب غارت کرو اور بت پرستی کی تعلیم اور اُسکا عملدرآمد قطعًا مسدود کردو۔ اِس حکم کی پوری تعمیل تو نہین ہوئی اور چند برہمنون کو دھکا کر اور چند بڑے مندرون کو غارت کرکے رہ گئے۔ مگر اِس طوفان مین بشونا تہہ کا مندر بنارس مین اور متھرا مین ایک بڑا مندر توڑکر مسجدین بنائی گئین اور مورتیان لا کر آگرہ مین مسجد کی سیڑہیون کے نیچے دفن کی گئین اسکے تین چار برس بعد چار پانچ ہزار ہندو جو میوات کے ست نامی کہلاتے تھے باغی ہوگئے بادشاہ کے ایک افسر نے اون مین سے ایک کو مارا تہا اِسی سے وہ سب لوگ مرنے کو تیار ہوگئے اور کبھی دفعہ غالب آکر آخیر کو مغلوب ہوئے اور مارے گئے۔ اورنگ زیب نے اپنی سلطنت کے گیارہوین سال مین حکم دیا کہ کوئی تاریخ بادشاہی دفتر مین جیسا کہ اکبر کے وقت سے چلا آیا تہا نہ لکھی جاوے چنانچہ جو کچھہ کسی کو ملا وہ یا تو خفیہ لکھتا تہا یا زبانی یاد رکھتا تہا سنہ ۱۶۷۵ع مین اوس نے ہندوؤن پر جزیہ لگایا اور اکبر کے اس مسئلہ کو کہ محصول لینے والے کی نگاہ مین سب رعایا برابر ہے کوئی پاک یا ناپاک نہین ہے رد کردیا۔ راجہ جسونت سنگہ والی جودہپور نے جو اس وقت سلطنت کے بڑے رکنون مین تہے بادشاہ کو اس کارروائی سے روکنا چاہا اور ایک خط کہ جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے لکھا مگر اورنگ زیب نے نہ سُنا اور محصول لگایا۔

مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ اس بندہ خیرخواہ کے استیصال کے لئے اتنی دولت خرچ ہوچکی ہے کہ خزانہ شاہی خالی ہوگیا ہے اوسکے معمور کرنیکے لئے جزیہ لینا قرار پایا ہے۔

حضور کے جداعلی محمد جلال الدین اکبر عرش آشیانی نے باون برس سلطنت عدالت اور شفقت کم ساتہہ کی جس سے رعیت نے آسایش اور آرام پایا اور وہ خوش و خرم رہی اوسنے عیسائی عبرانیون کا کہ داؤدی۔ محمدی۔ برہمن۔ لامذہب۔ دہریہ کو ایک ہی نگاہ سے دیکھا سب پر دیا ہوسکتا ہے وہان ... عاطفت فرمائی اس لطف و کرم کا معاوضہ یہ ملا کہ جگت گرو اسکا خطاب

وملقب ہوا - اِسی طرح نورالدین جہانگیر جنت مکان نے بائیس برس تک شہنشاہی کی اور رعیت
کو ظل عاطفت مین رکھا اور اپنے دوستون کی نیک خواہی اور خیر خواہی کیوجہ سے فتحمند رہا -
شاہجہان نے بھی اپنی ۳۲ برس کی فرمانروائی مین کچھہ پہلے بادشاہون سے نیک نامی کم
نہین حاصل کی رحمدلی اور نیکوکاری سے نیک نامی دوام پائی -
یہ حضور کے باپ دادا کے رفعت وکرم وعدالت کا حال تھا جب وہ اِن اصول عدالت و
بزرگی کے پیرو ہوئے تو جہان اونہون نے قدم رکھا وہان فتح وظفر ہمرکاب ہی - بہت سے
قلعے اور ملک اُن کے قبضہ اور تصرف مین آئے مگر حضور عالی کی مملکت مین سے بہت سا
ملک نکلگیا اور آیندہ اور نکلنے والا ہے سارے ملک مین تباہی اور غارت گری وقزاقی کا بازار
گرم ہے اور کوئی اوسکی روک ٹوک نہین - رعایا ویران اور برباد ہوگئی - سارا ملک بھوکا مرتا
ہے روز بروز دشواریان اور مشکلات جمع ہوتی جاتی ہین جب بادشاہ اور بادشاہزادون کے
گہرون مین افلاس آگیا ہو تو وہی برحال امیران - سپاہ واویلا مچا رہی ہے سوداگر شکایت
کر رہے ہین مسلمان ناراض بیٹھے ہین ہند و بینوا و بیدست وپا ہو رہے ہین بدنصیب خلقت
کو رات کو روٹی میسر نہین ہوتی دن کو وہ غصہ کہاتے ہین اور رنج کے مارے سر کو دیدے مارتے
ہین کس طرح اوس بادشاہ کا جاہ وحشم باقی رہ سکتا ہے جو ایسی رعایا سے جسکا افلاس حد غایت
کو پہونچگیا ہو سخت محصول وصول کرے - اِس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک یہہ شہرت
ہو رہی ہے کہ بادشاہ ہندوؤن سے جلکر برہمنون - سنارون - جوگیون - بیراگیون سنیاسیون
سے جزیہ لیگا - اپنے خاندان تیموریہ کے ننگ ونام وعزت واحتشام کا خیال کچھہ نہین کریگا
بیگناہ تارک الدنیا آدمیون پر زبردستی کریگا - اگر جناب عالی کو کتب الہامی پر ایمان واعتقاد
ہو تو آپ کو یہہ ہدایت ہو سکتی ہے کہ خدا رب العالمین ہے فقط رب المسلمین نہین ہے ہندو

مسلمان سب خدا کے نزدیک برابر ہین اوس نے اُن کے رنگ اپنے حکم سے مختلف بنائے
ہین وہ ہی سب کو پیدا کرتا ہے۔ مساجد مین اذان ہوتی ہے بتخانون مین گھنٹہ بجتا ہے مگر
دونون جگہہ ایک ہی خدا کی عبادت ہوتی ہے کسی غیر مذہب و رسم و رواج مین دست اندازی
کرنا اور اوسکو بیعزت کرنا خدا کو ناراض کرتا ہے اگر کسی تصویر کو بگاڑیئے تو مصور کے دل مین
کینہ خود بخود بے اختیار پیدا ہوتا ہے کسی شاعر نے سچ کہا ہے کہ قدرت کے مختلف کامون
کی عیب جوئی نہ کرو۔

القصہ جو ہندوؤن سے جزیہ مانگا جاتا ہے وہ عدالت کے برخلاف ہے اور حضور کی صلاح
دولت کے لئے مضر ہے۔ وہ ملک کو مفلس بنائے گا وہ ایک بدعت ہے اور ہندوستان
کے قوانین و آئین کے خلاف اگر حضور کو اپنی شریعت کی پابندی اس جزیہ لینے پر مجبور کرتی تھے
تو عدالت کا مقتضا یہ تہا کہ اول رام سنگہ سے جو سارے ہندوؤن کا منڈہ ہے جزیہ طلب
کرتے بعد اوسکے اس خیر خواہ سے مانگتے جسکا مقابلہ حضور آسانی سے کر سکتے ہین بہادر جوانمردون
کو چیونٹون اور مکھیون کا ستانا زیبا نہین۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ اراکین سلطنت نے غفلت
کی کہ حضور کو ثواب و بزرگی کے قواعد پر ہدایت نہین کی۔

بعض مسلمان مورخون کے نزدیک یہ خط اصلی نہین ہے یا اگر لکھا گیا تو اورنگ زیب کے پاس
نہین بہیجا گیا کیونکہ اسکا ذکر کسی مسلمانی تاریخ مین نہین ہے مگر کین صاحب اپنی کتاب زوال سلطنت مغلیہ
Fall of the Moghul Empire. مین اوس کا لکھا جانا
صحیح قرار دیتے ہین۔ جسونت سنگہ جودہپور کا راجہ تہا۔ وہ بڑا اصاف گو آدمی تہا اور سچ کہنے
مین کبھی دریغ نہین کرتا تہا اوسکی لیاقت معمولی نہین تہی اور وہ بادشاہ کے بڑے وزیرون مین
شمار کیا جاتا تہا اورنگ زیب اوس سے ڈرتا تہا گجرات۔ دکہن۔ مالوہ۔ اجمیر۔

کابل مین اوس نے اپنی لیاقت کو برا بر ظاہر کیا تہا پس ایسے خط کا لکہنا اوس سے ناممکن نہین ہے جزیہ اس طرح پر لگایا گیا کہ برہمنون پر ایک مہر اور غریبون پر ساڑہے تین روپیہ اور سوداگرون پر ساڑہے تیرہ روپیہ لگائے۔ لوگون نے بہت واویلا مچائی اور محل اور قلعہ کے گرد جمع ہوکر اورنگ زیب کو گالیان دین اور جب وہ مسجد مین نماز پڑہنے کو گیا تو ہزارون آدمیون نے اوسکی سواری کو گہیر کر بہت غل مچایا اور دنگہ وفساد برپا کیا مگر بادشاہ کے ہاتہیون نے سیکڑون کو کچل ڈالا۔ تاہم رعایا کی مخالفت کم نہ ہوئی اسی عرصہ مین جسونت سنگہ بہی مرگیا اور اورنگ زیب نے جو برتاؤ اوسکے لڑکون کے ساتہہ کیا اوس سے راجپوتون مین شعلہ مخالفت اور بہی بہڑک گیا اوس نے جسونت سنگہ کے دونون لڑکون کو دہلی مین لاکر مسلمان کرلیا راجپوتون کو اسکی برداشت نہ ہوئی اور جب اونکو یہ خبر ہوئی کہ بادشاہ نے ہر شخص پر جو شرع محمدی کو قبول نہ کرے جزیہ لگایا تو ان کے غصہ کی کوئی حد نہ رہی چنانچہ اونہون نے اس محصول کو قبول نہ کیا اور دونون راجکنوارون کو بادشاہ کے چنگل سے چہوڑانے کی کوشش کی بادشاہ کو یہ خبر نہین تہی کہ میری اس کارروائی کا کیا نتیجہ ہوگا چنانچہ جب وہ راجپوتانہ مین گیا تو اوس نے اودیپور اور جودہپور کی ریاستون کو اپنے مخالف پایا اس لڑائی مین بادشاہ نے اپنی حکمت عملی سے فتح پائی مگر شعلہ مخالفت کا نہ دبا راجپوتون کے دلون مین جو زخم کہ ان کے مذہب اور ان کے سردارون کی ہتک سے ہوا تہا نہین بہرا اور وہ لوگ جو شروع سلطنت مین پایہ تخت تہے اب ایسے علیحدہ ہوگئے کہ پہر اونکا ملنا ناممکن ہوگیا۔

اورنگ زیب کا آخر وقت اور سلطنت مغلیہ کے زوال کا شروع۔

اورنگ زیب کی تمام زندگی باوجود اسقدر جاہ وحشمت کے بڑی بے آرامی سے گذری اور باوجود اسقدر لیاقت اور محنت کے وہ سلطنت کے زوال کو نہین روک سکا اوس نے گولکنڈہ اور بیجاپور کو فتح کرکے یہ سمجہا کہ

میں دکھن کا مالک ہوگیا لیکن مرہٹے برابر سر اوٹھاتے اور بادشاہ کی فوج کو برابر تنگ کرتے
رہے اورنگ زیب نے اونکو دبانے کی بڑی کوشش کی لیکن ادہر تو اوسکے سپاہیوں اور
افسروں میں آرام طلبی پھیل گئی تھی ادہر مرہٹوں کو سختی برداشت کرنے کی عادت تھی۔ پھر
دونوں کا مقابلہ کیسے ہوسکتا تھا مغل تو زرہ بکتروں کے نیچے گدگدے کپڑے پہنتے تھے
اون کے گھوڑوں کے زین اور ساز مخمل کے ہوتے تھے اور وہ اتنا زیور پہنکر لڑائی میں جاتے
تھے کہ گویا کسی سواری کے جلوس میں جاتے ہیں معمولی سپاہی بھی اگر اونکے خیموں میں دہلی اور
آگرہ کی سی آسایش نہیں ہوتی تھی تو بہت گھبراتے تھے لشکر میں اسقدر ہجوم ہوتا تھا کہ ڈھائی
سو بازار لگتے تھے ہر امیر کا ایک بازار ہوتا تھا اور لشکر بیس میل میں پڑتا تھا اور جہاں کہیں
جاتا تھا وہ ملک تباہ ہوجاتا تھا برخلاف اسکے مرہٹے باجرہ کی روٹی اور ایک پیاز کی گٹھی
پر گذارا کرکے لڑتے تھے اور جب ایک قلعہ سے نکال دئے جاتے تھے تو دوسرے کو جا گھیرتے
تھے اور کبھی مغلوں کی فوج پر گرتے تھے کبھی اونکی رسد روک لیتے تھے اور کبھی اونکا راستہ
بند کردیتے تھے اس سے مغلوں کا نقصان زیادہ ہوا اور فتح کم ہوئی اور تمام فوج نہایت
پریشان ہوگئی اور مرہٹوں کے نام سے ڈرنے لگی۔ بادشاہ نے بہت صبر اور بہادری کے
ساتھ تمام تکلیفوں کو برداشت کیا اور خطرہ کی جگہہ میں جانے سے مطلق نہ گھبرایا جیسی محنت
پہلے کرتا تھا ویسی ہی برابر جاری رکھی لیکن اوسکی بے اعتباری کی وجہہ سے سلطنت میں چاروں
طرف بدانتظامی تھی اور ادہر شمال میں ادہر راجپوتانہ میں فساد برپا ہوگیا آگرہ کے قریب جاٹوں
اور ملتان میں سکھوں نے سر اوٹھایا دکھن پھر علیحدہ ہوگیا مغلوں کی فوج کمزور ہوگئی خزانہ خالی
ہوگیا لوگ تنخواہ کے لئے واویلا مچانے لگے اور مرہٹوں کو ایسی جرأت ہوئی کہ وہ لشکر میں
آکر لوٹ مار کرنے لگے اور بادشاہ کو کھلی کھلی سنانے لگے کوئی شخص لشکر کے باہر بغیر ہمراہیوں

کے نہین جاتا تہا اور بادشاہ مجبور ہوکر اپنا بقیہ لشکر لیکر مرہٹون سے بہاگ کر احمد نگر مین داخل ہوا یہان پر گو اوسکو یہ معلوم ہوگیا کہ میرا اخیر وقت آگیا مگر پہر بہی اوسکو کسی پر اعتبار نہین تہا اور ہر وقت یہی خوف غالب تہا کہ مبادا میرے بیٹے میرے ساتہہ ایسا نہ کرین کہ جیسا مین نے اپنے باپ کے ساتہہ کیا تہا۔ جو خط کہ اوس نے اپنے ایک بیٹے کو لکہا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنی کارروائی سے کتنا پشیمان تہا۔ وہ لکہتا ہے۔

خط۔ تم خوش رہو اور تمہارے متعلقین خوش رہین۔ میری ضعیفی آئی اور کمزوری کی زیادتی ہے اعضاء کی قوت جاتی رہی اپنا ہوکر آیا پرایا ہوکر چلا۔ مجہکو اپنی خبر نہین کہ مین کون ہون اور کس کام کا ہون جو دم بلا ریاضت گیا اوس کا افسوس رہا مالگذاری و رعیت کی پرورش مجہسے نہ ہوسکی پیاری عمر مفت گئی خدا میرے گہر مین موجود ہے مگر اوسکی روشنی مین نے اپنی اندہی آنکہون سے نہ دیکہی زندگی کا قیام نہین اور جو دم گیا اوسکا کوئی نشان باقی نہ رہا آیندہ کی امید بہی جاتی رہی اور حرارت بہی نہ رہی گوشت اور کہال علیحدہ ہوگئے فوج بے سروسامان ہے اور مثل میرے بیقرار اور پریشان ہے مین خدا سے غافل ہوکر بیقراری کی حالت مین ہون مین نے یہ نہین جانا کہ صاحب نعمت یعنی خدا میرے پاس ہے اور مین اپنے ساتہہ کچہہ نہین لایا اور بہل گنا ہون کا اپنے ساتہہ لیچلا مجہکو نہین معلوم کہ کس عذاب مین گرفتار ہونگا مراسر خدا کی رحمت اور مہربانی کی مجہکو امید قوی ہے لیکن اپنے اعمال و افعال کے خیال سے مجہکو فکر ہے لیکن جب مین ہی نہ رہا تو دوسرے کا کہان خیال۔ جو کچہہ ہو سو ہو ہم نے ناؤ پانی مین ڈالدی ہے۔

چوتہی مارچ ۱۷۰۷ء کو اورنگ زیب پچاس برس حکومت کرکے دنیا سے رخصت ہوا اور اپنی کارروائی کا اثر سلطنت مغلیہ پر ایسا چہوڑا کہ جس سے پہر وہ نہ جیتی۔ ہر کام جو

itsurdu.blogspot.com

اوس نے کیا وہ آخر کو بے سود ہی ہوا۔ ہر مہم جو اوس نے اختیار کی وہ ناکامیاب ہوئی
یہ ایک مسلمان مورخ کا قول ہے کہ جو اوسکی ریاضت اور انصاف و جوانمردی و صبر و خوش
تمیزی کا بڑا مداح ہے وجہ یہ تھی کہ اورنگ زیب نے تمام دنیا کو اپنے خلاف کر لیا تھا اور
اوسکی تمام نفس کشی یا محنت یا منصف مزاجی اس وجہ سے کہ وہ دوسرون کی راے کی
مطلق پروا نہین کرتا تھا محض بیکار تھی۔

بعض مسلمان مورخ اوسکو خدا پرست اور ولی اللہ کہتے ہین اونکا قول ہے کہ وہ اپنے افعال
پر بھروسہ نہین رکھتا تھا بلکہ خدا کے لطف و کرم پر لیکن اوسکا برتاؤ غیر مذہب کے لوگون کے
ساتھہ خاصکر ہندوؤن کے ساتھہ ایسا تھا کہ جو کسی بادشاہ کا نہین ہونا چاہئے اور یہ متعصبانہ
برتاؤ اور کسی پر اعتبار نہ کرنا ہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا اور اوس کا بویا ہوا بیج سو برس
مین ہی سلطنت مغلیہ کو کھا گیا۔

اقوام
باب ہفتم
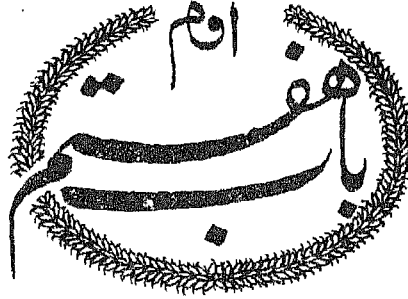
سلطنت مغلیہ کا زوال

سنہ ۱۷۰۷ء سے سنہ ۱۸۵۷ء تک

سلطنت مغلیہ کا اختتام۔

اورنگ زیب کے بعد پہلے بہادر شاہ اور پھر جہاندار شاہ بادشاہ ہوا
ان دونوں کے وقت مین ذوالفقار خان مالک سلطنت رہا پھر
فرخ سیر سنہ ۱۷۱۳ء سے سنہ ۱۷۱۹ء تک بادشاہ ہوا وہ حسن علی اور عبداللہ دو سیدوں
کے تابع رہا اور انہوں ہی نے اوسکو مار ڈالا۔ اسکے بعد دو لڑکے بادشاہ ہوئے کہ جو چند
ماہ مین ہی مر گئے۔ پھر سنہ ۱۷۱۹ء مین محمد شاہ بادشاہ ہوا اسکے عہد مین صوبہ دکھن علیحدہ
ہو گیا اور نظام نے اپنی سلطنت حیدرآباد مین قایم کی صوبہ اودھ بھی علیحدہ ہو گیا اور ریاست
کے اندر بغاوت اور باہر سے حملہ ہونے شروع ہوئے۔ نادر شاہ نے ہندوستان پر حملہ
کیا اور اوسکو رہا سہا تباہ کر دیا جو قتل عام اوس کے حکم سے شہر دہلی مین ہوا اور جو لوٹ
کہ اوس نے اوس بدقسمت شہر سے لی وہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی۔ فریزر صاحب ایک
لاکھ بیس ہزار سے ڈیڑھ لاکھ تک آدمیوں کا صبح سے دوپہر تک قتل ہونا بیان کرتے

ہین۔ نادر نامہ مین بیس ہزار آدمیون کا قتل ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ کوتوالی کے پاس سنہری مسجد کی وہ سیڑہی کہ جہان پر نادر شاہ نے بیٹھکر قتل عام کا حکم دیا تہا اور بند کیا تہا دہلی مین اب تک موجود ہے۔ نادر شاہ نے نہ صرف تمام شاہی خزانہ اور زیورات اور تخت طاؤس لوٹے بلکہ بڑے بڑے رئیسون کے مال متاع اور عام شہر کے لوگون کے پاس جو کچہہ تہا وہ بہی بڑی بیرحمی سے لیا۔ شہر کے لوگون کی نیند اور آرام اوڑ گئے ہر مکان مین آہ وزاری ہی سُنائی دیتی تہی پہلے قتل عام ہوا اور پہر قتل خاص ہوا پہر اوس نے صوبون کے گورنرون سے جو کچہہ مل سکتا تہا لیا اور جب یہ دیکہا کہ ملک خالی ہو گیا تو اٹھاون[۵۸] روز رہکر اپنے ملک کو چلا گیا۔ کہتے ہین کہ سوائے تخت طاؤس کے سونے چاندی کے برتن اور اسباب قیمتی ہر قسم کا اور زیورات اور ہاتہی وگہوڑے و اونٹ اور سیکڑون کاریگرون کے علاوہ وہ دو کروڑ روپیہ نقد لے گیا۔ اس کے بعد مرہٹون نے مالوہ پر تسلط کر لیا اور اڑیسہ و بنگال سے خراج لیا۔ ۱۷۴۸ء مین احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر حملہ کیا مگر اوسکو شکست ہوئی اوسی سال مین محمد شاہ مرا اور اوسکا بیٹا احمد شاہ تخت پر بیٹہا اوسکے زمانہ مین اودہ مین روہیلون نے بادشاہی فوج کو شکست دی اور مرہٹون نے اونکو دبایا پہر احمد شاہ درانی نے دوسری مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب اوسکو دیدیا گیا۔ ۱۷۵۴ء مین احمد شاہ تخت پر سے اوتارا گیا اور عالمگیر ثانی تخت پر بیٹہا اور ۱۷۵۶ء مین پہر احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر تیسری مرتبہ حملہ کیا اور دہلی کو لوٹا اور ۱۷۵۹ء سے ۱۷۶۱ء تک مرہٹون نے کل ہندوستان کو فتح کرنے کا ارادہ کر کے دہلی کو گہیر لیا پہر پانی پت کی بڑی لڑائی مرہٹون اور احمد شاہ درانی مین ہوئی کہ جسمین مرہٹون کی شکست ہوئی اسی وقت سے سلطنت مغلیہ برای نام رہگئی مغلون کی طاقت بالکل ٹوٹ گئی اور بنگال بہار اور اڑیسہ کی دیوانی شاہ عالم نے انگریزون

کو ۱۷۶۵ء مین دیدی اور بادشاہ انگریزون کا پنشن خوار ہوکر الہ آباد مین رہا اسکی مصیبتون کی جو کیفیت کین صاحب نے اپنی کتاب فال آف دی مغل امپائر مین لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطنت مغلیہ کی کیسی تباہی ہوگئی تہی۔ شاہ عالم کی آنکھین غلام قادر نے ایسی بیرحمی کے ساتھہ نکالین اور بیگمون کے ساتھہ ایسی بیرحمی سے پیش آیا کہ بیچارہ شاہ عالم پہر مرہٹون کی مدد سے نجات پانے کا منتظر ہوا اور انکا قیدی ہوکر ۱۸۰۳ء تک رہا۔ اوس سال لارڈ لیک صاحب نے مرہٹون پر فتح پائی اور شاہ عالم انگریزون کا پہر پنشن خوار ہوکر ایک لاکھہ روپیہ ماہواری پاتا رہا۔ شاہ عالم کے بعد ۱۸۰۶ء مین اوسکا بیٹا اکبر ثانی برائے نام بادشاہ ہوا اور وہ ۱۸۳۷ء تک رہا پہر ۱۸۳۷ء سے محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ مغلون کا ہوا اور وہ ۱۸۵۷ء تک مثل اپنے باپ کے برائے نام بادشاہ رہا مگر چونکہ وہ انگریزی گورنمنٹ کے خلاف باغیون کا مددگار ہوگیا تہا وہ معزول ہوکر رنگون کو بہیجدیا گیا اور وہان ۱۸۶۲ء مین مرا۔ اور اوسکے ساتھہ چراغ خاندان مغلیہ کا گل ہوگیا۔ شاہ عالم سے پہلے ہی مغلون کی حکومت برای نام تہی مگر اوسکی اور اوسکے جانشینون کی تو گئے وقت مین بالکل جاتی رہی اور گو تعظیم و تکریم اکبر شاہ اور بہادر شاہ کے وقت مین تہوڑی بہت تہی اور قلعہ مین اونکی حکومت رہی مگر خاندان مغلیہ کا تو اورنگ زیب کے وقت مین ہی خاتمہ ہوگیا۔

ملک کی حالت سلطنت مغلیہ کے اختتام پر۔

دہلی مین قلعہ کے اندر کی کیفیت سلیمن صاحب اس طرح پر لکھتے ہین کہ جس مکان پر یہ شعر لکھا تہا ؎

اگر فردوس بر روی زمین است	ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

وہان پر مین نے اوس قلعہ کے اندر جو حالت دیکھی وہ بہشت سے بہت مختلف تہی کیونکہ یہان پر بارہ سو سلاطین جو ایک دوسرے کو کہائے جارہے ہین جمع ہین گورنمنٹ

انگریزی نے بادشاہ کی پنشن مین سے ہر ایک شہزادے اور بیگم کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور اس
سبب سے یہ شہزادے باہر نہین جاتے بلکہ بیسیون یہان ہی پڑے ہوئے سڑتے ہین۔
بعضون کے نہ تن پر کپڑا ہے نہ پیٹ کو روٹی ہے تاہم اُن کا دماغ ایسا بڑا ہوا ہے کہ
وہ انگریزون کے قایمقام سے اس بات پر اصرار کرتے ہین کہ وہ اپنے تئین اُن کا فدوی
خاص لکھے اور جواب مین یہ لکھے کہ غلام کے پاس حضور کا حکم پہونچگیا۔ ملک مین کوئی انتظام
کسی قسم کا نہین تہا۔ پیرو صاحب ایک فرانسیسی جنرل جو اوس زمانہ مین علیگڈہ کے سندہیا کی
طرف سے حاکم تہے اُن کے عہد حکومت کی کیفیت کین صاحب اپنی کتاب مغل امپائر مین اسطرح
پر لکھتے ہین کہ وہ تومثل بادشاہ کے محصول جمع کرتے تہے یہ محصول فوج کے ذریعہ سے وصول
ہوتا تہا اگر کوئی زمیندار مقابلہ کرتا تہا تو اوسکا گانون غارت کر دیا جاتا تہا اور بعض اوقات اُسکی
جان بہی خطرہ مین ہوتی تہی۔ انصاف کا طریقہ نہایت ناقص تہا کوئی ضابطہ مقرر نہین تہا نہ
شرع محمدی یا دہرم شاستر کی پابندی کیجاتی تہی جرایم کو بند کرنا فرض نہین گنا جاتا تہا ایک افسر بخشی
عدالت کے نام سے تہا جسکے پاس دیہات کے عاملون کی رپورٹین آتی تہین اور وہ پیرو
صاحب کے حکم کے لئے مجرمان گرفتار شدہ کی فہرست بہیجتا تہا کوئی کارروائی باضابطہ نہین
ہوتی تہی عامل کی رپورٹ ہی شہادت تہی اور اوس پر پیرو صاحب جو چاہے سو فیصلہ کرتے
تہے ملک ایسا کمزور تہا کہ زمیندار لوگون پر جیسا چاہے ظلم کرتے تہے اور جو محصول کہ جمع کرتے
تہے اوسکو اپنے کام مین لگاتے تہے پیرو صاحب کے پاس اکتالیس لاکھ ساڑہے بارہ ہزار روپیہ
کا علاقہ تہا مگر اونکے عہد مین قصبہ علیگڈہ مین کوئی شخص پختہ مکان اس خوف سے نہین بناتا تہا کہ
مبادا مالداری کا شبہ ہو کر لوٹ لیا جاؤن لوگ موٹا کہاتے پہنتے تہے۔ شادیون مین روپیہ نہین
خرچ ہوتا تہا عورتین زیور نہین پہن سکتی تہین روپیہ زمین مین دفن کر دیا جاتا تہا اور بعض اوقات

جب اوس کا مالک مرجاتا تھا تو وہ کسی دوسرے کے ہاتھہ مین چلاجاتا تھا - شہر کا بازار بہت تنگ تھا پیرو صاحب یا بوین صاحب کو کوئی پروا لوگون کی حالت درست کرنے کی نہین تھی اونکا تمام وقت فوج کے درست کرنے اور لڑائی لڑنے مین جاتا تھا - ہر بڑے گانون مین ایک سائر چبوترہ ہوتا تھا کہ جہان پر راہداری کا محصول لیاجاتا تھا تعلقدار ٹھگون اور چورون کی لوٹ مین شریک ہوتے تھے سڑکین ویران پڑی ہوئی تہین مسافر ان پر چلنے کی جرأت نہین کرتے تھے ہر طرف لوٹ کا بازار گرم تھا اسلئے بیچارے مسافر بڑی سڑکون سے بچکر چلتے تھے لوٹیرون اور رہزنون کو جنگلون اور قلعہ مین جو ملک مین بہت سے تھے پناہ لینے کا بہت موقع ملتا تھا - غرضکہ انتظام ملک بلا قانون - امرا بلا اظہار راے - راستے بلا آمدرفت اور کہیت ویران - یہ ہی حالت اوس وقت مین ملک کی تہی (کین صاحب کی ڈیکلاین اینڈ فال آف دی مغل امپائر چیپٹر ۴ -)

دہلی کی بابت پورانے لوگ کہا کرتے تھے کہ محرم مین کوئی ہندو سُرخ کپڑے پہنکر بازار مین نہین جاسکتا تھا نہ رمضان مین کوئی حلوائی شام سے پہلے اپنی بھٹی جلاسکتا تھا اگر کوئی عورت یا مرد سُرخ کپڑا پہنکر بازار مین نکل جاتا تھا تو اوس کو بےعزتی کا احتمال تھا لوگ اچھا کپڑا یا زیور پہنکر نکلنے کی جرأت نہین کرسکتے تھے - تجارت بہت کم رہگئی تھی لوگ روپیہ دفن کرکے زیادہ تر رکھتے تھے - لکھنؤ کی کیفیت یہ تھی کہ گو نواب آصف الدولہ کے زمانہ مین وہان کا دربار بڑی شان وشوکت کا تھا مگر کل دولت ریاست کی نواب کے ذاتی آرام اور شان وشوکت کیلئے ہی تھی آصف الدولہ کا ہر وقت یہ خیال تھا کہ مین نظام یا ٹیپو سے ہاتھیون یا جواہرات کی شان وشوکت مین کس طرح پر سبقت لیجاؤن چنانچہ اوسکے بیٹے وزیر علیخان کی شادی مین بارہ سو ہاتھیون کی برات گئی شاہزادہ تیس لاکھہ روپیہ کا زیور پہنکر گیا تھا مگر رعایا کی جو کیفیت تھی

اوسکو ٹیلینیٹ [illegible] ایک مسافر انگریزی نے اس طرح پر لکھا ہے کہ کل نوابی مین باوجودیکہ زمین زرخیز ہے ہر طرف لوٹ مار ہی نظر آتی ہے روہیلکھنڈ مین ایک ایکڑ کا سووان حصہ بھی زیر کاشت نہین ہے چارونطرف اندہیرا اور پریشانی ہی دکھائی دیتی ہے سوائے میان الماس کے علاقے کے اور کہین بہبودی نظر نہین آتی شہر لکھنو کی نسبت وہ کہتا ہے کہ مین نے کہین بھی ایسی تباہی اور ناپاکی اور برائی نہین دیکھی –"

آصف الدولہ کے بعد ۱۷۹۸ء مین سعادت علیخان نے اپنی آدہی سلطنت انگریزون کو دیکر اونکی فوج سے اپنے قلعون کی حفاظت کرائی اوسوقت اودہ کے نوابون مین اور بھی عیاشی کا بازار گرم ہوگیا کوئی کام رعایا کی بہبودی کا اختیار نہین کیا گیا بجائے مسجدون یا کنوؤن یا قلعون یا پلون کے محل پر تجمل صرف کثیر سے صرف نواب صاحب کے آرام کے لئے بنتے گئے سعادت خان اور اوسکے دو جانشین توکرایہ کے مکانون مین رہتے تھے آصف الدولہ نے امام باڑہ و چوک بازار بنائے مگر نصیر الدین حیدر کے وقت مین بہت سے محل بنے اور واجد علیشاہ کے وقت مین تو اوسکی ۳۶۰ حرم علیحدہ علیحدہ محلون مین رہتی تہین قیصر باغ جو واجد علیشاہ نے بنایا اوسکی تعمیر مین اسّی لاکھ روپیہ صرف کیا اور ریاست کے انتظام کیطرف سے ایسی بیخبری تھی کہ انگریزون کے اصرار پر بھی کوئی اصلاح کی کوشش نہین کی گئی چنانچہ کرنیل اسلیمن صاحب ۱۸۵۱ء کی کیفیت اس طرح پر لکھتے ہین کہ بادشاہ کی فوج کو پوری تنخواہ نہین ملتی تھی اور وہ لوگون سے لوٹکر اپنا پیٹ بھرتی تھی ہنود و سردار علیحدہ علیحدہ قلعون مین رہتے تھے اور اونھون نے آس پاس کے ملک کو اس واسطے ویران کر رکھا تھا کہ دربار یا اوسکی فوج اونکو نہ لوٹے۔ گانون کے لوگ ایسے زبردست تھے کہ وہ گورنمنٹ کا جبکبھی کہ وہ اون پر ظلم کرتی تھی مقابلہ کرنے کو تیار ہوجاتے تھے تمام زمیندار آپس مین اتفاق رکھتے

تھے اور ایک نشان کے دکھاتے ہی سب ایک دوسرے کی مدد کو آموجود ہوتے تھے زبردست آدمی کا ہی قابو اودھ کی گورنمنٹ مین چلتا تھا اور اونکے افسران کے ظلم یا حملہ کے روکنے کے لئے سب زمیندارون نے آپسمین اتفاق کر رکھا تھا بادشاہ کے نوکر محصول کے وصول کرنے یا اوسکے احکام کی تعمیل کرانے کی طاقت نہین رکھتے تھے گھنٹہ بھر مین ایک نشان کے دکھاتے ہی بارہ بڑے گانون کے آدمی جمع ہوکر بادشاہ کی بڑی سے بڑی فوج کو شکست دیدیتے تھے اور یہ ہرسال ہوتا تھا ملک کا بہت سا حصہ جنگل تھا اور وہان پر چور بہت رہتے تھے بادشاہ کی فوج سوای اوسکے کہ جو یوروپین افسرون کی ماتحت تھی زمیندارون پر حملہ کرنے کی جرأت نہین رکھتی تھی اور جب افسران مقامی کو فوج کی مدد نہین ملتی تھی تو وہ زمیندارون کے ساتھ صلح کرکے اونکی مالگذاری کم کردیتے تھے۔ غرضکہ ۱۸۵۵ء سے پہلے اودھ کے لوگون کو وہان کی نوابی کے ظلم اور غدر سے بڑی تکلیف تھی اور اون کو کوئی ذریعہ بہتری کا نظر نہین آتا تھا (ہنٹر صاحب امپیریل گزٹیر جلد ۱۰)۔

غرضکہ مسلمان حاکمونکا رعایا کو تعصب مذہبی سے تکلیف اور اذیت پہونچانا۔ ہرطرف رشوت کا بازار گرم ہونا ایک بڑے شاندار دربار کا خوشامدیون اور متعصبون اور عیاشون سے بھرا رہنا ہی شاہان دہلی اور نوابان اودھ کی تباہی کا باعث ہوا۔ خودمختار چھوٹے چھوٹے حاکمون کا ملک مین بڑھنا غیر قومون کے ساتھ لڑائیون مین ناکامیابی مختلف مذہبی فرقون کا برابر بغاوت کرنا محصول مین سختی اور ظلم کا ہونا ان اسباب سے رعایا تباہ اور سلطنت ایسی کمزور ہوگئی کہ پہر وہ نہ صرف بغاوت اور سرکشی ہی چارون طرف پھیل گئی۔ رعایا کا کوئی حاکم جو اوسکے جان و مال کی حفاظت کرنے کی کچھ بھی لیاقت رکھتا ہو نہ رہا۔ چنانچہ ۱۸۴۶ء مین کرنل جیمس ہل نے آسٹریا کے بادشاہ کو لکھا کہ بنگال کا فتح کرنا بہت آسان ہے کل ہندوستان جو مغلون کے تابع ہے ایسا کمزور اور

بیدست و پا ہے کہ جای تعجب ہے کہ یورپ کے کسی بادشاہ نے کہ جسکے پاس تہوڑی سی بہی بہری فوج ہو اوسکے فتح کرنے کا ابتک ارادہ نہین کیا اگر کوئی ایسا کرے تو وہ اور اوس کی رعایا فوراً لا انتہا دولت کی مالک ہوجادے مغلون کا طریقہ انتظام خراب ہے انکی قوم اور بہی بدتر ہے اُن کے پاس کوئی بہری فوج نہین ہے"۔

مسلمانون کی کل گورنمنٹ جنگی تہی اُن کے امراء فوجی اور تمام اعلی عہدے جنگی ہی ہوتے تہے بادشاہ کل زمین کا مالک تہا وہ نوکرون کے ذریعہ سے محصول جمع کرکے اپنے حظ نفس مین اوس کو خرچ کرتا تہا۔ ہر مسلمان کہ جسکے پاس قرآن مجید ہوتا تہا خود اپنا مشیر قانونی تہا رعایا کے قایمقام کسی میونسپل یا قانونی جماعت مین نہین بیٹہتے تہے۔ کوئی قانون پیشہ یا حکام عدالت یا ممبران کسی جماعت یا علم و ہنر یا کسی فن مین ترقی کرنیوالے لوگ کہین نہین ملتے تہے نہ روپیہ کسی بڑی تجارت یا کارخانہ مین لگایا جاتا تہا سوای جنگی افسران کے اور کوئی بڑا آدمی ملک مین نظر نہین آتا تہا نہ کوئی سلسلہ ایسا تہا کہ جس سے ہر شخص کو اپنے عہدہ کے قیام کا اطمینان ہو یا جس سے معمولی سپاہی یہ جانتے کہ اگر ایک افسر مرجائیگا تو اوسکی جگہہ دوسرا فوراً ہوجاویگا اور اوس کا حکم سب مانین گے پس جب کوئی افسر مرجاتا تہا تو تمام لوگ منتشر ہوکر دوسرے افسر کے پاس کہ جو اُن کو کہانے کو دینے کو تیار رہتا تہا فوراً چلے جاتے تہے بعض سردارون کے پاس کہین کہین کچہہ موروثی علاقہ تہے مگر عام طور پر ریاست کے افسران کے پاس سوای اون کے مکانات و باغات و قبرستانون کے اور کچہہ نہین تہا و نکو اپنے عہدہ کے قیام کا بہی بہروسہ نہین تہا پس جب وے ایک حاکم کا ستارہ زوال پر دیکہتے تہے تو فوراً دوسرے کے پاس چلے جاتے تہے بڑے آدمیون مین بڑی رقابت تہی ہر شخص اپنی اور اپنے بچون کی جان بچانے کو لڑتا تہا ایک دوسرے کا دشمن ہوتا تہا بہائی بہائیون مین فساد رہتا تہا اور ہر شخص کی یہ ہی کوشش

ہوتی تہی کہ مین اکیلا ہی ریاست پر قابض رہون میرا کوئی شریک یا بہائی میرے مقابلہ مین نہ رہے گانون کے لوگ بیچارے ان باتون سے علیحدہ رہتے تہے مگر اونکو بہی اپنے گانون کے آس پاس لڑائی کا برابر خوف رہتا تہا گورنمنٹ وقت کو اونکی بہتری کی کوئی فکر نہین تہی بلکہ اگر اوسکی تشخیص نرم ہوتی تہی اور وہ غیر ملک کے لوگون کے حملہ سے انکو بچا سکتے تہے تو وہ اوسکو غنیمت سمجہتے تہے لیکن پچہلے وقت مین گورنمنٹ سے یہ بہی نہ ہو سکا۔

بعض بعض حصے ملک کے ضرور ایسے تہے کہ جہان کچہہ خوشحالی تہی چنانچہ لشپ ہیبر صاحب ایک پادری جو اوسوقت مین ہندوستان مین آئے اونکی تحریر سے پایا جاتا ہی کہ بہرتپور مین کاشت بہت تہی مردم شماری مین ترقی تہی کاریگری مین کمی نہین تہی لوگ بڑے خوش اخلاق تہے بہت سے شاداب قطعہ زمین کے موجود تہے روئی کی فصل بہت ہوتی تہی۔ بہت سے کولہوا ور نیشکر کے کہیت نظر آتے تہے اور بہرتپور اور راجپوتانہ مین بجای اسکے کہ لوگ چورون وغیرہ سے خوف کہا کر کہیتی سڑک سے دور کرین وہ سڑک کے کنارہ کہیتی کرتے تہے اور اونکی حالت فارغ البالی کی تہی۔

رامپور کی بابت وہائٹ صاحب اپنی کتاب برٹش انڈیا مین جو سنہ ۱۸۲۲ء مین چہپی لکہتے ہین کہ یہان پر کاشت بہت ہی ایک جگہہ بہی کاشت سے خالی نہین ہی نواب فیض اللہ خان کا انتظام تمام ملک مین مشہور ہے وہ مہذب اور فیاض رئیس اپنا وقت اور توجہ اور روپیہ اپنے ملک کی بہبودی مین صرف کرتا ہے جہان کہین کسی بڑے کام کی ضرورت ہوتی ہی وہ بنواتا ہے نہرین اور مفید تعمیرات کہ جنسے رعایا کو فائدہ ہو تیار کی جاتی ہین اور جہان کہین رعایا اوسکی مدد چاہتی ہے وہ برابر اوسکی مدد کرتا ہے بمقابلہ اوده کے بیشک انگریزی علاقہ مین زیادہ بہبودی ہے مگر ہندو راجاؤن کے علاقہ مین بمقابلہ انگریزی علاقہ کے اور بہی زیادہ ہی

ملک مین تجارت بہی باوجود گورنمنٹ کی بدانتظامی کے بند نہین تہی بیوپاریونمین صداقت
باقی تہی چنانچہ کرنیل سلیمن صاحب لکہتے ہین کہ ہندوستان کے تجارون سے بڑہکر معاملہ
کے سچے لوگ مین نے کہین نہین دیکہے - ہندوستانی گورنمنٹون مین مہاجنون کا بہی کہاتہ
آیت وحدیث گنا جاتا ہے اور کوئی افسر ہندوستانی گورنمنٹ کا اوسکو ضبط کرنے کا قصد
نہین کرتا بلکہ جو کچہہ اوس مین لکہا ہوتا ہے برابر مان لیا جاتا ہے معزز ساہوکارون مین فریب
یا دہوکہ نہین ہوتا لوگ ساہوکارون سے سود لیکر بیشتر گذران کرتے ہین اور چونکہ ساہوکار
بہی اپنی حیثیت سے زیادہ بیوپار نہین کرتے اس لئے وہ دیوالیہ بہی نہین ہوتے یہی
ساہوکار ہماری گورنمنٹ کی مضبوطی اور رعایا کی بہبودی کے باعث ہونگے اور انکو بہی
ہماری گورنمنٹ سے بڑا فائدہ ہوگا - یہ کفایت شعار لوگ وقتاً فوقتاً اپنا روپیہ نیک
کامون مین لگاتے ہین اونکی فیاضی سے اُن کے ہموطنون کو بڑا فائدہ ہوتا ہی بڑے بڑے
تالاب - باغ - کنوئین - مندر کہ جنسے ہندوستان کی رونق ہے وہ انہین لوگونکی فیاضی
کی بدولت ہین اونکو جہوٹا خیال کرنا درست نہین ہے عدالتون مین اُنکی کارروائی اونکے
روزمرہ کے برتاؤ کا کوئی نمونہ نہین ہوسکتی - انگلستان مین بہی ایک پارٹی کے لوگ
اپنے مخالفون کی نسبت ایسے ایسے اتہامات لگاتے ہین کہ جنکو وہ صحیح نہین سمجہتے اگر کوئی
شخص انگلستان کے لوگون کی سچائی کو ان اتہامات سے جانچے تو وہ یہ کہیگا کہ اُن لوگون
مین کہ جنسے یہان کے وزراء و واضعان قانون مقرر ہوتے ہین سچائی اور ایمانداری کا نام بہی
نہین ہے لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ ان اتہامات کی وجہہ سے محض اپنی پارٹی کا فائدہ اور
دوسری پارٹی کو نقصان پہونچاتا ہے پس جیسے کہ اون سے انگریزون کی صداقت کا کوئی
نمونہ نہین ملتا ویسے ہی ہندوستانیون کی صداقت کی بہی عدالتون کی کارروائی سے

کوئی جانچ نہین ہوسکتی۔ جب کوئی انگریز اپنے کسی نوکر مین کوئی قصور دیکھتا ہے تو وہ یہہ خیال کرتا ہے کہ سب ہندوستانی ایسا ہی کرتے ہین مگر جیسے کہ عدالتون کی کارروائی سے عام ہندوستانیون کے برتاؤ کو نہین جان سکتے ویسے ہی انگریزون کے نوکرونکی کارروائی سے بھی اور ہندوستانیون کے عادات معلوم نہین ہوسکتے۔

سلطنت مغلیہ کا زوال کیون ہوا۔

ان باتون سے ظاہر ہوگا کہ مسلمانون کی گورنمنٹ کا زوال رفتہ رفتہ کس طرح پر ہوگیا جو لوگ کہ یہ خیال کرتے ہین کہ اس ملک کی بہبودی دیسی گورنمنٹون سے ہی ہوسکتی ہے اونکو یہ معلوم ہے کہ اکبر یا شاہجہان جیسے بادشاہ ہمیشہ خودمختار حاکمون مین نہین ہوتے۔ خودمختار حاکم کے لئے نہ صرف یہ ضرور ہے کہ وہ خود نیک ہو بلکہ اوسکا دوراندیش ہونا بھی لازمی ہے اُسکو اپنی ریاست کے ہر صیغہ کے انتظام کا بخوبی علم ہونا چاہیئے اُسکو دن رات اپنے کام پر ویسی ہی توجہ کرنی پڑیگی کہ جیسے معمولی آدمی کو اپنے کام پر کرنی پڑتی ہے اُسکو اپنی رعایا سے ہر صیغہ کے لئے لایق و ایماندار آدمی منتخب کرنے پڑینگے اور اپنے پاس ایسے آدمی ہر وقت رکھنے پڑینگے کہ جو اپنی لیاقت و نیکی سے دوسرون کے لئے ضرب المثل ہون ایسے اوصاف عام طور پر کیا بلکہ خاص طور پر بھی بادشاہون ؎ مین نہین ملتے پس کوئی تعجب نہین ہے کہ ایک ریاست جو ایک شخص کی لیاقت و جانفشانی سے قایم کیجاوے اُسکے جانشینون کے ہاتھہ مین پہنچکر تھوڑے عرصہ مین ہی اُسی حالت ترقی پر کہ جو اُسکے وقت مین تھی نہ رہے عیاشی و کاہلی دولت کے بڑھنے سے بیشتر آجاتی ہی پس شاہان مغلیہ مین بعد اورنگ زیب کے انتظام ملک کی لیاقت نہ رہنا کوئی عجیب بات نہین تھی تمام دنیا کی تاریخ مین ایساہی ہوتا چلا آیا ہی صرف اُن ملکون مین کہ جہان رعایا کو انتظام ملک مین دخل ہے اور پبلک اوپینین Public Opinion (عام رائے) رئیس اور اُسکے ماتحت عہدہ دارون کی

ہر کام کی نگران رہتی ہے اور بلا نکتہ چینی کے کسی کو نہین چھوڑتی گورنمنٹ کچھ عرصہ تک کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہے برخلاف اسکے جہان خودپسندی اور کام سے غفلت اور رعایا کے حقوق سے لاپروائی ہو کہ جیسا خودمختار گورنمنٹون مین لازمی ہے گورنمنٹ ایک عرصہ تک کامیابی کے ساتھ نہین چل سکتی ۔مغلون کیوقت مین رعایا کو گورنمنٹ مین کوئی دخل نہین تہا نہ پبلک اوپینین کا کوئی اثر تہا بادشاہ خود اپنے حظ نفس مین غرق تہے تمام گورنمنٹ جنگی تہی پس وہ ایک عرصہ تک نہین چل سکتی تہی ۔یہی کیفیت کم وبیش ہندوستان کی بہت سی ریاستون کی اسوقت بہی ہے اور اگر اونکی گورنمنٹ مین بہی وہی خرابیان جو مغلون کی گورنمنٹ مین تہین ملین تو اُن کا باعث وہی پبلک اوپینین کا نہونا اور رعایا کے حقوق پر لحاظ نہ ہونا ہی ۔ہندوؤن کا زوال تو اونکے نفاق اور مسلمانون کا اُنکی عیاشی وتعصب مذہبی کیوجہ سے ہوا اور جو کچھ یادگار مسلمانون کی حکومت کی اس ملک مین موجود ہے وہ صرف اونہین لوگون کی قایم کی ہوئی ہی کہ جنہون نے رعایا کے ساتھ نیک برتاؤ کیا اور کاہلی اور آرام طلبی کو جگہہ ندی اونکی عمارتین مثل تاج اور اُن کی زبان وطرز معاشرت کا لوگون پر اثر ہے اور رہیگا ۔مسلمان ہندوستان مین رہکر رفتہ رفتہ رعایا مین ملگئے تہے اور گو پہلے وہ غیر ملک کے لوگ تہے مگر بعد کو اس ملک مین بود وباش اختیار کرنے سے اُنکی لوٹ مار سے بہی ملک کا روپیہ ملک کے باہر نہین جاتا تہا اسی سے گو رعایا تباہ تہی مگر افلاس آجکل کے مقابلہ مین ضرور کم تہا ۔اب مسلمانون کی حکومت کا چراغ گل ہوتا ہی اور چھ ہزار میل سمندر کے پار رہنے والے لوگون کی حکومت کا آفتاب طلوع ہوتا ہی اوسکی روشنی مین جو تاریکی اس ملک سے دور ہوئی اور جو ترقی کہ اوس نے تعلیم وتہذیب مین کی وہ اگلے حصہ مین دکھلاوینگے اوس سے پہلے ہندوؤن کی دو قومون کا کہ جنہون نے کچھ عرصہ تک اپنی بہادری اور کارگزاری سے ملک کو ہلادیا تہا تذکرہ کرنا ضرور ہے ۔

باب ہشتم

ہندوستان مرہٹون و سکھون کیوقت مین

سنہ ۱۶۳۴ع سے سنہ ۱۸۴۹ع تک
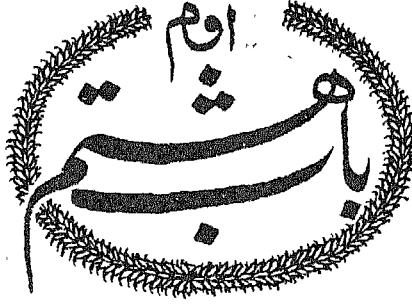
مرہٹون کی ابتداء و سیواجی۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کے ساتھہ ہی مرہٹون اور سکھون کا فروغ ہوا۔ اورنگ زیب کی زندگی مین ہی یہ دونون قومین پنجاب مین سرآوردہ ہوگئین انگریزی مورخون کا قول ہے کہ انگریزون نے ہندوستان مغلون کے ہاتہہ سے نہین لیا بلکہ سکھون اور مرہٹون کے ہاتہہ سے اور اونکی بڑی بڑی لڑائیان مغلون یا اُنکے بڑے گورنرون کے ساتہہ نہین ہوئین بلکہ مرہٹون اور سکھون کی جماعتون سے ہوئین۔ پس اگر انگریز نہ آتے توضرور سکھہ اور مرہٹے اس ملک کے حاکم ہوتے اور سلطنت مغلیہ کے چراغ گل ہوتے ہی ملک اُن کے ہاتہہ مین چلا جاتا۔ سنہ ۱۶۳۴ع سے پہلے مرہٹون کا نام بہی کوئی نہین جانتا تہا اوس سال مین ساہ جی بہونسلا نے احمد نگر اور بیجاپور کی ماتحتی مین مغلون سے لڑنا شروع کیا مگر اوسکے بیٹے سیواجی سے پہلے مرہٹون کو کوئی فروغ نہین ہوا سیواجی نے ہی مرہٹون کی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور وہ سلطنت سنہ ۱۸۱۸ع تک اس زور شور کے

itsurdu.blogspot.com

ساتھہ قایم رہی کہ تمام ہندوستان کو ہلا دیا۔ بادشاہان دہلی اُنکے ہاتھہ مین ہو گئے جسکو چاہتے تھے بادشاہ کرتے تھے اور اونکا خوف ایسا غالب تھا کہ مرہٹون کی کھائی کے نام سے کلکتہ تک مین ایک جگہہ تھی کہ جسکے باہر لوگ جاتے ہوئے ڈرتے تھے۔

سیواجی ساہ جی بھونسلے کے بیٹے ان باپ کی دونون نسلون سے چھتری تھے تاہم اُن کو اودیپور کے چھتری کہ جنسے وہ اپنا تعلق قایم کرتے تھے نہین مانتے تھے اُنکے باپ ساہ جی مالوجی بھونسلا کے بیٹے تھے مالوجی اپنے پانچ برس کے لڑکے ساہ جی کو لیکر جادو راؤ ایکدوسرے سردار کے یہان گئے تھے یہ جادو راؤ ملک اُمرکے سرداروں مین تھا جادو راؤ نے ساہ جی کا ہاتھہ پکڑ کے اپنی بیٹی کے ہاتھہ مین دیدیا اور کہا کہ اب ان دونون کی شادی ہو گئی مالوجی نے فوراً لوگون کو گواہ کر دیا کہ لو اب میرے لڑکے کی سگائی جادو راؤ کی لڑکی سے پختہ ہو گئی جادو راؤ نے وہ بات مذاقاً کہی تھی اور وہ مالوجی کی کارروائی سے سخت ناراض ہوا۔ اور دونون مین لڑائی ہوئی لیکن مالوجی جو اوس وقت مین ایک چھوٹے رتبہ کا سردار تھا بہت جلد مالدار ہو گیا اور احمد نگر کے بادشاہ کے یہان پنجہزاری ہوا اور اوسکو ایک بڑی جاگیر کہ جسکا دارالخلافت پونہ تھا ملگئی وہ جادو راؤ کی لڑکی کے ساتھہ اپنے لڑکے کی سگائی پر برابر قایم رہا اور آخر کار جادو راؤ نے بھی منظور کر لیا اور لڑکی کی شادی ساہ جی سے ہوئی۔ اسی عورت سے ساہ جی کے یہان سیواجی مئی ۱۶۲۷ء مین پیدا ہوا اوس عرصہ مین بوجہ اسکے کہ سیواجی کے باپ اور نانا مین نااتفاقی تھی سیواجی کے ماں باپ مین بھی نااتفاقی ہو گئی اور ساہ جی نے دوسری عورت سے شادی کر لی اون کی ماں جی جی بائی مسلمانون کے ہاتھہ پڑ گئی مگر اوسنے سیواجی کو ایسی جگہہ چھپا رکھا کہ جس سے وہ مسلمانون کے ہاتھہ سے بچگیا۔ سیواجی کی شروع تعلیم داداجی کھنڈو کے تعلق تھی شروع سے ہی اُسکے دل مین مسلمانون سے نفرت پیدا ہو گئی تھی

چنانچہ ایک روز جب اوس سے کہا گیا کہ چلو تم کو بادشاہ کو سلام کرا لاوین تو اونہون نے کہا
کہ ہم ہندو ہین اور بادشاہ یون اور ہما نیچ ہے ہم گئو برہمن کے داس ہین بادشاہ گئو برہمن
کا دشمن ہے ہمارا اوسکا میل نہین ہو سکتا - مین ایسے شخص کو بادشاہ نہین مانتا اور نہ اوسکو سلام
کرنا چاہتا ہون" مگر اوسکو مرار پنتہ جبرا و قہرا دربار مین لیگئے لیکن اوس نے وہان جاکر بادشاہ
کو سلام نہین کیا نہ مجرا کیا اور واپس آکر اشنان کیا اور کپڑے بدلے دادا جی کھنڈو نے اوس کے
باپ کی جاگیر کا انتظام بڑی لیاقت کے ساتھہ کیا اور وہان کی تمام رعایا کو جو بڑی لڑنیوالی تھی
اپنے زیر احسان کر لیا اوس نے سیواجی کو نہ صرف فن سپاہ گری و گھوڑے کی سواری اور
تیراندازی و نشانہ بازی وغیرہ مین طاق کر دیا بلکہ پوری پوری دھرم و کرم کی تعلیم بھی دی اور
مذہبی عقائد مین پکا کر دیا اسی سبب سے سیواجی کو کتھا سننے کا بڑا شوق تھا اور وہ بابا تو کارام
کی کتھا برابر سنتا تھا اور بعض اوقات اپنی زندگی کو بھی خطرہ مین ڈالکر رامائن و مہابھارت سننے
جایا کرتا تھا اوائل عمر سے ہی اوسکو اپنے ملک کے دشمنون سے سخت نفرت تھی وہ شروع
سے ہی نہایت آزادی پسند تھا اور سولہ برس کی عمر مین ہی اونہون نے دادجی کے ہاتھہ سے
نکلکر ماولی لوگون کے ساتھہ کوہون اور پہاڑون اور گھاٹیون مین گھومنا شروع کیا اور وہان
کے ہر ایک قلعہ و راہ سے اور ہر قسم کی رعایا سے واقفیت پیدا کر لی یہ ماولی لوگ سیواجی
کے شروع مین ساتھی ہوئے اور اوس نے انکو اپنے کام مین لگایا اوس زمانہ مین بیجاپور کے
قلعون کی کوئی نگہداشت نہین ہوتی تھی ایک مسلمان افسر تھوڑی سی فوج کے ساتھہ رہتا تھا
اور اوسکو بھی تنخواہ نہین ملتی تھی بعض اوقات یہ قلعے ایک دیش مکھہ کے ہاتھہ مین چھوڑ دئے
جاتے تھے سیواجی نے ان مین سے ایک قلعہ کو کہ جسکا نام ٹورنا تھا سنہ ۱۶۴۶ء مین بیجاپور
کے دربار سے اپنی حکمت عملی سے حاصل کیا پھر اوس نے اوسکے پاس کے پہاڑ پر ایک قلعہ

اور بنایا اور اپنی فوج کو جمع کرکے مستحکم کرنا شروع کیا اوس وقت مین سیواجی کی عمر صرف ۱۹ سال کی تھی۔ یہ قلعہ تھوبدا کی پہاڑی پر بنایا گیا اور اوسکی تعمیر مین وہ خزانہ جو ٹوٹا کے کھنڈھرون مین ملا صرف ہوا اسی قلعہ کا نام راجگڈھ ہوا اور یہی سیواجی کی راجدھانی تھی بیجاپور کے دربار کو جب سیواجی کی اس کارروائی کی خبر ہوئی تو اونہون نے اوس کے باپ ساہ جی سے سخت بازپرس کی اور حکم دیا کہ وہ سیواجی کو اوس سے باز رکھے داداجی وساہ جی نے سیواجی کو بہت سمجھایا مگر سیواجی کہان سنتا تھا تھوڑے عرصہ مین ہی داداجی مر گئے اور اونہون نے اپنے مرتے وقت سیواجی کو یہ وصیت کی کہ مستقل مزاجی سے کام کرو گئو برہمن اور رعیت کی رکھشا کرو۔ ہندوؤن کے مندرون کو بربادی سے بچاؤ اور اپنے لئے نام اور رتبہ پیدا کرو۔ پھر سیواجی نے کھلی کھلی کارروائی شروع کردی اور اپنے باپ کی جاگیر کا انتظام اپنے ہاتھ مین لینے کے بہانہ سے اوس کا محصول روک دیا پھر اوس نے دو قلعون کو جو اوس کے باپ کے ماتحت افسرون کے پاس تھے لے لیا اور اپنی جاگیر کا خودمختار ہوکر سنگہ گڈھ کے قلعہ کو وہان کے مسلمان حاکم سے رشوت دیکر حاصل کیا۔ پھر پورندھر کے قلعہ کو دو برہمن بھائیون کے جو آپسمین لڑتے تھے نفاق سے فائدہ اوٹھاکر حاصل کیا اور اپنی کارروائی کو آگے چلایا ان تمام معرکون مین کسی خونریزی کا نہونا سیواجی کی لیاقت کو ثابت کرتا ہے پھر اوس نے چاکول اور مینرا کے درمیان کے ملک کو حاصل کیا اور جیسے کہ ایک شیر پہاڑ کی گھاٹیون مین اپنے شکار کی تاک مین پڑا رہتا ہے اور جب موقع ملتا ہے تو فوراً قلانچ مارکر اسکو لے لیتا ہے اسی طرح پر سیواجی نے پہاڑون مین چھپے چھپے تمام ملک کو موقع پاکر اپنا شکار کر لیا مگر اب وہ موقع آگیا کہ جب اوسکو بالکل کھلی کارروائی کرنی پڑی ایک بہت بڑا خزانہ شاہی کونکن مین جاتا ہوا سیواجی نے لوٹ لیا اور قبل اسکے کہ بادشاہ کو کوئی کارروائی کرنے کا موقع ملے اوس نے پانچ قلعون کو اپنے تابع

کرلیا پھر اوسکے ایک ماتحت برہمن افسر نے شمالی کونکن کے گورنر کو اچانک جا کر قید کرلیا۔ اور کلیان مین اپنا دخل کرکے کل صوبون کے قلعون کو اپنے تابع کرلیا سیواجی نے فوراً جتنے مندر تباہ ہو گئے تھے اونکو پھر قایم کیا کل آشرمون کو از سر نو آباد کیا سیواجی کو اپنے عقائد مذہبی کا بہت پابند تھا مگر اوسکی غرض بھی اوس مین برابر شامل تھی اسلیئے اوس نے اور بھی پابندی مذہب کی اختیار کی اور بڑا دھرم آتما بنا اور اس بات کا دعویٰ کیا کہ مجھکو خواب مین الہام ہوا ہے اور دیوتاؤن کی مجھپر خاص عنایت ہے بیجاپور کے بادشاہ نے اس بات کی خبر پاکر سیواجی کے باپ شاہ جی کو ایک تاریک غار مین قید کردیا سیواجی کو سخت حیرانی ہوئی کہ کیا کرون مگر اوسکی عورت نے یہ صلاح دی کہ بجاے اطاعت قبول کرنے کے لڑنا ہی بہتر ہے چنانچہ سیواجی نے شاہجہان سے میل کرکے پنجہزاری کا رتبہ حاصل کیا اور شاہجہان نے اُس کے باپ کو چھوڑ دیا تھوڑے عرصہ کے بعد سیواجی نے ایک ہندو راجہ کو قتل کراکر کل پہاڑی ملک جو پونہ کے جنوب مین گھاٹون سے دریای کرشنا کے اوپر تک تھا حاصل کیا اور اور قلعون کو لیتا اور بناتا رہا ۱۶۵۵ء مین جب اورنگ زیب دکھن مین گیا تو سیواجی نے ریاست مغلیہ کے نوکر کے طور پر بادشاہ سے ملاقات کی مگر جب اوس نے اورنگ زیب کو گولکنڈہ کے بادشاہ سے لڑتے ہوئے دیکھا اور یہ جان لیا کہ اب یہ لڑائی ایک عرصہ تک رہیگی اور اس سے میرا فائدہ ہے تو اوس نے مغلون کی سلطنت پر حملہ کیا پھر اوس نے شہر جونیر کو لے لیا اور احمد نگر پر اپنا ہاتھ پھیلایا مگر کامیاب نہ ہوا اورنگ زیب کی کامیابی کیوجہ سے سیواجی زیادہ کامیاب نہ ہو سکا اور اوس نے اورنگ زیب سے اپنا قصور معاف کرالیا جب اورنگ زیب دہلی مین آیا تو سیواجی ظاہرا منت وسماجت کی باتین کرتا رہا اور اپنے تئین ریاست مغلیہ کا نوکر وتابعدار لکھتا رہا مگر کچھ ریاست کا جو مغلون کے علاقہ کے اندر تھی دعویٰ بھی کرتا رہا۔

اورنگ زیب نے اوسکا قصور اس شرط پر معاف کیا کہ وہ فوج مین تھوڑے سے سوار دے اور ریاست کے دعوی کی بابت آیندہ کو تحقیقات کئے جانے پر راضی ہو مگر سیواجی بھی ویسا ہی چالاک تھا کہ جیسا اورنگ زیب پس اوس نے سوار نہین بھیجے اور محض زبانی جمع خرچ کرتا رہا پھر سیواجی نے بیجاپور پر حملہ شروع کیا وہان کا بادشاہ اوسوقت نابالغ تھا مگر اوسکے ولی نے افضل خان کے ماتحت ایک بڑی فوج سیواجی کے زیر کرنے کو بھیجی افضل خان کو اپنی امارت پر بڑی شیخی تھی اور وہ سیواجی کو خاص حقارت سے دیکھتا تھا سیواجی نے اس بات سے فائدہ اوٹھایا اوس وقت وہ پرتاب گڑہ کے قلعہ مین پڑا ہوا تھا سیواجی نے افضل خان سے کہلا بھیجا کہ مین اطاعت قبول کرونگا اگر آپ تن تنہا صرف ایک آدمی لیکر مجھسے ملنے آوین۔ افضل خان نے اس بات کو منظور کیا اور وہ ایک ہمراہی کو لیکر چلا یہان پر مسلمان اور مرہٹے مورخون کا اختلاف ہے کہ آیا سیواجی نے دغا کر کے بغلگیر ہوتے وقت افضل خان کو اپنے بچھوی سے مار ڈالا یا کہ افضل خان نے پہلے ہی سے سیواجی کے مارنے کا ارادہ کیا تھا اور سیواجی نے جب یہ دیکھا کہ افضل خان مجھکو مارنا چاہتا ہے تب اوس نے اوسکو مارا مگر اس کارروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ سیواجی کا علاقہ بہت بڑہ گیا اور اوس نے تمام ملک کو جو گھاٹون کے قریب تھا اپنے قبضہ مین کر لیا جس وقت کہ افضل خان مارا گیا اوسکی فوج کے بہت سے آدمی بھاگ گئے باقی لوگ سیواجی کے تابع ہو گئے مگر فوج کے سردار نے سیواجی کی اطاعت قبول نہین کی۔ لیکن سیواجی نے اوس کو خلعت دیکر رخصت کیا پھر بیجاپور کے دربار سے دوسری فوج سیواجی کے زیر کرنے کو بھیجی گئی سیواجی اوسوقت پنالہ کے قلعہ مین تھا اور قریب تھا کہ وہ پکڑا جاوے مگر ایک اندھیری رات مین وہ دشمن کو اطاعت کا دھوکہ دیکر قلعہ سے باہر نکل بھاگا اس کے بعد خود بیجاپور کے بادشاہ نے اوس پر چڑہائی کی اور سیواجی کچھہ عرصہ تک مغلوب رہا مگر آخر کو

ساہ جی اوس کے باپ نے بیجاپور کے بادشاہ سے صلح کرادی اور سیواجی کو ایک علاقہ جو ڈیڑہ سو
میل لمبا اور سو میل چوڑا تہا ملگیا یہان پر سیواجی کے پاس سات ہزار گہوڑے اور پچاس ہزار سوار
رہتے تہے مگر اوسکو کبہی چین نہین تہا اور اوس نے اورنگ آباد تک جو اوس زمانہ مین مغلون
کا بڑا دارالخلافت تہا لوٹ مار کرنی شروع کردی اس پر اورنگ زیب نے شایستہ خان کو سنہ ۱۶۶۰ع
مین دکہن کا وزیر اعظم کرکے بہیجا شایستہ خان کو ان لوٹیرون کو زیر کرنے مین بہت دقت پیش
آئی اور ہمیشہ لڑائی مین یہ لوگ پوری مردانگی دکہلاتے رہے شایستہ خان نے چاکنا کے قلعہ
کو فتح کرلیا اور اوسکا نام اسلام آباد رکہا اس عرصہ مین سیواجی ایک پہاڑ کے قلعہ مین چہپا ہوا تہا
شایستہ خان نے جو پونہ مین تہا بڑی احتیاط کی تہی کہ شہر مین کوئی مرہٹہ آنے نہ پاوے۔ مگر
سیواجی سنگ گڈہ کے قلعہ سے پچیس ماولیون کو لیکر ایک برات مین جو پونہ مین گاجے باجے
سے نکلتی تہی شامل ہوگیا رات کیوقت جب سب سوگئے تو سیواجی اور اوسکے ساتہی اوس مکان
پر جسمین شایستہ خان رہتا تہا اور وہ پہلے سیواجی کی پیدائش کی جگہہ تہی چڑہ گیا اور وہان پر
اوسکے ہمراہیون نے راستہ کرکے دخل کیا۔ شایستہ خان ایک کہڑکی کی راہ سے اوترنا چاہتا
تہا مگر اوسکی دو انگلیان کٹ گئین اوسکا بیٹا اور اوسکے بہت سے ہمراہی مارے گئے۔
سیواجی جتنی جلدی کہ مکان مین داخل ہوا تہا اوتنی ہی جلدی وہان سے بہاگ نکلا اور وہ اور
اوسکے ہمراہی مشعلین جلاکر پہر سنگ گڈہ مین جا داخل ہوئے۔ پہر اورنگ زیب نے راجہ
جسونت سنگہ اور اپنے بیٹے شاہزادہ معظم کو سیواجی کے زیر کرنے کو بہیجا مگر سیواجی نے اسی
عرصہ مین سورت کو لوٹا اور ایک بڑا جہازون کا اس غرض سے تیار کیا کہ حج کے مسافرون
کو روکے اوس نے ایک مرتبہ پچاسی جہازون پر چار ہزار آدمی چڑہا کر بارسیلور کے بندر کو لوٹا
اور کچہہ جہازون کو جو حاجیون کو مکہ کو لئے جاتے تہے پکڑ لیا اورنگ زیب کو یہ کارروائی

سخت ناگوار ہوئی اور اوس نے راجہ جے سنگہ کو سیواجی کے مقابلہ مین بہیجا۔ جی سنگہ نے
سنگ گڈھ کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور سیواجی نے اپنے قلعون مین سے بیس قلعے دینے کا وعدہ
کیا اور بارہ قلعے اپنے پاس رکھکر اورنگ زیب کی اطاعت قبول کی چنانچہ اوس کے بیٹے
سمبهاجی کو پنجہزاری کا رتبہ بادشاہ کے یہان سے عطا ہوا اور سیواجی نے بہی ریاست مغلیہ مین
ایک سردار ہونا قبول کیا پہر سیواجی جے سنگہ کے کہنے کے بموجب دہلی کو پانچسو سوار اور
ایک ہزار ماولی لیکر آیا مگر اورنگ زیب نے بجای اِسکے کہ اوس سے اچہا برتاؤ کرکے اوسکو اپنا
مطیع بنا وے اِسکے ساتہہ اچہا برتاؤ نہین کیا۔ بادشاہ کو پہلے سے ہی سیواجی سے سخت نفرت
تہی اوسکے دل مین سیواجی کی کارروائیون کی آگ نہین بجہی تہی اور وہ یہ جانتا تہا کہ سیواجی اپنی
عظمت ثابت کر دکہا رہا ہے چنانچہ جسوقت سیواجی دربار مین آیا تو وہان پر درباریون کے
تین درجے کیئے گئے۔ پہلے درجہ مین سنہری فرش تہا دوسرے مین روپہلی اور تیسرے مین
سفید سنگ مرمر کا۔ سیواجی کو سنہری فرش کے طبقہ مین بیٹہنے کا حکم ہوا یہ فرش پنجہزاری لوگون
کے لیئے تہا مگر سیواجی اوسکو برداشت نہ کرسکا اوسکی آنکہین غصہ سے لال ہوگئین اور اوسنے
بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر بدعہدی کا الزام لگایا اور کہا کہ جو درباری مجہسے اوپر بیٹہے ہین
اگر اونمین سے کسی کو مجہسے زیادہ قابلیت ہے تو وہ میرے سامنے آکر اپنا جوہر دکہاوے
اور میرا جوہر دیکہے۔ سیواجی کو اس بات کا مطلق ڈر نہ تہا کہ مین اکیلا ہون اور یہان پر تمام مغلون
کی فوج اور سردار موجود ہین اورنگ زیب نے اوسوقت تو کچہہ نہین کہا اور سیواجی بلا اجازت اور بغیر
یا خلعت لینے کے دربار سے چلا گیا مگر بادشاہ نے اوسکو نظربند کرلیا اور اوسکے قتل کا ارادہ
کیا سیواجی کو راجہ جے سنگہ کے بیٹے کنور رام سنگہ نے آگاہ کردیا چنانچہ سیواجی نے بیماری کا
بہانہ کرکے علاج شروع کیا تہوڑے روز بعد غسل صحت کی خبر اوڑائی اور بڑے بڑے ٹوکرون مین

مٹھائی مندرون اور مسجدون مین بھیجنی شروع کی اور ایک رات کو ایک مٹھائی کے ٹوکرے
مین چھپکر اور اپنے ایک ساتھی کو جو اوس سے شکل اور شباہت مین بہت ملتا تھا پلنگ پر
سُلا کر نکل بہاگا۔ سیواجی شہر کے باہر نکلتے ہی گھوڑے پر سوار ہوا اور متھرا پہونچا وہان پر اوسنے
فقیری بہیس کرکے روپیہ۔ ہیرے۔ جواہر پولی چھڑیون مین رکھ لئے اور الہ آباد پہونچا الہ آباد
سے بنارس کو روانہ ہوا پھر ایک مسلمان فوجدار نے اوسکو گرفتار کیا مگر اوسکو دو بڑے جواہر
دیکر اور آزادی حاصل کرکے تہوڑے عرصہ مین اپنے علاقہ مین پہونچگیا اور پھر اپنی کارروائی شروع
کی سب سے پہلے اوس نے اپنے علاقہ کو فتح کیا اور تمام قلعون پر اپنا قبضہ کرلیا جسونت سنگہ
نے پھر بادشاہ سے اوسکی صلح کرادی اور سیواجی کو بادشاہ نے راجہ قبول کیا اور گولکنڈہ اور
بیجاپور کے بادشاہون نے بھی اوسکو خراج دینا قبول کیا سیواجی نے رای گڈہ کو اپنا دارالخلافت
مقرر کیا اور اپنی سلطنت کے انتظام مین مصروف ہوا اکثر مرتبہ سیواجی کامیاب ہوا اور بعض
دفعہ ناکامیاب رہا مگر اوسکی ہمت اور تدبیر ایسی تہی کہ وہ ہمیشہ کارگر ہوتی تہی مگر سیواجی کی
لڑائیون مین بہادری و کامیابی ایسی قابل قدر نہین ہے جیسی کہ اوسکی انتظامی لیاقت بجائے
اسکے کہ اوسکی سلطنت مین لوٹیرون کے سردار کے سے قاعدہ ہون تعجب کی بات یہ تہی کہ
اوسکے یہان کے قاعدے مغلون سے بہتر تھے فوج مین سلسلہ افسرون کا برابر جاری تھا۔
پیادہ اور سوارون کی علیحدہ علیحدہ تفریق و درجہ قایم کئے گئے تھے دس سپاہیون کے سردار
سے لیکر پچاس سپاہیون کے سردار تک ہوتے تھے۔ اسی طرح سے پنجہزاری تک ہوا کرتے
تھے پنجہزاریون کے اوپر سوای سپہ سالار فوج کے کوئی نہین ہوتا تھا۔ یہ افسر جاگیردار نہین ہوتے
تھے بلکہ گورنمنٹ کے نوکر ہوتے تھے سپاہیون کو گورنمنٹ کے لوگ نوکر رکھتے تھے اور تنخواہ
دیتے تھے افسرون اور سپاہیون کو اچھی تنخواہ ملتی تھی مگر جو کچھہ لوٹ اونکے ہاتھہ مین آتی

تھے وہ سب سیواجی کے خزانہ مین جاتی تھے اُسکے ہر صیغہ مین نہایت درجہ کی کفایت شعاری تھی اوسکی سول گورنمنٹ بھی ویسی ہی باضابطہ اور پُرزور تھی جیسے کہ جنگی افسرون ور مقدمون کی طرف اوسکی بڑی نگاہ تھی اور وہ کاشتکارون کے اوپر نہ ظلم ہونے دیتا تھا نہ ریاست کو لوٹنے دیتا تھا اوسکے تمام افسر برہمن تھے اشٹ پردہان یعنی آٹھہ وزرا شاستر کے موافق مقرر کئے گئے تھے۔ (۱) پیشوا جو وزیر اعظم کہلاتا تھا۔ (۲) سیناپتی یعنی سپہ سالار فوج۔ (۳) وزیر مال۔ (۴) سچو پنتہ یعنی محاسب اعلیٰ (۵) منتری (۶) ششیہ ملکی۔ (۷) پنڈت راؤ۔ (۸) نیسا یادہیش یعنی چیف جسٹس۔

یہ سب لوگ اپنے اپنے صیغہ کے افسر ہوتے تھے پیشوا راجہ کے نیچے بیٹھتا تھا اوس کی نشست گدّی کے داہنی طرف ہوتی تھی۔ سپہ سالار بائین طرف بیٹھتا تھا اُمات اور سچو کہ جو افسر مال تھے پیشوا کے نیچے بیٹھتے تھے۔ سچو کے نیچے منتری بیٹھتا تھا۔ سومنت کہ جو فورین سکرٹری بھی ہوتا تھا سپہ سالار کے نیچے بیٹھتا تھا پنڈت راؤ اور چیف جسٹس اسکے بعد بیٹھتے تھے یہ سلسلہ انتظام بہت کچھہ وہی تھا کہ جو انگریزی گورنمنٹ کا ہے عدالتہاے دیوانی مین کام بہت نہین تھا اور پنچ معاملات کو فیصل کرتے تھے یہ پنچ اوسی گانون کے یا اور گانون کے لوگ ہوا کرتے تھے۔ ہر قلعہ مین ایک حولدار رہتا تھا اور اوسکے ماتحت اور افسر ہوتے تھے اور ایک اہلکار رسد رسانی کا انتظام کرتا تھا قلعہ کے چارونطرف پوری صفائی رہتی تھی۔ ملک مختلف پرگنون مین منقسم تھا ہر ایک پرانت پون لاکھہ سے ایک لاکھہ تک کی آمدنی کا ہوتا تھا ہر ایک صوبہ دار کی تنخواہ سو روپیہ ہوتی تھی آراضی کی پیمائش پورے طور پر ہوگئی تھی مالگذاری زمینداروں اور نمبرداروں کے ذریعہ سے وصول نہین کی جاتی تھی بلکہ افسران سرکار وصول کرتے تھے کاشتکارون سے سالانہ قبولیت لیجاتی تھی مالگذاری جنس کے

ذریعہ سے نہین لیجاتی تہی - پانچ حصہ مین سے دو حصہ راجہ کے ہوتے تہے قحط کے وقت
مین تہائی مالگذاری لیجاتی تہی اور بذریعہ اقساط کے وصول کی جاتی تہی فوجداری کا کام
صوبہ دار کرتے تہے حساب صحت کے ساتہہ رکہا جاتا تہا اور اوسکی پوری پرتال ہوتی تہی
اور اگر غلطی ہوتی تہی تو اوسکی سزا دیجاتی تہی - سال کے آخر مین کل ریاست کا حساب تیار
ہوتا تہا اگر راج کے ذمہ کچہہ باقی نکلتا تہا تو فوراً دیدیا جاتا تہا - دس سپاہیون پر ایک نایک
پانچ نایکون پر ایک حولدار دو حولدارون پر ایک جمعدار دس جمعدارون پر ایک افسر ہزاری
سات افسر ہزاریون پر ایک سرنوبت ہوتا تہا - سوارون مین بارگیر دار اور شلیدار ہوتے تہے
بارگیر دارون کے پاس سرکاری گہوڑے ہوتے تہے اور شلیدارون کے پاس اپنے گہوڑے
ہوتے تہے پچیس بارگیرون یا شلیدارون پر ایک حولدار ہوتا تہا دس ہزار سوارون پر ایک
پنجہزاری ہوتا تہا ہر ایک افسر جنگی کے ماتحت ایک محرر اور ایک حساب دان رہتا تہا تعلیم
کے لئے پنڈت اور پاٹ شالہ مقرر کئے گئے تہے اور مندرون کے لئے جاگیرین معاف کی
گئی تہین سیواجی نے بنارس سے بہت سے پنڈت بلا کر سنسکرت کی تعلیم کو بڑی رونق دی
تہی - دسہرہ کے روز تمام فوج دیکہی جاتی تہی اور ہر ایک سپاہی کے سامان کی فہرست تیار کی
جاتی تہی اگر اوسکی کوئی چیز کہوئی جاتی تہی یا گہوڑا مرجاتا تہا تو اوسکو سرکار سے دیا جاتا تہا تمام
مورخ اس بات پر متفق ہین کہ سیواجی کے راج مین رشوت بے ایمانی و بدمعاملگی بالکل نہین
تہی وہ بڑا منصف مزاج و باخبر تہا ہر یک قلعہ و ہر یک صیغہ و ہر یک محکمہ کی خبر اوسکو پورے
طور پر صحیح پہونچ جاتی تہی اوسکی بہادری کے بہی سب مورخ مداح ہین اور گو سخت مزاجی -
دشمنون کے لئے بیرحمی - دہوکا - فریب اور چالبازی روا تہی لیکن اگر اوسکے روزمرہ کیحالت
پر خیال کیا جاوے تو اوسکا اخلاق و سخاوت و قدرشناسی و محنت پر تعجب بہی ہوتا ہے

کہ کیسا اجتماع ضدین تہا۔ کیسی چہوٹی سی حالت سے شروع کیا اور اخیر کو اپنے تئین اور اپنی قوم کو کس حالت
پر پہونچا دیا۔ ایک مسلمان مورخ لکہتا ہے کہ گو سیواجی سرکشی و لوٹ و مردم آزاری برابر کرتا تہا
مگر اوس مین کوئی کمینہ پن نہین تہا وہ مسلمانون کی عورتون و بچون کی جب وے اوس کے
ہاتہہ مین پہونچ جاتے تہے برابر حفاظت کرتا تہا کبہی اون کی بے عزتی نہین کرتا تہا خود
اورنگ زیب کہتا ہے کہ وہ بڑا اچہا امر د تہا میری فوج اونیس برس تک اوس سے لڑتی
رہی اور ہمیشہ اوسکی ریاست مین ترقی ہوتی رہی۔ سیواجی کی راے مین دنیا کو چہوڑ کر جنگل
مین جانے سے فرض انسانی پورا نہین ہوتا چنانچہ جب اوس نے سُنا کہ دونکاجی دنیا کو چہوڑنا
چاہتا ہے تو اوس نے لکہا کہ "اپنا کام اچہی طرح سے انجام دینا سُستی کو دُور کرنا کم ہمتی اور غم
اپنے پاس نہ آنے دینا اپنی رعایا کی حفاظت کرنا فوج کو اپنے قابو مین رکہنا اور مناسب طریقہ
سے کام لیکر نام پیدا کرنا انسان کا بڑا فرض ہے"۔ عورتون کی بیحرمتی کی طرف اوسکی اسقدر
سخت نگاہ تہی کہ جب اوسکے بیٹے سمبہاجی نے ایک برہمن کی لڑکی پر بُری نظر ڈالی تو اُسنے
اوسکو فوراً قید کر دیا۔ سیواجی دوسرون کے مذہب مین کبہی مداخلت نہین کرتا تہا مسجدون
مین مسلمانون کو نماز پڑہنے کی ویسی ہی آزادی تہی جیسیکہ ہندوؤن کو اور اسبات کا خافی خان
مورخ شاہد ہے۔ مردم شناسی اوسکی اس سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ دشمنون کی فوج سے لوگ
اوسکے یہان آتے تہے اُسکی فوج سے کوئی دشمن کی فوج مین نہین جاتا تہا۔ رامائن و مہابہارت
اور اور کہتاؤن کے سُننے کا ایسا شوقین تہا کہ جہان کہین دس بیس کوس پر بہی کتہا ہوتی
ہتی یا شاستر آرتہہ ہوتا برابر پہونچتا تہا اور اپنا پوجا پاٹ نت کرم برابر کرتا تہا۔ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۶۸۰ء
مین ۵۳ برس کی عمر مین سیواجی یکایک مرگیا مگر اُس کا نام ہمیشہ ہندوستان مین یادگار
رہیگا ایسا شخص جو چالیس برس تک ہندوستان کے بڑے بڑے بہادرون اور راجاؤن

اور بادشاہون کا مقابلہ کرتا رہے اور جسکے سامنے پہاڑ - دریا - سمندر - جنگل - درند و پرند کچہہ نہ ٹہرین جو اپنی موت کو کچہہ نہ سمجہے اور جو ایک ناچیز قوم کو بہت کچہہ کر دکہاوے وہ واقعی مین معمولی شخص نہین ہوسکتا اور اوسکی جسقدر صفت کی جاوے بجا ہے -

سیواجی کے جانشین -

بعد سیواجی کے اوس کا بیٹا سمبہاجی ہوا مگر وہ عیش و عشرت مین مشغول رہا اور انتظام کی لیاقت مطلق نہین رکہتا تہا اِسلئے اوس کیوقت مین سیواجی کی سلطنت کا انتظام بگڑنے لگا اور ہر طرف غدر مچ گیا اور آخرش سمبہاجی اورنگ زیب کے ہاتہہ مین پڑگیا اور اوس نے اوسکی آنکہین نکالکر اوسکو مروا ڈالا اوس کا بیٹا ساہوجی بہی اورنگ زیب کے قبضہ مین آگیا تہا مگر اوس نے بادشاہ کی اطاعت قبول کرکے رہائی پائی اوس نے بہی اپنی زندگی کو عیاشی مین کہو دیا مگر اوسکے وقت مین چند لوگ مرہٹون مین ایسے پیدا ہوگئے تہے کہ جنہون نے باوجودیکہ اُن کے پاس کوئی سامان نہین تہا اپنے ملک کو مسلمانون سے چہین لینے کا عہد کیا اُن کا سردار سیواجی کا چہوٹا بیٹا راجہ رام تہا کہ جسمین بہادری اور فراخ دلی اور لوگون مین اپنا اعتبار بڑہانے کی لیاقت غایت درجہ کی تہی اسی وقت مین بالاجی وشوناتہہ ساہو کا پیشوا یعنے دیوان ہوا مگر رفتہ رفتہ وہ کل مرہٹون کا سردار ہوگیا بالاجی وشوناتہہ نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے سب سے پہلے ریاست کا انتظام کیا اور لوٹ مار کو بند کردیا پہر ساہو اور مرہٹون کے دیگر سردارون مین سلوک کراکر وہ جماعت کہ جسکا نام مرہٹہ کون فیڈریسی Marahtta Confederacy ہوا قایم کی اس جماعت نے اتفاق باہمی سے تابع کرنے کا عہد کیا اور دس برس مین ہی مرہٹون کو پہر فروغ ہوگیا یہانتک کہ شاہان دہلی بہی اونکو ماننے لگے اور دہلی کے سردار جو سلطنت کے لئے لڑتے تہے اونکی مدد ڈہونڈہنے لگے بالاجی نے سیواجی کے طریقہ انتظام کو از سر نو

قایم کیا صرف اوسمین اتنی ترمیم کی کہ بڑے بڑے افسرون کے منصب اور اختیارات برابر کردئے یہ ہی انتظام سو برس تک چلا آیا اور اسی کی بدولت مرہٹون نے گجرات نے مالوہ - بندیلکھنڈ - اڑیسہ - گنڈاون - نیماڑ - کرناٹک کو فتح کرکے راجپوتانہ اور دہلی مین اپنا قابو جمایا اور بادشاہون تک کو اپنی مرضی کے موافق تخت پر بیٹھایا اور تخت سے اوتارا ۱۷۱۸ء مین بالاجی نے سیدون کی مدد پر ایک فوج بھیجی اور ۱۷۲۰ء مین اوس نے دکھن کی آمدنی سے چوتھ یعنی چہارم حصہ وصول کرنے کا فرمان شاہ دہلی سے حاصل کیا اوسی کیوقت مین مرہٹون کو پونہ اور ستارہ کے پاس کے ملک کا حاکم مانا گیا بالاجی نے اپنی خوش لیاقتی سے اپنے تئین مالک نہ سمجھا بلکہ ساہوجی سیواجی کے پوتے کو ظاہرہ مالک بناکر سب کام اوسکے نام سے کیا چوتھ اور سردیش مکھی کا وصول کرنا اسطرح پر تقسیم کیا کہ سردارون مین آپسمین جھگڑا نہ ہو فوج کے ساتھہ ایک بڑا دفتر حساب کتاب کا از نام صدر فرنس یعنی (صدر فردنویس) قایم کیا اور ہر لشکر کے ساتھہ اوس دفتر کا نائب متئین کیا گیا یہ لوگ تمام لشکر کی کارروائی کے نگران رہتے تھے اور انکو ڈاک دار کہتے تھے اور وہ بلا منظوری صدر دفتر کے برخاست نہین ہوسکتے تھے اون کا کام تھا کہ جو کچھہ بے ضابطگی لشکر مین دیکھین اوسکی صدر کو رپورٹ کرین یہ سلسلہ مثل اوس سلسلہ حساب کتاب کے ہی کہ جو انگریزی گورنمنٹ مین اب جاری ہے - بالاجی کے بعد دوسرا پیشوا باجی راؤ ۱۷۲۱ء سے ۱۷۴۰ء تک ہوا اور اوس نے مالوہ اور اوس ملک کو جو نربدا سے چمبل تک ہے مغلون سے چہین لیا اور بائی سن کو پورچو گیز لوگون سے فتح کیا تیسرے پیشوا بالاجی باجی راؤ نے جو ۱۷۴۰ء مین ہوا تمام سلطنت مغلیہ مین تہلکہ پہیلا دیا اور چار ونطرف حملے کرنے شروع کئے اور بنگال مین لوگ مرہٹون کے نام سے اتنے ڈرنے لگے تھے کہ مرہٹہ دچ Mahratta Ditch یعنی مرہٹون کی خندق جو

کلکتہ کے پاس ہے اوس کے باہر نہین جاتے تھے۔ اِس عرصہ مین مرہٹون کی دو شاخین
ہوگئین ایک پونہ مین اور دوسری برار مین چنانچہ برار کے مرہٹون نے بنگال تک پہونچکر
وہان کے صوبہ سے چوتھ لی اور پونہ کے مرہٹون نے پنجاب تک اپنا دخل کر لیا پہر ۱۷۶۱ء
مین احمد شاہ ابدالی کے ساتھہ پانی پت کی لڑائی مین مرہٹے مغلوب ہوئے۔ بعدہٗ جیسا کہ
ہندوستان مین ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے دونون ریاستون مین نفاق ہوا اور آپسمین
جنگ وجدل کی نوبت پہونچی ۱۷۶۱ء سے پہلے سندہیا اور ہلکر دو اور شاخین مرہٹون کی
سلطنت کی قایم ہوگئی تہین اور اونہون نے اپنا اپنا قبضہ اندور اور گوالیار مین جما لیا پیس گو
پیشوا حاکم رہا لیکن ناگپور مین بہونسلون کا خاندان گوالیار مین سندہیا اندور مین ہلکر اور بڑودہ
مین گیکوار قابو یافتہ ہوگئے ۱۷۷۲ء سے پیشواؤن کا اقبال گہٹنے لگا اور یہ پانچون ریاستین
بڑہنے لگین اِن مین سے ہلکر جو گڈریہ تہا اور سندہیا جو کفش بردار تہا بہت بڑہ گئے تہے اور
پانی پت کی لڑائی سے دس برس کے اندر اونہون نے مالوہ مین اپنا راج قایم کرکے راجپوتون
جاٹون اور روہیلون کے ملکون کو پنجاب سے اودہ تک اپنے قبضہ مین کر لیا اور شاہ عالم کو
دہلی کے تخت پر برای نام اپنا قیدی بنا کر رکہا ہلکر اور سندہیا کے خاندان مین بہت سے شخص
لایق ہوئے ہین اون مین سے مادہوجی سندہیا بڑا مدبر اور نہایت درجہ کا لیئق بہادر تہا اُس
نے اپنے وقت کے لوگون کی عادتون اور خیالات مین انقلاب پیدا کر دیا اوسکے خیالات
بہت صاف اور معقول تہے وہ اپنے منشا سے کبہی غافل نہین ہوتا تہا یہ شخص سنہ ۱۷۴۳ء
مین پیدا ہوا تہا پانی پت کی لڑائی کے وقت اوسکے تمام بہائی مر چکے تہے اور وہ راستہ مین
اکیلا پڑا رہ گیا بدن پر بہت سے زخم لگے تہے اور اگر ایک بہشتی وہان سے اوسکو اوٹہا کر نہ لاتا
تو وہ وہان ہی مرجاتا اِس لڑائی مین اوسکو یہ سبق ملا کہ فوج کا انتظام باقاعدہ ہونے سے

فتح ہوسکتی ہے چنانچہ اوس نے کل مرہٹون کے رسالہ کو باقاعدہ الگ الگ کمپنیون مین تقسیم کرکے ہرایک کو تلوار اور بندوقین دین اور اپنے توپخانہ کو درست کیا اور تمام فوج کو فرانسیسی اور انگریز حاکمون کے تابع کیا برای نام وہ پیشوا کا نوکر تہا مگر درال وہ ایک خودسر حاکم تہا کہ جسکی ریاست ہندوستان مین سب سے زیادہ زبردست تہی شاہ دہلی اوس کی پناہ دہونڈہتا تہا راجپوت اوس سے لڑنے کے قابل نہین تہے اور اوس نے ۱۷۸۳ء مین پیشوا اور سالبائی کا عہدنامہ کرایا - جب غلام قادر نے شاہ عالم کو بہت تنگ کرکے اوسکی آنکہین نکال لین تو اوس نے مرہٹون کی مدد چاہی چنانچہ سندہیا اوسکی مدد پر پہونچا اور بادشاہ کو اپنے قابو مین کرکے غلام قادر کے ساتہہ وہی سلوک کیا جو اوس نے بادشاہ سے کیا تہا - ڈیہوین جس نے اپنی یادداشت مین لکہتے ہین کہ گو مغلون کا زوال بہت ہوگیا تہا مگر مرہٹے اونکے نام کا ادب کرتے تہے لیکن درال شاہ دہلی مرہٹے ہی تہے مادہوراؤ نے اپنی عادتون کو ہمیشہ سادہ رکہا اور اپنے اختیار پر فخر نہ کیا - یہ شخص اپنے مزاج پر قادر اور مصیبت مین ہمیشہ ثابت قدم تہا اوسکے نیک برتاؤ اور ایمانداری پر اوسکے ماتحتون کو بڑا اعتبار تہا وہ لڑائی مین بہی ایسا ہی بہادر تہا جیسیکہ انتظام ملک مین لیئق تہا - اوسکا یہ منشا تہا کہ ادہر انگریزون سے اور ادہر مرہٹہ کوون قیدیسی سے علیحدہ رہکر خود اپنی حکومت قایم کرے پورا نہ ہوا مگر تمام انگریز مورخ مثل جناب سر ولیم ہنٹر و سر الفرڈ لائل صاحب اس بات پر متفق ہین کہ وہ بڑا بلند نظر - مدبر اور بہادر تہا اور اوس نے فوجون کا وہ باقاعدہ سلسلہ کہ جنمین یوروپین افسر اور عمدہ توپخانہ تہا جاری کیا کہ جس کی بدولت مرہٹے بمقابلہ انگریزون کے اسقدر عرصہ تک لڑسکے -

اہلیہ بائی - اسی عرصہ مین رانی اہلیہ بائی اندور مین ہوئی کہ جسکو مالوہ کے لوگ اوتار مانتے ہین اور اوسکے زمانہ کو ست یگ کہتے ہین اہلیہ بائی کی گدی اندور مین اب تک پوجتی ہے -

سنہ ۱۷۶۵ء مین ملہار راؤ ہلکر کی وفات کے بعد اوسکا پوتا مالی راؤ راجہ ہوا مگر وہ تہوڑے روز حکومت کر کے مرگیا اوسکی مان اہلیہ بائی نے جو پہلے گوشہ نشین رہتی تہی جب یہ دیکہا کہ ریاست کا انتظام کرنے والا کوئی نہین ہے تو اوس نے خود انتظام کو اپنے ہاتہہ مین لیا اور تمام رشوت خوار اور ظالم اور غافل عہدہ دارون کو ریاست سے نکالدیا اس پر گنگادہر یشونت جو راج کا پنڈت تہا سخت ناراض ہوا مگر اہلیہ بائی نے اوس سے یہ کہا کہ آپکی مین مذہبی معاملات مین اطاعت کرونگی مگر ملکی معاملات مین آپ دخل ندین اس پر گنگادہر نے راگہوبادا اور اور لوگون کو جو قابو یافتہ تہے اپنے ساتہہ ملاکر اہلیہ بائی کو ایک چٹہی اس مضمون کی لکہی کہ تم عورت ہو جب ایک طرف سے انگریز اور دوسری طرف سے راجپوت حملہ کر رہے ہین تو تمہین گدی پر نہین رہنا چاہئے مگر اہلیہ بائی اس بغاوت کے لئے ہمیشہ تیار تہی اور اوسنے راگہوبادا کو لکہا کہ مین تمکو بغاوت کرنے نہین دونگی مین رانی ہون اور قوم سے مرہٹن ہون تم ہوشیار رہو اور مین تم کو ابہی قید کر دونگی چنانچہ اہلیہ بائی کے افسرون نے راگہوبادا کو قید کر لیا مگر جب اوس نے معافی مانگی اور اطاعت قبول کی تو وہ رہا کر دیا گیا پہر اوس نے راجپوتون کے ساتہہ ملکر اندور پر حملہ کرانے کی کوشش کی اور راجپوت اندور پر چڑہ آئے۔ اہلیہ بائی نے اسکی خبر پاتے ہی توکاجی راؤ اپنے سپہ سالار کو پہلے بہیجا اور پہر خود فوج لیکر لڑنے لگی اس پر راجپوت بہاگ گئے اور اہلیہ بائی کی ریاست پر پہر کسی نے آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہا اہلیہ بائی جیسے کہ لڑائی مین بہادر تہی ویسے ہی انتظام ملک مین بہی باخبر تہی اوسکے وقت مین ریاست مین ٹہگ اور ڈاکو بہت تہے چنانچہ اوس نے دربار مین یہ کہا کہ جو کوئی ریاست کو ان لوگون سے پاک کر دیگا اوسکو مین اپنی بیٹی بیاہ دونگی۔ یشونت راؤ نے اس بات کو اپنے ذمہ لیا اور چوری اور ڈکیتی یک قلم ریاست اندور سے بند کر دی اہلیہ بائی انصاف کی طرف پوری نظر

رکہتی تہی لایق آدمیون کو حاکم عدالت مقرر کرتی تہی اور سب اپیل آپ سُنتی تہی اوسکے وقت
مین کوئی افسر رعایا پر ظلم نہین کر سکتا تہا ایک دفعہ بیسیا گانون مین پرکم داس ایک مالدار
بیوپاری ایک بیوہ چہوڑ کر مرگیا اوسکی بیوہ متبنی کرنا چاہتی تہی مگر ریاست کے افسرون نے اُسکو
متبنی کرنے سے اس غرض سے روکا کہ اوس کا مال ریاست کو ملجاوے مگر اہلیہ بائی نے
اپنے افسر کو بلا کر سخت ملامت کی اور عورت کو متبنی کرنے کی اجازت دی دوسری مرتبہ پہر
للتا داس اور بیرم داس دو بڑے مالدار لوگون کی عورتون نے آکر اہلیہ بائی سے کہا کہ ہم
تیرتہہ جاترا کو جاتے ہین آپ سب ہماری دولت لے لیجے۔ اہلیہ بائی نے جواب دیا کہ بہنون
مین تمہاری عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون میرے پاس بہت دولت ہے مجہے دولت کی
پروا نہین ہے تم اس روپیہ سے جہان پانی نہین ہے وہان تالاب بنواؤ اور لوگون کے
لیے دہرم سالہ وغیرہ بنواؤ۔ اہلیہ بائی خود شان و شوکت سے نہین رہتی تہی اُسکی پوشاک
بہت ہی سادہ ہوتی تہی جتنا روپیہ آتا تہا وہ سب خیراتی کامون اور رفاہ عام مین جاتا تہا
کوئی گانون اوسکی ریاست کا ایسا نہین تہا جہان اوس نے تالاب یا کنوان یا دہرم سالہ
نہ بنائی ہو وشنو پاد کا مندر جو گیا مین سب سے مشہور ہے اوس نے بنوایا تہا اور جب تک
وہ مندر رہیگا اہلیہ بائی کا نام قایم رہیگا بنارس سیتر کوٹ وغیرہ تیرتہون مین اہلیہ بائی کے
بنائے ہوئے آشرم اب تک موجود ہین اور اونکے متعلق کافی آمدنی جائداد کی مقرر ہے اُس
نے پرندون اور حیوانون کے لیے اپنے قلمرو مین چرنے اور پہرنے کی جگہہ بنائی اور بوڑہے
اور بیمار حیوانون کے لیے پنجرہ پول قایم کی ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی مر گئی اور اوسکی وفات کا
نہ صرف اوسکی قوم نے بلکہ تمام ملک نے رنج مانا۔ اندور کا دربار اب تک اہلیہ بائی کا دربار
کہلاتا ہے مالوہ کی تاریخ مین کوئی وقت ایسا نہین ہوا کہ جب لوگ ایسے خوش ہون کہ جیسے

اہلیہ بائی کے وقت مین تہے وہ خوبصورت نہین تہی مگر اوسکے چہرہ پر ایشور کا تیج بہت تہا

مرہٹون کی مذہبی کارروائی

مرہٹے راجاؤن مین یہ قاعدہ تہا کہ نہ صرف رعایا کی حفاظت کرین بلکہ اُنکے دہرم اور کرم کے بہی نگران رہین۔ چنانچہ سیواجی کیوقت مین اشٹ پردہان یعنی آٹہہ وزیرون مین جو پنڈت راؤ ہوتا تہا اوسکا یہ کام تہا کہ جو اشخاص کہ دہرم کے خلاف چلین اونکو سزا دے وہ آچار بیوہار اور پرایشچت کے متعلق جتنے کاغذات ریاست کی طرف سے جاری ہوتے تہے اُن پر دستخط کرتا تہا اور جتنے فاضل اور لئیق پنڈت وہان پر آتے تہے اونکی مہمان نوازی کرتا تہا یہ عہدہ صرف کاغذی نہین تہا بلکہ دراصل اُس سے کام لیا جاتا تہا چنانچہ ایک آگیا پتر مین جو سنہ ۱۷۱۶ء مین راجہ شمبہو چہترپتی کولہاپور کی طرف سے جاری ہوا یہ لکہا گیا تہا کہ راجہ کا فرض ہے کہ ادہرم کو اپنی رعایا سے دور کرادے پس وہ لوگ جو ناستک ہون یا جنکے خیالات دہرم کے خلاف ہون وہ ریاست مین نہ رہنے پاوین اور اگر وہ کہین ملین تو اونکی تحقیقات کرکے سزا معقول دیجاوے باجی راؤ پیشوا کے وقت مین ایک حکم ریاست کی طرف سے جاری ہوا کہ کوئی برہمن پرانت وائی مین لڑکی کی شادی مین نہ روپیہ لے نہ دے نہ کوئی ایسے معاملہ مین دخل دے اور جو کوئی اس معاملہ مین دخل دے یا روپیہ لے یا دے تو اوسکو سزا دیجاوے۔ پیشواؤن کے وقت مین جو عورت کہ بدچلن ہوتی تہی اوسکو عجیب طرح پر سزا دیجاتی تہی چنانچہ تلی گاؤن مین ایک برہمن عورت ایک مسلمان کے ساتہہ رہتی تہی وہان کے برہمنون نے پونا مین جاکر تانا فردنویس سے شکایت کی اور اونہون نے یہ معاملہ پنچایت کے سپرد کیا مگر پنچان نے رشوت کہا کر مسلمان کے حق مین فیصل کردیا برہمنون نے نہ مانا اور وہ روز روشن مین مشعلین لیکر پیشوا کے خیمہ کے سامنے جا بیٹہے پیشوا نے پوچہا کہ اسکے کیا معنی ہین اونہون نے کہا کہ جب تمہارے یہان اندہیر ہے

تو ہم مشعلین جلا کر آئے ہین اس پر پیشوا نے تحقیقات کی اور جب عورت کا جرم ثابت ہو گیا
تو مسلمان کو تو گدہے پر چڑہا کر پہلے پونہ کے بازارون مین پہرایا اور پہر ہاتہی کے پاؤن سے
دبا کر مروا ڈالا اور عورت کو جلا وطن کر دیا۔ سیواجی کے وقت مین جیسے کہ ہندو راجاؤن کا
راج ابہی ٹہیک ہوتا تہا کیا گیا اوس زمانہ مین مرہٹے لوگ اپنا وقت سندہیا وغیرہ مین اسقدر
صرف کرنے لگے تہے کہ رام شاستری نے مادہوراؤ پیشوا سے یہ کہا کہ جب آپ چہتریون کا
کام کرتے ہین تو آپ اپنا وقت سندہیا وغیرہ مین کم دین یہ ہی نصیحت اونکی دادی گوپکا بائی
نے بہی کی تہی۔ ازدواج بیوگان وسمندری سفر کی نسبت پیشواؤن کے خیالات بہت آزاد
تہے پرسرام بہاؤ پٹوار دہن ایک سردار کی بیٹی سات آٹہہ برس کی شادی کے دو ہفتہ بعد
بیوہ ہو گئی پرسرام نے رام شاستری سے جو اوس زمانہ مین مشہور شاستری تہا مشورہ کیا اور اُس
نے یہ راے دی کہ لڑکی کی شادی پہر ہو سکتی ہے چنانچہ یہ معاملہ بنارس کے پنڈتون کے روبرو
پیش کیا گیا اور اونہون نے بہی یہی راے دی کہ شادی ہو سکتی ہے لیکن پرسرام بہاؤ نے
اِس وجہ سے کہ ایسا کرنا خلاف رواج ہو گا اوس شادی کو نہین کیا ۱۷۶۶ء مین راگہووادا
کے وقت مین دو برہمن انگلستان گئے جب وہ واپس آئے تو اُن سے پراشچت کرا کے
ذات مین داخل کر لیا گیا اور یہ بات مان لی گئی کہ جو لوگ غیر ملکون کو جاوین وہ برادری سے
خارج نہ ہون اوس زمانہ کے مرہٹے برہمنون مین شادی صغیرسنی کا رواج تہا۔ شوہرون کے
مرنے کے بعد عورتین ستّی ہوتی تہین مگر گو برہمنون کا بڑا زور تہا تاہم ذات کے قاعدون کی
پابندی مین ایسی سختی نہین تہی کہ جس سے قوم کی ترقی مین ہرج واقع ہو۔ چنانچہ آنریبل جہادیو
گوبند رانادی صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہین کہ نام دیو رامداس۔ ایکناتہہ گیان دیو وغیرہ
کی اصلاحون کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرہٹون مین علم ادب مفید پیدا ہو گیا ذات کی سخت قید دور ہو گئی

شودرون کا رتبہ اتنا بڑہ گیا کہ وہ مثل برہمنون کے مانے جانے لگے عورتون کی حالت مین بہتری ہوگئی قوم مین رحم کو زیادہ دخل ہوگیا اور دوسرون کے مذہبی عقائد پر دست اندازی کرنے کی عادت کم ہوگئی مسلمانون کے ساتھہ صلح اور اتفاق رکھنے کی عادت بڑہ گئی رسوم ظاہری کو بمقابلہ تدیا و دہیان و بھگتی کے فروغ نہین رہا اور عام طور پر قوم اپنی لیاقت اور کارگذاری مین ایسی حالت پر لائی گئی کہ جس سے وہ اپنی سلطنت پہر قایم کر سکے۔ (رایز آف دی مرہٹہ پاور صفحہ ۱۷۱ و ۱۷۲)

اہلیہ بائی اور مادہوجی سندہیا کے بعد مرہٹون کا زوال ہی ہوتا گیا اور اون مین کوئی ایسا لایق آدمی نہوا کہ جو اپنا نشان ہندوستان کی تاریخ پر چھوڑے۔ سندہیا۔ ہلکر۔ گیکوار کے خاندان اب تک موجود ہین اور اون مین کوئی کوئی لایق آدمی ہوئے مگر ایسے نہین کہ جنکی لیاقت یا تدبیر کا اثر تمام ملک پر ہوا اور پیشوا کے خاندان معدوم ہوگئے اور اونکے علاقہ انگریزی سلطنت مین داخل ہوگئے۔ سیواجی کا بھی خاندان باقی نہین رہا اور ستارہ مین بھی انگریزی حکومت ہے۔ اس قوم کے زوال کا باعث عیاشی یا کاہلی نہین ہوا بلکہ آپس کے بغض اور بے اعتباری زیادہ تر ہوئی۔ اگر ان لوگون مین سیدہا برتاؤ اور راستبازی ہوتی تو جیسا کہ انگریز مورخ کہتے ہین وہی ہندوستان کے مالک ہوتے۔

سکھون کی ابتدائی حالت۔

سکھون کی ابتدائی حالت کا کچھہ تذکرہ پہلے کیا گیا ہے گورو نانک کے بعد گورو ارجن سنگہ نے اونکی اور اور مہاتماؤن کی تحریرات جمع کر کے ایک گرنتھہ بنایا جسکو آدی گرنتھہ کہتے ہین مسلمانون نے اونکے مسلمان کرنے کی بڑی کوشش کی مگر یہ لوگ اپنے دہرم پر ہمیشہ قایم رہے اور سخت مصیبت برداشت کی مگر اپنے عقیدہ سے نہ ہٹے چنانچہ اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر کو جو سکھون کے گورو تہے بلوا کر کہا کہ یا تو مسلمان

ہوجاؤ یا کرشمہ دکھلاؤ اونہون نے دونون باتون سے انکار کیا اورنگ زیب نے بہت سا لالچ دیا اور کہا کہ میری سلطنت مین پیر ہوجاؤ گے لیکن وہ اوسکو خیال مین بھی نہ لائے اور بیدھڑک قیدخانہ مین چلے گئے وہان پر جاکر اونہون نے یہ پڑہا کہ ؎

چنتا تاکی کیجیے جو ان ہونی ہوئے
جو اوپجیو سو بنس ہی پر واج کہ کال

یہ مارگ سنسار کا نانک تھر نہین کوئے
نانک ہرگن گائی چھاڈ سکل جنجال

چیت چرن کنول کا آسرو چیت چرن کنول سنگ جوڑیے
بانہہ جنہاں دی پکڑیے سر دیجیے بانہہ نہ چھوڑیے

من لوچی بریائیان گورشبدین آیہ ہوڑیے
گورو تیغ بہادر بولیا دھر پیے دہرم نہ چھوڑیے

اس پر اورنگ زیب کو اور بھی غصہ آیا اور اوس نے تیغ بہادر کا سر کٹوا دیا اور پھر اُن کے دو مریدون مین سے جو باپ بیٹے تھے قیدخانہ مین جاکر باپ نے اپنے تئین مار کر ڈالدیا اور اپنی بجائے تیغ بہادر کی لاش لڑکے سے اوٹھوا دی اور بادشاہ کو اسکی خبر تک نہ ہوئی تیغ بہادر کے بعد وزیرخان ناظم نے گورو گوبند سنگہ کے دو چھوٹے لڑکون کو مسلمان کرنا چاہا مگر اونہون نے منظور نہ کیا اور اوس سے کہا کہ ہم گورو نانک جی کی گدی پر ہین ہمکو اپنا سر دینا منظور ہے تمہارے جی مین آوے وہ کرو چنانچہ ناظم نے اُن دونون لڑکون کو دیوار مین چنوا دیا مگر وہ مطلق نہ ڈرے۔ اورنگ زیب اور اوس کے جانشینون کی ایسے ہی متعصب اور ظالم برتاؤ سے اس قوم مین وہ جوش جنگی پیدا ہوگیا کہ جس سے وہ آج تک ہندوستان کی بہادر قومون مین شمار کی جاتی ہے ان کے پاس نہ روپیہ کا زور تھا نہ حکومت تھی ان کے دشمنون کی تعداد بمقابلہ ان کے سیکڑون درجہ زیادہ تھی تاہم محض دہرم کا سہارا لیکر اونہون نے اپنے دلون کو مضبوط رکھا اور جسقدر کوشش اُنکے دبانے کی کیگئی اُتنے ہی وہ آگے بڑہتے گئے۔ گورو گوبند سنگہ کے جانشین گورو باندا نے اورنگ زیب

سکے جانشینون کی فوجون کو کئی بار شکست دی مگر وہ سنہ ۱۷۱۶ع مین گرفتار ہوکر دہلی کو لایا گیا اور
پہلے اوس کے ہاتھہ سے اوسکا بیٹا مروایا گیا اور وہ پہر نہایت بیرحمی سے مارا گیا سنہ ۱۷۶۱ع تک
سکھہ لوٹ مار کرتے رہے اور اس سال مین اونہون نے احمد شاہ کی نائب زین خان حاکم سرہند
پر فتح پاکر ستلجہ کے اوس پار کی ریاستون کے کہ جو اب تک قایم ہین تہین قایم کرنے کی بنیاد
ڈالی تاہم مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت تک انکی حکومت کو وہ زور جو بعد کو ہوا نہین ہوا پس
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ ہی سکھون کا فروغ اور زوال سمجھنا چاہیئے۔

مہاراجہ رنجیت سنگہ سردار ماہن سنگہ کے بیٹے سنہ ۱۷۸۰ع مین پیدا ہوئے تہے وہ قوم
کے سانسی جاٹ تہے اور منجملہ بارہ مثلون یعنی جرگون کے جنمین اوسوقت کے سکھہ منقسم تہے
وہ شکرچکیا کے جرگہ مین تہے یہ سب فرقے ایک دوسرے سے برابر لڑتے رہتے تہے سنہ ۱۷۹۲ع
مین جب انکے باپ مرے تو اونکی ساس رانی سدا کنور نے اونکی ریاست کو اپنے ہاتھہ مین لی لیا
پہلے اونہون نے سردار جسّا سنگہ کے قلعہ میانی پر جو دریای بیاس پر واقعہ تہا حملہ کیا مگر کامیاب
نہ ہوئے پہر اونہون نے اپنی ساس سے اپنے تئین علیحدہ کرنے کی کوشش کی سنہ ۱۷۹۷ع مین شاہ
زمان احمد شاہ کا پوتا پنجاب پر چڑہ آیا اور اوس نے لاہور کو لے لیا اوسوقت کچھہ سکھہ افغانون
کی فوج کے پچہلے حصہ کو لوٹتے رہے اور کچھہ نے شاہ زمان کی اطاعت قبول کی رنجیت سنگہ
بہی مثل اور سکھون کے ستلجہ کے جنوب کے ملک کو لوٹتا رہا اور جب شاہ زمان افغانستان کو واپس
گیا اور اوسکی بارہ توپین دریای جہلم کی طغیانی کی وجہہ سے پہنس گئین تو اوس نے رنجیت سنگہ
سے یہ اقرار کیا کہ گر تم ان توپون کو میرے پاس بہیجدوگے تو مین تم کو لاہور کا شہر اور ضلع اور
راجہ کا خطاب دونگا رنجیت سنگہ نے ایسا ہی کیا اور آٹہہ توپین شاہ زمان کے پاس بہیجدین
شاہ زمان نے اپنا اقرار پورا کیا مگر رنجیت سنگہ کو لاہور اپنے قوت بازو سے حاصل کرنا پڑا لاہو